[illegible]

نواں سال [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۸۹۲ء

[illegible]

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کا

نواں سالانہ جلسہ

بمقام علیگڈھ

منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر ۹۴ء

مطبع مفید عام آگرہ میں محمد قادر علیخان صوفی

۱۸۹۵ء

روئداد اجلاس

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

بابت سال نہم

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا نوان سالانہ اجلاس بمقام علیگڈھ (۲۷) دسمبر شروع ہوکر ۳۰ - دسمبر ۱۸۹۴ء کو نہایت عمدگی سے ختم ہوا -

اجلاس کا مقام حسب مراد دفعہ (۱۲) قواعد کارروائی محمدن ایجوکیشنل کا قرار پایا تھا - کانفرنس کے اجلاس کے لئے محمدن اینگلو اورینٹل کالج کا سٹریچی ہال کے نام سے موسوم ہی اور جو شیشہ آلات سے نہایت خوبی کے ساتھ آراستہ اور تمام اجلاس کانفرنس کے دن کو یا رات کو اُسی ہال مین ہوتے رہے -

فرودگاہ ممبران

کانفرنس کے تمام ممبر جو باہر سے تشریف لائے تھے مدرسۃ العلوم کے بورڈنگ ہوس اور کالج اور اسکول کے کمرون مین ٹھیرائے گئے تھے - مکانات مہمانون کے لئے کافی تھے اس لئے صرف دو خیمے احاطہ بورڈنگ ہوس مین کھڑے کئے گئے تھے جنمین سے

ایک طالب علمان مدرستہ العلوم جو مہمانون کی حفاظت اور رات اور دن کے چوکی پہرہ کے لیے بطور نیشنل پولس کے کام دیتے تھے متعلق تھا اور ایک مین طالب علمان ممبران کمیٹی الفرض کی طرف سے چیا اور بسکٹ وغیرہ کی دوکان لگائی گئی تھی۔

ہم اُن طالب علمون کا شکریہ ادا کرتے ہین جو زمانہ کانفرنس مین بورڈنگ ہوس مین موجود تھے اور اُنھون نے مہربانی سے کانفرنس کے مہمانون کو اپنے کمرون مین رہنے کے لیے جگہ دی تھی

انتظام ریلوی اسٹیشن

۱۔ تشریف لانیوالے ممبرون سے درخواست کی گئی تھی کہ جو ٹرینین پنجاب۔ الہ آباد ۔اور دہلی سے دن کو علیگڈہ مین پہونچتی ہین اُن ٹرینون مین تشریف فرما ے علیگڈہ ہون۔

۲۔ دن کو پہونچنے والی ٹرینون کیوقت ایک یا ۲ دوست اسٹیشن پر موجود رہین گے اور جو ممبر تشریف لاوینگے اُن کے لیے سواریون کا انتظام کرکے فرودگاہ پر روانہ کرینگے۔ اون سواریون کی بابت ممبرون کو کچھہ کرایہ دینا نہوگا۔ کانفرنس کے فنڈ سے کرایہ دیا جاویگا۔

۳۔ جو ممبر ایسی ٹرینون مین تشریف لاوینگے جو رات کو علیگڈہ پہونچتی ہین اُسوقت کانفرنس کی طرف سے کوئی شخص اسٹیشن پر موجود نہ ہوگا۔

۴۔ لیکن اگر کسی ممبر نے کسی خاص سبب سے اطلاع دی ہوگی کہ رات کو فلان ٹرین مین پہونچین گے تو اُنکے لیے خاص انتظام کیا جاویگا۔

۵۔ علاوہ اسٹیشن سے فرودگاہ تک تشریف لانیکے جسکا ذکر دفعہ ۲ مین ہے اگر اور کسی امر کے لیے ممبرون کو سواری درکار ہوگی تو اُسکا کرایہ خود اُنکو ادا کرنا ہوگا۔

انتظام فرودگاہ

۶۔ جو لوگ منتظم ٹھہرائے ممبرون کے ہونگے وہ مدرستہ العلوم کے دروازہ پر موجود

ہونگے اور جو ممبر تشریف لاوینگے اُن کو مجوزہ مکانات مین ٹھہراوینگے

۷- ہر مقام قیام مین سواے اوڑھنے بچھونے کے جسکی رات [illegible]

جیسے ہر ایک صاحب کو اپنے ساتھ لانا چاہیے باقی تمام ضروریات کا انتظام کیا جاویگا

۸- اگر کسی صاحب کو بطور انگریزی فیشن کے ٹھہرنا منظور ہو تو [illegible] کو پہلے سے اطلاع

دینی مناسب ہے تاکہ ڈاک بنگلہ مین انکے ٹھہرنے کا انتظام کیا جاوے۔

انتظام طعام

۹- کھانیکے عمدہ ہونیکا انتظام جہانتک ممکن ہے بخوبی کیا جاویگا

۱۰- منجملہ کمرہ ہاے مدرسۃ العلوم کے دو کمرے کلان واسطے [illegible]

جاوینگے- اور دسترخوان پر سب لوگ کھانا کھاوینگے۔

۱۱- دو وقت کھانا تیار رہیگا صبح کا کھانا گیارہ بجے اور شام کا کھانا [illegible]

اس لحاظ سے مقرر کئے ہین کہ کانفرنس کے اجلاسون مین کچھہ حرج نہ پڑے

۱۲- ہر وقت کے کھانیکے لئے ٹکٹ انکی قیامگاہ پر تقسیم کئے جاوینگے [illegible] ہر ایک

صاحب جو کھانیکے مکان مین کھانا کھانے کو تشریف لیجاوین وہ ٹکٹ اُس [illegible] کھانا

کھلانے کا منتظم ہوگا اور وہان حاضر رہیگا عنایت فرمایا کرینگے۔

۱۳- کھانے کی قیمت ادا کرنے کا انتظام جیسا کہ پچھلے سالون مین ہ[illegible] ہے بطرق ہوٹل

کے ہوگا۔ ہر ایک صاحب کو ایک وقت کے کھانیکے ٹکٹ کی قیمت دس [illegible] اور دونون وقت

کے کھانیکے ٹکٹ کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ دینی ہوگی۔

۱۴- جماعت [illegible] کو کمرہ ہاے مقررہ پر جو کھانا کھانیکے لئے مرتب ہونگے تشریف لاکر

کھانا نوش فرمانا ہوگا کسی صاحب کو مقام قیام پر باستثناے حالت بیمار [illegible] کھانا نہین بھیجا جاویگا

۱۵- چاء کا انتظام کانفرنس کی جانب سے نہوگا بلکہ ممبران کمیٹی الفرض چاء و بسکٹ وغیرہ کی ایک دوکان لگا دینگے اور جس صاحب کو جس وقت چاء کی ضرورت ہو وہ حاضر رہینگے اور قیمت مناسب جو کمیٹی کی صلاح سے تجویز ہوگی وہ لے لین گے۔

۱۶- خدمتگارون کے لئے بیرون احاطہ بورڈنگ ہوس نان بائیون کی دوکانین موجود ہونگی وہ اُس دوکان سے جیسا اور جس قسم کا کہانا چاہین گے لے لین گے اور نان بائیون کو دام دینگے۔

۱۷- کہانے کا انتظام ۲۷- دسمبر کی صبح سے شروع ہوگا اور ۲۹- دسمبر کی شام تک رہیگا اگر اُس تاریخ اجلاس ختم نہو تو ۳۰- دسمبر کو بھی صبح کے کہانیکے وقت انتظام رہیگا۔

۱۸- اگر کوئی صاحب ۲۶- دسمبر کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع دینگے تو اُن کے لئے ۲۶- دسمبر کی شام کا کہانا بہی تیار رہیگا۔

جملہ ممبران کانفرنس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہون نے دفعہ ۱۴ کے مقاصد کو بخوبی پورا کیا اور جو کمرے کہانیکے لئے مقرر ہوئے تھے جہانی سے وہین آکر کہانا نوش فرمایا۔

۳۰- دسمبر کی رات کو جو اسٹریچی ہال مین ایک شاندار ڈنر ہوا جسمین کانفرنس کے تمام ممبر شامل تھے اُسکا ذکر ہم آیندہ بالتفصیل کرینگے۔

ممبران و وزیٹران کانفرنس

اس سال تعداد ممبرون کی جنہون نے زرچندہ ادا کیا (۳۹۹) اور وزیٹرون کی تعداد جنسے فیس داخلہ لیگئی (۳۰) تہی ٹکٹ داخلہ اجلاس اُنہین ممبرون یا وزیٹرون کو دیے گئے تھے جو خود اجلاس مین تشریف لا کر شریک ہوئے تھے۔ پس اُن ٹکٹون کی تعداد کے لحاظ سے جو ممبران اجلاس کو تقسیم کئے گئے معلوم ہوتا ہے کہ (۲۳۶) ممبر اور (۳۰) وزیٹر شریک

اجلاس تھے ۔ طلباء مدرستہ العلوم کو جو اُس زمانہ میں موجود تھے آنریری وزیٹر قرار دیا گیا تھا ۔ اور وہ کانفرنس کے ہر ایک اجلاس میں شریک تھے ۔

رات کے پہرہ کا انتظام جو طالبعلمان مدرستہ العلوم نے اپنے ذمہ لیا تھا

رات کے چوکی پہرہ کا انتظام جیسا کہ پچھلے سال طلباء مدرستہ العلوم نے اپنے ذمہ لیا تھا اور اپنا نام نیشنل پولس رکھا تھا اب کے سال بھی انہوں نے براہ مہربانی اس کام کو بخوبی انجام دیا اُن میں ایک کپتان (۷) لفٹنٹ اور (۵۳) سولجر تھے ۔

رات کے دس بجے سے چار بجے تک طالب علموں کا پہرہ دو دو گھنٹے کے بعد بدلتا تھا جب ایک پہرہ ختم ہوجاتا اوسکا لفٹنٹ کپتان سے جاکر رپورٹ کرتا تھا اور وہ دوسرے لفٹنٹ کو حکم دیتا تھا اور وہ معہ اپنے اسکواڈ کے جاکر اُس جگہ جہان پہرہ قایم ہوتا تھا فوجی قاعدہ سے اُسکو بدلوا دیتا تھا ۔ سب سے آخر رپورٹ پر اُنکو اپنے خیمے مین جاکر جو اون کے لیے لئے کیا گیا تھا آرام کرنے کی اجازت ہوجاتی تھی ۔

طالبعلمون نے نہایت عمدگی سے سپاہیانہ طریق سے پہرہ دیا اور اُنکی ہوشیاری اور حسن انتظام کے سبب سے کسی مکان کا ذرہ بھر نقصان نہین ہونے پایا ۔

اُن طالبعلمون کی تفصیل جنہون نے یہ سپاہیانہ کام کیا حسب ذیل ہے ۔

کپتان

سرفراز خان

لفٹنٹ

ابوالحسن ـ مشتاق حسین ـ عظمت اللہ ـ محمد زمان ـ محمد عبداللہ ـ اشرف خان ـ ظفر علی خان ـ

سولھویں برس

جلیل الرحمن - مظہر الحسن - واحد علی خان - مسیح الدین - سعادت علی خان - رگھبیر سرن - محمد علی (کپور تھلہ) - محمد ابراہیم - امین الحق - محمود حسن - احمد اللہ خان - عبد المغنی - سلام الحق - عبد الحلیم خان - رفیع الدین - شیر محمد خان - نذیر عباس - حبیب اللہ - محمد اسمٰعیل - غلام محی الدین - خیر الدین - محمد باقر - عبد اللہ (جالندھر) - علی محمد - عبد المجید خان - مولا بخش - نور الدین - مصطفےٰ علی - سجاد حیدر - قایم حسین - سید محمد - منظر حسین - مظفر علی خان - ابو سعید - حمایت حسین - عظمت اللہ خان - نیاز احمد خان - صدر الدین بیگ - اعجاز الدین - نصیر الدین - علی حسن - فرید الدین - حامد حسین خان - حاجی حسین خان - ضیاء اللہ خان - فیض الحسن - نور احمد - مصباح العثمان - محمد امیر - ریاض الدین - احسان الحق - اختر زمان - محمد وصی -

فہرست ممبران و وزیٹران حسب تفصیل ذیل ہے

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ
	حرف الف	
۱	احمد حسین صاحب تحصیلدار اوریا ضلع اٹاوہ	معہ/
۲	محمد الف دین صاحب وکیل راولپنڈی	صہ/
۳	سید اکبر حسین صاحب جج خفیفہ الہ آباد	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۴	ارشاد الدین صاحب اہلمد فوجداری عدالت۔ کیمپ میرٹھ۔	صہ/
۵	محمد احمد علیخان صاحب منصف تلہر ضلع شاہجہانپور۔	صہ/
۶	مولوی سید اقبال علی صاحب سب جج گونڈہ اودہ	صہ عہ/
۷	مولوی اشرف حسین صاحب انسپکٹر قانونگویان محکمہ زراعت لکھنؤ۔	صہ/
۸	خان بہادر الٰہ بخش صاحب نیٹو اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ راولپنڈی...	صہ/
۹	مسٹر آدم جی فرزند سیٹھ ماموں جی صاحب راولپنڈی پنجاب	صہ/
۱۰	مولوی امداد علی صاحب ہیڈ مولوی برانچ اسکول اجمیر	صہ/
۱۱	محمد امین خان صاحب شمس آباد ڈاکخانہ حضرو ضلع راولپنڈی ...	صہ/
۱۲	مولوی محمد امجد علی صاحب ایم اے پروفیسر میور سنٹرل کالج الٰہ آباد۔	صہ/
۱۳	محمد امانت حسین صاحب ڈپٹی کمشنر راج قرولی راجپوتانہ	صہ/
۱۴	محمد ابراہیم بیگ صاحب مختار عدالت ضلع میرٹھ	صہ/
۱۵	محمد ابوالحسن صاحب قرشی ٹولہ بدایون	صہ/
۱۶	مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ افغان محلہ پانی پت ضلع کرنال	صہ/
۱۷	حکیم احمد الدین صاحب گذ فیض بازار تیراہہ بیرم خان دہلی	صہ/
۱۸	حاجی حافظ الٰہی بخش صاحب رئیس و مہتمم مدرسہ فیض عام مچھلی بازار کانپور	صہ/
۱۹	مولوی محمد احمد شفیع صاحب تحصیلدار راولپنڈی	صہ/
۲۰	محمد امیر خان صاحب وکیل ہائیکورٹ صدر بازار ناگپور۔	صہ/
۲۱	خان بہادر منشی الٰہی بخش صاحب حوض قاضی دہلی	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۲۲	محمد امام الدین صاحب منصف شکر گڈھ ضلع گورداسپور	صہ ر
۲۳	منشی امیر علیخان صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر برٹش ایجنسی گلگت . . .	صہ ر
۲۴	شیخ افتخار احمد صاحب اکونٹنٹ دفتر برٹش ایجنسی گلگت	صہ ر
۲۵	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج ڈسپنسری چترال دراہ گلگٹ	صہ ر
۲۶	سید احمد حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ گلگت	صہ ر
۲۷	نواب محمد اسحٰق خان صاحب ڈسٹرکٹ جج باندہ	صہ ر
۲۸	میر انعام اللہ صاحب رئیس ہمیرپور	صہ ر
۲۹	مولوی احسان اللہ صاحب وکیل عدالت کانپور	صہ ر
۳۰	اے ایم داؤد اسکوریکیر آف حاجی ولی محمد حسین اسکویر رنگون	صہ ر
۳۱	آنریبل حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی مقیم ڈگی والی کوٹھی علیگڈھ	صہ ر
۳۲	مولوی انعام علیخان صاحب اسسٹنٹ کمشنر بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان .	صہ ر
۳۳	سید ابو الحسن صاحب تحصیلدار متھرا	صہ ر
۳۴	شیخ احمد بخش صاحب پلیڈر جالندھر	صہ ر
۳۵	مولوی ابراہیم صاحب محافظ دفتر جالندھر	صہ ر
۳۶	سید احمد محمود صاحب خلف سید محمود الحسن محافظ دفتر ججی سہارنپور	صہ ر
۳۷	سید الطاف حسین صاحب امین دیوانی تلہر ضلع شاہجہانپور	صہ ر
۳۸	میاں امین الدین صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور	صہ ر
۳۹	خیرا صادق علیخان صاحب معرفت نواب محمد علیخان صاحب مالیر کوٹلہ	صہ ر

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۴۰	سید امیر حیدر شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس سنگ جانی ضلع راولپنڈی	صہ/
۴۱	ابو الصدق صادق حسین صاحب علوی وکیل عدالت منصفی کرانہ ضلع مظفر نگر	صہ/
۴۲	منشی اصغر علیخان صاحب ممبر کونسل آف جموں	صہ/
۴۳	مسٹر ابوبکر جیوا صاحب کیرآف مرزا عبد اللطیف جمال اینڈ کو رنگون برہما	صہ/
۴۴	میر افضل خان صاحب رئیس درویش ہزارہ	صہ/
۴۵	حکیم احمد سعید خان صاحب رئیس محلہ بلی ماران دہلی	صہ/
۴۶	سردار محمد افضل خان صاحب تحصیلدار ایبٹ آباد ضلع ہزارہ	صہ/
۴۷	مولوی احمد شاہ صاحب منصف صدر سیالکوٹ	صہ/
۴۸	محمد آفتاب احمد خان اسکویر بارسٹرایٹ لا علیگڈھ	صہ/
۴۹	مولوی امراؤ علی صاحب میرٹھ	صہ/
۵۰	مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ اسکویر پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڈھ	صہ/
۵۱	ابراہیم سیٹھہ مینجر انگلش ویرہوس مونٹ روڈ مدراس	صہ/
۵۲	نواب سر امام بخش خان صاحب تمندار مزاری رئیس رجھان ضلع دیرہ غازیخان	صہ/
	حرف ب	
۵۳	مولوی محمد بدر الحسن صاحب مترجم ہائیکورٹ الہ آباد	صہ/
۵۴	مولوی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ	صہ/
۵۵	خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور	صہ/
۵۶	منشی محمد بشیر علیخان صاحب تحصیلدار اپوزیٹی فورٹ سنڈیمن بلوچستان	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۵۷	چودھری باجیخان صاحب رئیس موضع بڈالہ معرفت نیاز محمد خانصاحب جالندھر	صہ/
۵۸	سید بشیر علی صاحب تیرایہ بیرم خان کوچہ سعد اللہ خان دہلی	صہ/
۵۹	مولوی بہادر علی صاحب فورتھ ماسٹر مدرستہ العلوم علیگڈہ	صہ/
۶۰	مولوی بہادر علیخان صاحب ایم بی اسکول بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب	صہ
	آڈنری وزیٹر	
۱	میر برکت علی صاحب	عا/
	حرف پ	
۶۱	بابو پیربخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ متعینہ ایسکورٹ پولٹیکل افسر چترال ستوج براہ گلگت	صہ/
۶۲	منشی پیر داد خان صاحب مختار قانونی جالندھر	صہ/
۶۳	میان پیربخش صاحب گجراتی ٹھیکہ دار صدر بازار راولپنڈی	صہ/
	حرف ت	
۶۴	تہذیب الدین احمد حسن مرزا صاحب پرنسپل مدارس ٹونک راجپوتانہ	صہ/
۶۵	مولوی تصدق حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان	صہ/
۶۶	منشی سید تجمل حسین صاحب انسپکٹر جسونت نگر اٹاوہ	صہ/
۶۷	منشی تصدق حسین صاحب وکیل کروی ضلع باندا	صہ/
	حرف ج	
۶۸	سید محمد جلال الدین حیدر صاحب انسپکٹر حلقہ اول کیمپ فتحگڈہ	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۶۹	سید جیون علی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع امرتسر	صہ/
۷۰	شیخ جان محمد صاحب رئیس و میونسپل کمشنر ہوشیار پور	صہ/
۷۱	میاں جلال الدین صاحب رئیس جانخیلاں ضلع ہوشیار پور	صہ/
۷۲	میاں محمد جلال الدین صاحب خلف میاں کریم بخش صاحب لاہور	صہ/
۷۳	راجہ جے کشن داس بہادر سی - ایس - آئی - رئیس مرادآباد	صہ/
۷۴	منشی محمد جمال الدین صاحب اول مدرس فارسی چونیا ضلع لاہور	صہ/

اڈنری وزیٹران

۲	منشی جلال الدین صاحب	عہ/

حرف ج

۷۵	نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب فنانشیل سکرٹری حیدرآباد دکن	صہ/
۷۶	بابو چراغ دین صاحب کلرک بریگیڈ آفس گلگٹ	صہ/
۷۷	منشی چراغ علی صاحب پنشنر سررشتہ دار کمشنری میرٹھ مقیم حال سہارنپور	صہ/

حرف ح

۷۸	منشی حبیب اللہ صاحب نائب تحصیلدار اترولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۷۹	سید حیدر شاہ صاحب رئیس خانپور ضلع بلند شہر	صہ/
۸۰	محمد حشمت اللہ خان کلرک برٹش ایجنسی آفس گلگٹ	صہ/
۸۱	منشی حفظ الرحمن صاحب کلرک برٹش ایجنسی آفس گلگٹ	صہ/
۸۲	صوبہ دار حکیم خان صاحب صوبہ دار نمبر ۶ کشمیر لایٹ انفینٹری گلگٹ	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۸۳	محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکم پور ضلع علیگڈھ	صہ ر
۸۴	حاجی بھائی سیٹھ تاجر پور وہ بیرامن کانپور	صہ ر
۸۵	قاضی سید حامد علی صاحب بی اے رئیس متھرا	صہ ر
۸۶	حامد علی صاحب چشتی ملازم اڈیٹ آفس ریلوے لاہور	صہ ر
۸۷	منشی محمد حاکم علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس چونیا ضلع لاہور	صہ ر
۸۸	مولوی محمد حشمت اللہ اسکوائر سی - ایس جئنٹ مجسٹریٹ بلیا	صہ ر

حرف خ

۸۹	سید خورشید انور صاحب بی اے کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	صہ ر
۹۰	چودہری خوشی محمد خان صاحب قلعہ رحمت گڈھ مالیر کوٹلہ	صہ ر
۹۱	منشی خیر الدین صاحب محرر اڈیشنل تحصیل ٹہپانکوٹ ضلع گورداس پور	صہ ر

حرف د

۹۲	چودہری درشن سنگہ صاحب رئیس قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ	صہ ر
۹۳	میاں دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور	صہ ر
۹۴	چودہری حافظ دل احمد صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر ایم - بی - ہائی اسکول بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب	صہ ر

اڈنری وزیٹر

۳	لالہ دیا رام صاحب	عہ ر

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
	حرف ذ	
۹۵	شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب کوچہ چیلان دہلی	صہ/
۹۶	نواب ذوالفقار علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	عہ۵/
	حرف ر	
۹۷	محمد رضا علی صاحب تحصیلدار کرانہ ضلع مظفر نگر	صہ/
۹۸	حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب منڈوی بمبئی	صہ/
۹۹	خان بہادر مرزا محمد رحمت اللہ بیگ صاحب دال کی منڈی بنارس	صہ/
۱۰۰	خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سول سرجن لاہور	صہ/
۱۰۱	مولوی محمد رحیم بخش صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ ڈویزن اٹاوہ	صہ/
۱۰۲	رفیع اللہ خان صاحب کنٹونمنٹ سپروایزر شاہجہانپور	صہ/
۱۰۳	منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد مالک نامی پریس کانپور	صہ/
۱۰۴	مولوی رکن الدین صاحب ایم اے ہائی اسکول جھنگ	صہ/
	اڈیٹری وزیٹران	
۴	سید رشید الدین صاحب	عہ/
۵	بابو رمضان علی صاحب	عہ/
	حرف ز	
۱۰۵	محمد زمان خان صاحب وکیل ہائیکورٹ وممبر مجلس لیجسلیٹو کونسل حیدرآباد دکن	صہ/
۱۰۶	خان بہادر مولوی سید زین العابدین خانصاحب جوڈیشل ممبر کونسل ریاست رامپور	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۰۷	فقیر سید زین العابدین صاحب رئیس لاہور	صہ
	حرف س	
۱۰۸	محمد سکندر خان صاحب ڈگی بازار اجمیر	صہ
۱۰۹	منشی خواجہ سجاد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس کرنال	صہ
۱۱۰	مولوی سید احمد صاحب مدرس فارسی ناسک	صہ
۱۱۱	نواب سرفراز حسین خان بہادر شہر پٹنہ	صہ
۱۱۲	منشی سراج الدین صاحب کلارک برٹش ایجنسی آفس گلگٹ	صہ
۱۱۳	نواب سعید الدین احمد خان صاحب رئیس لوہارو گلی قاسم جان دہلی	صہ
۱۱۴	نواب سرفراز خانصاحب رئیس اعظم بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان	صہ
۱۱۵	منشی سرور خان خانصاحب بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان	صہ
۱۱۶	سردار سلطان محمد خان صاحب موضع بھیر ڈاکخانہ سیروان ضلع ہزارہ	صہ
۱۱۷	منشی سلطان علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے میل سروس اوڈ ویژن سہارنپور	صہ
۱۱۸	محمد سعید خانصاحب ابن منشی محمد عبدالرحیم خانصاحب اہلمد کلکٹری کانپور ..	صہ
۱۱۹	منشی سعید احمد صاحب اکونٹنٹ بورڈنگ ہوس مدرسۃ العلوم علیگڈہ .	صہ
۱۲۰	خواجہ سجاد حسین صاحب مختار عدالت سہارنپور	صہ
۱۲۱	محمد سرفراز خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان رئیس کلاچی گنڈاپور پنجاب ..	صہ

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۲۲	سید حسین بی اے رجسٹرار عدالت خفیفہ اجمیر	صہ/
۱۲۳	حاجی سید احمد صاحب تخلص احمد ایجنسی حاجی آسمعیل سیٹھہ بورنگ پیٹ میسور	صہ/
۱۲۴	محمد سخاوت حسین بی اے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول الموڑہ	صہ/
۱۲۵	چودہری سردار خان صاحب مختار عدالت سیالکوٹ	صہ/
۱۲۶	منشی سراج الدین احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ تار ریاست جموں کشمیر ...	صہ/
۱۲۷	منشی سراج الدین احمد صاحب پرانا قلعہ دفتر اخبار چودہویں صدی راولپنڈی	صہ/
	آنرری وزیٹران	
۶	سرفراز خان صاحب	عہ/
۷	سید محمد صاحب	عہ/
۸	میر سید حسین صاحب	عہ/
	حرف ش	
۱۲۸	شرف الدین صاحب افسر دوم پولس ہیپوند ضلع اٹاوہ	صہ/
۱۲۹	شیر محمد خان صاحب طالب علم بی اے کلاس مشن کالج لاہور	صہ/
۱۳۰	خواجہ شاہ محمد صاحب پلیڈر رئیس بستی شیخ درویش جالندھر	صہ/
۱۳۱	سید شاہ محمد صاحب نائب سررشتہ دار عدالت دیوانی سیو دکن	صہ/
۱۳۲	نواب محمد شاکر علی خان صاحب زمیندار کتھوا ڈاک خانہ میران پور کٹڑہ ضلع شاہجہانپور ...	صہ/
۱۳۳	محمد شفیع الدین صاحب ولد حاجی امام الدین صاحب مچھلی بازار کانپور ..	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۳۴	شیخ محمد شہاب الدین صاحب سیکنڈ ماسٹر چونیاں ضلع لاہور	صہ/
	اڈنری وزیٹر	
۹	محمد شفیق الرحمن صاحب	عا/
	حرف ص	
۱۳۵	ڈاکٹر محمد صدر الحق صاحب گورہٹہ پٹنہ	صہ/
۱۳۶	قاضی صدر الدین صاحب رئیس جانسٹھہ ضلع مظفر نگر	صہ/
۱۳۷	منشی محمد صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ	صہ/
۱۳۸	سید صفدر حسین صاحب پروپرائٹر اخبار زمانہ کانپور	صہ/
	اڈنری وزیٹر	
۱۰	محمد صادق حسین صاحب	عا/
	حرف ض	
۱۳۹	خواجہ ضیاء الدین خان صاحب رئیس بستی شیخ درویش ضلع جالندھر ...	صہ/
۱۴۰	حکیم ضیاء الدین صاحب ذیلدار و میونسپل کمشنر سیالکوٹ	صہ/
	حرف ط	
۱۴۱	مولوی طفیل احمد صاحب سب رجسٹرار اگلاس علیگڈہ	صہ/
	حرف ظ	
۱۴۲	محمد ظہور الدین صاحب پلیڈر ڈیرہ اسمعیل خان	صہ/
۱۴۳	حکیم ظہیر الدین احمد خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس لال چاہ دہلی ...	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
	حرف ع	
۱۴۴	مولوی علی الدین حسن صاحب منصف مومن آباد ضلع بیڑ حیدرآباد دکن۔	صہ
۱۴۵	عنایت الرحمن صاحب ڈپٹی کمشنر انعام حیدرآباد دکن	صہ
۱۴۶	شیخ عطا محمد صاحب بی اے اسسٹنٹ سرجن پنڈ دادنخان ضلع جہلم پنجاب	صہ
۱۴۷	مولوی عبدالمجید خان صاحب حسن پور ضلع مراد آباد	صہ
۱۴۸	محمد عبدالشکور خان صاحب رئیس بہادر گڈھ ضلع میرٹھ	صہ
۱۴۹	عطاء اللہ خان صاحب کوتوال شہر کانپور	صہ
۱۵۰	عبدالقادر صاحب پنشنر انسپکٹر گونڈیا کلم (بھنڈارہ)	صہ
۱۵۱	آر عنایت اللہ اسکویر بارسٹرایٹ لا راولپنڈی	ع۵
۱۵۲	شیخ عطاء اللہ صاحب کمسریٹ اسٹور کیپر جنرل پوسٹ آفس ضلع کوہاٹ پنجاب	صہ
۱۵۳	مرزا عابد علی بیگ صاحب بنگلہ نمبر ۲۵ مراد آباد	صہ
۱۵۴	قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر جونپور	صہ
۱۵۵	سید عبدالغنی صاحب پوسٹل ڈپارٹمنٹ سیالکوٹ	صہ
۱۵۶	حافظ عبدالستار صاحب شفق جنرل مرچنٹ بساطی بازار کانپور	صہ
۱۵۷	حافظ عبدالرحیم خان صاحب رئیس بہادر گڈھ ضلع میرٹھ	صہ
۱۵۸	منشی محمد عبدالغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ اودھ	صہ
۱۵۹	ڈاکٹر عزیز محمد خان صاحب مردان پنجاب	صہ

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۶۰	منشی عنایت حسین صاحب مختار اٹاوہ	صہ/
۱۶۱	سید عبداللہ صاحب طالبعلم مدرسۃ العلوم علیگڈہ	صہ/
۱۶۲	شیخ عمر بخش صاحب بی اے پلیڈر و میونسپل کمشنر ہوشیار پور	صہ/
۱۶۳	شمس العلماء مولوی محمد عبدالرؤف صاحب صادقپور پٹنہ	صہ/
۱۶۴	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی دہلوی پرنسپل اسسٹنٹ ایجنسی سرجن گلگٹ	صہ/
۱۶۵	جمعدار عطا محمد خان صاحب جمعدار نمبر (۶) کشمیر لائٹ انفینٹری گلگٹ ..	عہ/
۱۶۶	مولوی سید عباس حسین صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈہ	صہ/
۱۶۷	شیخ عبداللہ صاحب موضع ریمان ڈاکخانہ مغلسرای بنارس	صہ/
۱۶۸	نواب محمد عظیم خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ہمیرپور	عہ/
۱۶۹	سید عبدالباقی عرف سید کلن ایم اے تھرڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم علیگڈہ	صہ/
۱۷۰	حافظ عبدالغنی صاحب رئیس اٹاوہ	صہ/
۱۷۱	منشی عبدالغنی خان صاحب نائب سرشتہ بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان ...	عہ/
۱۷۲	مفتی محمد عبداللہ صاحب عربک پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور	صہ/
۱۷۳	حافظ عبدالرحمن صاحب اہلمد دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر	صہ/
۱۷۴	منشی محمد عبداللطیف صاحب منصف اکبرپور ضلع کانپور	صہ/
۱۷۵	منشی عبدالقادر صاحب انسپکٹر اوریا ضلع اٹاوہ	عہ/
۱۷۶	مولوی عبدالرحمن صاحب مختار قانونی جالندہر	صہ/
۱۷۷	حافظ علی احمد صاحب مختار تحصیل نکودر ضلع جالندہر	عہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۷۸	مولوی عبداللہ جان صاحب وکیل سہارنپور	صہ/
۱۷۹	محمد عنایت اللہ صاحب بی اے علیگڈھ	صہ/
۱۸۰	مولوی عبدالہادی صاحب وکیل متھرا	صہ/
۱۸۱	میر عنایت حسین صاحب کمسریٹ ایجنٹ میروپرسٹی کانپور	صہ/
۱۸۲	محمد عبدالرزاق صاحب اسسٹنٹ جنرل اہلمد ریونیو کورٹ کانپور	صہ/
۱۸۳	میاں علم الدین صاحب رئیس باغبانپورا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ	صہ/
۱۸۴	مولوی عبداللہ صاحب معرفت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	صہ/
۱۸۵	سید عبدالحسن صاحب بی اے ایل ایل بی رئیس جہابن ضلع متھرا	صہ/
۱۸۶	میر عاشق علی صاحب رئیس جلالی ضلع علیگڈھ	صہ/
۱۸۷	محمد عیسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۱۸۸	مولوی عبدالرؤف صاحب مئوایما ضلع الہ آباد	صہ/
۱۸۹	خان بہادر عبدالغفور خانصاحب سی ایس اسسٹنٹ کمشنر ہزارہ	صہ/
۱۹۰	محمد عزیز خان صاحب رئیس درویش ہزارہ	صہ/
۱۹۱	ڈاکٹر شیخ عبدالواحد صاحب صدر بازار لکھنؤ	صہ/
۱۹۲	مسٹر عبدالحکیم خان اسکوئر بارسٹرایٹ لا ڈیرہ اسمعیل خان	صہ/
۱۹۳	شاہ محمد عبدالغنی صاحب سید پور ضلع غازی پور	صہ/
۱۹۴	نواب عبدالسلام خان صاحب سب جج سیتاپور	صہ/
۱۹۵	مولوی عبدالغفور صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کانپور	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۹۶	شیخ عبدالعزیز صاحب رئیس اترولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۱۹۷	حافظ عبدالعزیز صاحب قرق امین خورجہ ضلع بلند شہر	صہ/
۱۹۸	قاضی عبدالحق صاحب داروغہ چنگی چونیان ضلع لاہور	صہ/
۱۹۹	مولوی محمد عبداللہ صاحب مدرس دوم فارسی چونیا ضلع لاہور ...	صہ/
۲۰۰	سردار عبدالعزیز صاحب رئیس بھڑوال تحصیل چونیا ضلع لاہور	صہ/
۲۰۱	خان بہادر منشی محمد عبداللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ اجمیر	صہ/
۲۰۲	منشی محمد عبدالصمد خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولس ریاست بیکانیر	صہ/
۲۰۳	آغا محمد عمر جان خان صاحب میونسپل کمشنر کمبوہ دروازہ میرٹھ	صہ/
۲۰۴	نواب محمد عابد حسین صاحب عرف محمد معتبر خانصاحب کوچہ لے بید کلان ولیور	صہ/
۲۰۵	محمد عبدالغنی صاحب منصف قیصر گنج ضلع بہرایچ اودہ	صہ/
۲۰۶	ابوالنصر نواب سید محمد علی حسن خان بہادر بھوپال	صہ/
۲۰۷	محمد عبدالشکور خان صاحب بیکانیر	صہ/
۲۰۸	مولوی عبدالمجید خان صاحب وکیل سیالکوٹ	صہ/
۲۰۹	شیخ عنایت اللہ صاحب ہیڈ کلرک کلکٹری الہ آباد	صہ/

اڈنری وزیٹران

نمبر شمار	نام	رقم چندہ
۱۱	سید عمر دراز علی صاحب تمبر مرچنٹ بہرام گھاٹ ضلع بارہ بنکی	سے/
۱۲	مولوی عبدالحق صاحب وکیل جالندھر	عا/
۱۳	منشی عبدالصمد صاحب	عا

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۱۴	عبدالجبار صاحب	عار
۱۵	منشی عزیزالدین صاحب	عار
۱۶	منشی عبدالرزاق صاحب	عار
۱۷	محمد عبدالحمید صاحب	عار
	حرف غ	
۲۱۰	غلام نبی صاحب کافی پلنٹر ہری ہسڈی کافی اسٹیٹ ضلع حسن قصبہ بیلور ملک میسور	صہر
۲۱۱	صوبہ دار میجر غلام حسین صاحب سردار بہادر آنریری مجسٹریٹ شہر جالندھر	صہر
۲۱۲	مرزا غلام احمد صاحب رئیس و مالک مطبع فخر المطابع سیالکوٹ	صہر
۲۱۳	منشی غلام نبی صاحب منصف پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور	صہر
۲۱۴	منشی غلام قادر صاحب سررجو ڈیشل تحصیل پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور	صہر
۲۱۵	مولوی غلام محمد خان صاحب کلرک برٹش ایجنسی آفس گلگت	صہر
۲۱۶	ڈاکٹر غوث محمد صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ہنزہ براہ گلگت	صہر
۲۱۷	ڈاکٹر غلام رسول صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ملیٹری ڈسپنسری گلگت ..	صہر
۲۱۸	ڈاکٹر غلام رسول صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ متعینہ حضورہ براہ گلگت.	صہر
۲۱۹	میر غلام حسن خان صاحب وکیل کرانہ ضلع مظفر نگر	صہر
۲۲۰	زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہور	صہر
۲۲۱	میاں غلام علیخان صاحب ٹھیکہ دار افسر کلب راولپنڈی	صہ

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۲۲۲	حاجی غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار محلہ گلی امام الدین ملتان	صہ/
۲۲۳	منشی غلام باری صاحب پانی پت ضلع کرنال	صہ/
۲۲۴	حکیم محمد غلام جبار خان صاحب رئیس اترولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۲۲۵	مولوی غلام الثقلین صاحب علیگڈھ	صہ/
۲۲۶	منشی غلام قادر خان صاحب رئیس فتحپور ہسوہ	صہ/
۲۲۷	منشی غلام محمد صاحب نمبردار بریالہ ہری پور ضلع ہزارہ	صہ/
۲۲۸	منشی غلام محمد صاحب اختر اڈیٹر اخبار پنجاب امرتسر	صہ/
۲۲۹	غلام احمد صاحب ایجنٹ حاجی اسمعیل سیٹھہ لورنگ پیٹ علاقہ میسور	صہ/
۲۳۰	منشی غلام احمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ	صہ/
۲۳۱	شیخ غلام حسین صاحب سوداگر گجرات	صہ/
۲۳۲	مولوی غلام رسول صاحب ٹیچر ہائی اسکول جھنگ	صہ/
۲۳۳	غلام محی الدین شاہ صاحب قریشی رئیس شور کوٹ ضلع جھنگ	صہ/
	حرف ف	
۲۳۴	فریدالدین احمد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر بجنور	صہ/
۲۳۵	فیروزالدین احمد صاحب بی اے ڈپٹی انسپکٹر پولس دہلی	صہ/
۲۳۶	حاجی نواب فتح علیخان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور	صہ/
۲۳۷	مولوی محمد فضل الدین صاحب پلیڈر و میونسپل کمشنر لاہور	صہ/
۲۳۸	خان بہادر میاں فضل کریم خان صاحب رئیس جالندھر	صہ/

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
۵ر	خلیفہ فتح الدین صاحب ماسٹر مشن اسکول جالندھر........	۲۳۹
۵ر	شیخ فیاض محمد صاحب جنرل مرچنٹ مچھلی بازار کانپور........	۲۴۰
۵ر	شیخ فضل محمد صاحب معرفت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	۲۴۱
۵ر	قاضی فضل الٰہی صاحب جاگیردار ہری پور ضلع ہزارہ........	۲۴۲
۵ر	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب ریاست نابھہ پنجاب........	۲۴۳
۵ر	مولوی فضل حق صاحب نائب تحصیلدار بچھرانون ضلع مراد آباد....	۲۴۴
۵ر	ڈاکٹر شیخ محمد فضل دین صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور........	۲۴۵
۵ر	شیخ فضل کریم صاحب مختار عدالت گجرات پنجاب........	۲۴۶
۵ر	سید محمد فاضل شاہ صاحب سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ اٹاوہ...	۲۴۷
	اڈنری وزیٹران	
عار	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب........	۱۸
عار	فتح محمد صاحب........	۱۹
عار	فضل کریم صاحب........	۲۰
عار	فضل رحیم صاحب........	۲۱
	حرف ق	
۵ر	محمد قطب الدین شریف صاحب قاضی محلہ سلطان پٹ بنگلور...	۲۴۸
۵ر	قربان علی صاحب پنجابی سوداگر مقیم بھنگا ضلع بہرائچ اودہ........	۲۴۹
عـہ	خواجہ قدوس جیو صاحب سوداگر و مقدم بازار گلگت........	۲۵۰
۵		

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
صہ/	سید قاسم علی صاحب آنریری مجسٹریٹ محلہ کوٹلہ میرٹھ	۲۵۱
صہ/	شیخ قادر بخش صاحب نائب تحصیلدار جھنگ	۲۵۲
	اڈنری وزیٹر	
عہ/	مولوی قادر بخش صاحب	۲۲
	حرف ک	
صہ/	خان بہادر سید کرار حیدر صاحب اسسٹنٹ سرجن خورجہ ضلع بلند شہر	۲۵۳
صہ/	کرم الٰہی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جھنگ پنجاب	۲۵۴
صہ/	سید کرم شاہ صاحب نائب تحصیلدار پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور ..	۲۵۵
صہ/	میجر کمال خان صاحب ملٹری سٹورکیپر گلگٹ	۲۵۶
صہ/	میاں کریم بخش صاحب ٹھیکہ دار رئیس لاہور	۲۵۷
صہ/	قاضی کرم الٰہی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ لاہور	۲۵۸
صہ/	مولوی کمال الدین صاحب ڈاکٹر ہسپتال جالندھر	۲۵۹
صہ/	محمد کلن خان صاحب زمیندار دیوڑا ڈاکخانہ تلہر ضلع شاہجہانپور	۲۶۰
صہ/	مولوی سید کرامت حسین اسکوائر بارسٹرایٹ لا ولا پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڈھ	۲۶۱
صہ/	راجہ محمد کرامت اللہ خان صاحب تحصیلدار چونیاں ضلع لاہور ...	۲۶۲
	حرف گ	
صہ/	بابو گوکل چند صاحب مختار قانونی جالندھر	۲۶۳
صہ/	میاں گل محمد صاحب چوڑھی گر چونیاں ضلع لاہور	۲۶۴

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
	حرف ل	
٢٦٥	سید لطف علی صاحب وکیل ترپ بازار حیدرآباد دکن	صہ/
٢٦٦	سید لیاقت حسین صاحب سہارنپوری وکیل منصفی کرانہ ضلع مظفرنگر ..	صہ/
٢٦٧	خان بہادر سید محمد لطیف خان صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر جالندھر ..	صہ/
	حرف م	
٢٦٨	مولوی سید محمد حسین صاحب دیوان ریاست کیٹراگڈھ ضلع رائے پور ممالک متوسط	صہ/
٢٦٩	منشی محمد احمد صاحب ورک انسپکٹر بنگال ناگپور ریلوی ڈونگرگڈھ ضلع رائے پور ممالک متوسط	صہ/
٢٧٠	آغا محمد حسین صاحب معلم انگریزان ساکن نہٹیر اسادات ضلع بجنور ..	صہ/
٢٧١	خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ	صہ/
٢٧٢	سید محمد رضا صاحب اتالیق صاحبزادگان پٹیالہ مدرستہ العلوم علیگڈھ	صہ/
٢٧٣	مولوی محمد شاہ صاحب محلہ حاجی گنج پٹنہ	صہ/
٢٧٤	سید محمود علی صاحب سب انسپکٹر پولس بوڑھانہ ضلع مظفرنگر	صہ/
٢٧٥	محمود علیخان صاحب بریلوی طالب علم مدرستہ العلوم علیگڈھ ...	صہ/
٢٧٦	نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	صہ/
٢٧٧	محمد ابراہیم صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہراگرہ کوسی کلاں ضلع متھرا ...	صہ
٢٧٨	نواب سید محمد شفیع خان صاحب نیشاپوری گڑھیا اعظم بیگ لکھنؤ	صہ

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
صہ	منشی محمد مظفر حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر کاکوری ضلع لکھنؤ اودہ	۲۷۹
صہ	محمد یونس صاحب کاندہلہ ضلع مظفر نگر............	۲۸۰
صہ	سید میر حسن صاحب پروفیسر مشن کالج سیالکوٹ............	۲۸۱
صہ	حافظ محمد ہاشم صاحب جنرل مرچنٹ ٹھنڈی سڑک کانپور............	۲۸۲
صہ	راجہ مہاراج نوازونت مرلی منوہر بہادر حیدرآباد دکن............	۲۸۳
صہ	محمد موسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ............	۲۸۴
صہ	مولوی محمد طیب صاحب انسپکٹر پولس اٹاوہ............	۲۸۵
صہ	حافظ محمد حسین صاحب داروغہ چنگی اجمیر............	۲۸۶
صہ	محمد محمود حسن اسکویر بارسٹرایٹ لا پٹنہ............	۲۸۷
صہ	منشی محمد وسیع صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر بہرایچ اودہ............	۲۸۸
صہ	محمد مظفر دین صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور............	۲۸۹
صہ	مولوی محمد شفیع اسکویر بارسٹرایٹ لا سکرٹری انجمن اسلامیہ ہوشیارپور	۲۹۰
صہ	منشی میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور............	۲۹۱
صہ	مولوی محمد عمر صاحب وکیل عدالت بنارس............	۲۹۲
صہ	محمد دین صاحب پلیڈر چیف کورٹ جہلم پنجاب............	۲۹۳
صہ	سید مولا بخش صاحب پوسٹماسٹر گلگت............	۲۹۴
صہ	خواجہ محمد جیو صاحب سوداگر گلگت............	۲۹۵
صہ	ڈاکٹر محمد نور صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ گلگت............	۲۹۶

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۲۹۷	ممتاز حسین صاحب طالب علم تھرڈ ایر کلاس مدرستہ العلوم علیگڈھ	صہ
۲۹۸	منشی محمد اسحٰق صاحب وکیل ہمیرپور	صہ
۲۹۹	سید شاہ محمد مہدی صاحب شاہ کی املی پٹنہ	عہ
۳۰۰	منشی مقبول عالم صاحب وکیل بنارس	صہ
۳۰۱	سید محمد باقر صاحب محلہ جامع مسجد مرادآباد	صہ
۳۰۲	کربلائی نواب محمد علیخان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور	صہ
۳۰۳	منشی میران بخش صاحب اکونٹنٹ دفتر ایگزیکٹو انجینیر نہر چناب ڈویژن لاہور	عہ
۳۰۴	مولوی محمد نعیم صاحب نائب الریاست پرتاب نیر مقام اٹاوہ	صہ
۳۰۵	شیخ محمد حسین صاحب رئیس اٹاوہ	صہ
۳۰۶	منشی سید عشوق علی صاحب سب اورسیر نہر گنگ ڈویژن بھوگنی پور جسونت نگر اٹاوہ	تہ
۳۰۷	منشی سید محمود حسن صاحب کلرک آف کورٹ دفتر صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی	صہ
۳۰۸	منشی محمد بخش صاحب منصف بھکر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان	صہ
۳۰۹	منشی محمد جان صاحب بھکر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان	صہ
۳۱۰	شیخ محمد علی صاحب دوکان گجرات راولپنڈی	صہ
۳۱۱	منشی محمد بخش خان صاحب مسلخوان محکمہ منصفی صدر جالندھر	صہ

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
صہ/	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس و ذیلدار جالندھر	٣١٢
صہ/	خان بہادر منشی محمد علیخان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر	٣١٣
صہ/	منشی محمد علی صاحب نائب تحصیلدار رڑکی	٣١٤
صہ/	منشی محمد حسین صاحب ضلعدار نہر گنگ اٹاوہ	٣١٥
صہ/	چودھری مولا بخش صاحب رئیس میدا بازار کانپور	٣١٦
صہ/	محمد محمود حسن خان صاحب تحصیلدار حضور تحصیل کانپور	٣١٧
صہ/	منشی محمد راضی صاحب مختار اٹاوہ	٣١٨
صہ/	سید مرتضی صاحب سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کمیٹی ترچناپلی مدراس	٣١٩
صہ/	سید محمد اسمعیل صاحب رئیس چھبرا ضلع فرخ آباد	٣٢٠
صہ/	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی	٣٢١
صہ	مولوی مظہر الحق صاحب بی اے قایم مقام سرشتہ دار مظفر نگر	٣٢٢
٥عہ	نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ پنجاب	٣٢٣
صہ/	حافظ محمد اسمعیل صاحب رئیس مرادآباد وکیل عدالت شاہجہان پور	٣٢٤
صہ/	منشی محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرستہ العلوم علیگڈھ	٣٢٥
صہ/	محمد جواد صاحب ڈپٹی کلکٹر باندا	٣٢٦
صہ/	مولوی مظفر کریم صاحب وکیل باندا	٣٢٧
صہ/	مولوی محمد سلیم صاحب وکیل باندا	٣٢٨
صہ/	آغا محمد حسین صاحب سب رجسٹرار باندا	٣٢٩

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۳۳۰	منشی منظور احمد صاحب پنشنر تحصیلدار باندا	صہ/
۳۳۱	شیخ محمد سلطان صاحب اورسیر پلیٹری ورکس دہرم سالہ ضلع کانگڑا ..	صہ/
۳۳۲	ایم مہدی حسن اسکوپر نائب تحصیلدار مرزا پور	صہ/
۳۳۳	ماسٹر مولابخش صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہزارہ	صہ/
۳۳۴	میاں حمداللہ خانصاحب نائب تحصیلدار ہری پور ضلع ہزارہ ...	صہ/
۳۳۵	محمد ظفر خان صاحب رئیس ہری پور ضلع ہزارہ	صہ/
۳۳۶	محمد مظفر دین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولس ہری پور ضلع ہزارہ ..	صہ/
۳۳۷	مولوی سید ممتاز علی صاحب رئیس دیوبند ضلع سہارنپور	صہ/
۳۳۸	کنور مولا داد خان صاحب رئیس خورجہ ضلع بلند شہر	صہ/
۳۳۹	ڈاکٹر سید میر حید صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چونیا ضلع لاہور ...	صہ/
۳۴۰	میاں محمد جمیل صاحب نمبردار چلو کی تحصیل چونیا ضلع لاہور	صہ/
۳۴۱	سردار محمد عمر صاحب رئیس موکل تحصیل چونیا ضلع لاہور	صہ/
۳۴۲	مولوی محمد اشرف صاحب بی اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ڈیرہ غازیخان	صہ/
۳۴۳	نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر علیگڈہ	صہ/
۳۴۴	محمد مراد علی صاحب سیاح معرفت مولوی سید اقبال علی صاحب سب جج گونڈہ	صہ/
۳۴۵	مشیر الدولہ ممتاز الملک خلیفہ سید محمد حسین صاحب فارن منسٹر ریاست پٹیالہ	صہ/

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
۵؍	سید میر حسین صاحب کیر آف سیٹھ خدا بخش صاحب چھاونی ملتان ..	۳۴۶
۵؍	حاجی محمد مصطفےٰ خان صاحب رئیس بوڑہ گاؤں ضلع علیگڈہ ...	۳۴۷
۵؍	حکیم محمد سعید صاحب سب جسٹرار چونیا ضلع لاہور	۳۴۸
۵؍	محمد دین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ	۳۴۹
۵؍	مولوی محمد حسین صاحب ہیڈ پنشین ٹیچر ہائی اسکول جھنگ ...	۳۵۰
۵؍	مولوی محمد امیر صاحب ٹیچر ہائی اسکول جھنگ	۳۵۱
۵؍	مسٹر مظفر الدین صاحب محرر عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ .	۳۵۲
۵؍	سید محمد اشرف صاحب وکیل عدالت دیوانی محلہ فیلخانہ بازار کمنہ کانپور	۳۵۳
۵؍	مولوی محمد شاہدین اسکویر بارسٹر ایٹ لا لاہور	۳۵۴
۵؍	چودھری میران بخش صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولس موضع مدار تحصیل جالندھر	۳۵۵
۵؍	سید محمد علی اسکویر سی۔ ایس۔ جنٹ مجسٹریٹ جھویا	۳۵۶
۵؍	سید محمد اکبر صاحب پی ماسٹر ریلوے سکندرآباد دکن	۳۵۷

اڈنری وزیٹران

رقم چندہ	نام	نمبر شمار
عا؍	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۲۳
عا؍	ماشاءاللہ خان صاحب	۲۴
عا؍	مختار احمد صاحب	۲۵

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۲۶	محمد ابراہیم صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	عہ/
	حرف ن	
۳۵۸	محمد نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر صاحب سینیٹری کمشنر (حفظان صحت) الہ آباد ۔۔۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۵۹	سید نواب شاہ صاحب رئیس و پنشنر سیالکوٹ ۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۰	شیخ نذیر احمد صاحب گرداور قانونگوے قصبہ نروٹ جسل سنگھ تحصیل پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور ۔۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۱	منشی نیاز علی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم پنجاب ۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۲	شیخ نجم الدین حیدر صاحب پنشنر شیخوپورہ بدایون ۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۳	شیخ نثار علی صاحب وکیل ہمیرپور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۴	شیخ نجم الدین صاحب تحصیلدار دہلی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۵	منشی نصیر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودہیانہ ۔۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۶	حاجی نواب ناصر علیخان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور ۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۷	میاں محمد نظام الدین صاحب خلف میاں کریم بخش صاحب رئیس لاہور	صہ/
۳۶۸	نذیر احمد صاحب بی اے لائبریرین مدرستہ العلوم علی گڈہ ۔۔۔۔۔	صہ/
۳۶۹	منشی سید نثار حسین صاحب سب اورسیر نہر گنگ ڈویژن اٹاوہ بہیرہ ڈاکخانہ خانپور ضلع کانپور ۔۔۔۔۔۔	صہ/
۳۷۰	خان بہادر میاں نظام الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندہر	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
۳۷۱	منشی نور الٰہی صاحب ملازم وکالت تھانہ سرکار کپورتھلہ علاقہ جالندہر	صہ
۳۷۲	منشی نیاز محمد خان صاحب وکیل جالندہر	صہ
۳۷۳	منشی نظیر علی صاحب مہتمم جنگل خاص بہوپال	صہ
۳۷۴	محمد نواب خان صاحب معرفت نواب محمد علیخان صاحب مالیرکوٹلہ	صہ
۳۷۵	محمد نجیب خان صاحب معرفت نواب محمد علیخان صاحب مالیرکوٹلہ	صہ
۳۷۶	چودہری نجیب خان صاحب مختار انبالہ شہر	صہ
۳۷۷	منشی نادر علی صاحب کلرک محکمۂ آبپاشی اٹرو ریاست کوٹہ راجپوتانہ	صہ
۳۷۸	منشی نادر علی صاحب وکیل میرٹھ	صہ
۳۷۹	محمد نادر خان صاحب رئیس درویش ہزارہ	صہ
۳۸۰	حاجی نور محمد صاحب ذیلدار گنجہ تحصیل چونیا ضلع لاہور	صہ
۳۸۱	چودہری نواب خان صاحب رئیس لگہانہ تحصیل چونیا ضلع لاہور	صہ
۳۸۲	سید نادر علی صاحب سیفی رئیس و اڈیٹر اخبار رہبر ہند لاہور	صہ
۳۸۳	چودہری نصر اللہ خان صاحب وکیل و میونسپل کمشنر سیالکوٹ	صہ

اڈنری وزیٹران

نمبر شمار	نام	رقم چندہ
۲۷	نذیر حسین صاحب	عار
۲۸	سید نظیر الحسن صاحب	عار
۲۹	مولوی نور احمد صاحب	عار

نمبر شمار	نام ممبران	رقم چندہ
	حرف و	
۳۸۴	سید ولایت حسین صاحب سکینڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم علیگڈھ ۰۰۰۰	صہ/
۳۸۵	محمد وزیرالدین صاحب تحصیلدار تعلقہ پربندہ دیار اسیو دکن ۰۰۰۰	صہ/
۳۸۶	مولوی سید وزیر حیدر صاحب محلہ باغ کالوخان مکان عبدالرحمن خان مرحوم شہر پٹنہ ۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۸۷	محمد وزیرالدین صاحب ڈپٹی کلکٹر فرسٹ ڈویژن بی ڈی کنال امرتسر	صہ/
۳۸۸	سید واحد علی صاحب کلرک سول ہسپتال ملتان ۰۰۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۸۹	شیخ ولی احمد صاحب اہلمد محکمہ ڈسٹرکٹ جج جالندہر ۰۰۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۹۰	سید ولایت حسین صاحب وکیل سہارنپور ۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۹۱	حاجی محمد وحید اللہ خان صاحب زمیندار ملکی پور ڈاکخانہ میران پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور ۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۹۲	محمد ولایت علی صاحب وکیل محلہ چوک شیخ کرم علی میرٹھ ۰۰۰۰۰۰	صہ/
۳۹۳	منشی وحیدالدین صاحب مختار باندا ۰۰۰۰۰۰۰۰۰	صہ/
	آڈیٹری وزیٹر	
۳۰	وحید اللہ صاحب ۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰	عا/
	حرف ہ	
۳۹۴	صاحبزادہ نواب ہدایت علیخان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور	صہ/

رقم چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
	حرف ی	
صہ ر	منشی یعقوب علی صاحب واصل باقی نویس اوریا ضلع اٹاوہ ۔۔۔۔	۳۹۵
صہ ر	منشی میر محمد یوسف علی صاحب سب اورسیر نہر گنگ ڈویژن بھوگنی پور جسونت نگر اٹاوہ ۔۔۔۔	۳۹۶
صہ ر	محمد یوسف خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ ۔۔۔۔	۳۹۷
عـــ ۵	نواب یوسف علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ۔۔۔۔	۳۹۸
صہ ر	یونس سیٹھہ خلف حاجی اسمعیل سیٹھہ بورنگ پیٹ میسو ۔۔۔۔	۳۹۹
۱۰۵۵ ۸	میزان کل ۔۔۔۔	

پہلا اجلاس

منعقدہ (۲۷) دسمبر ۱۸۹۶ء روز پنجشنبہ وقت صبح

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا

سکرٹری نے بیان کیا کہ حسب مراد دفعہ (۱۳) قواعد کارروائی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے مولوی محمد شاہدین اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ سکرٹری

نے اجلاس کی طرف سے پریسیڈنٹ سے درخواست کی کہ صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس فرماوین۔ چنانچہ پریسیڈنٹ نے کرسی صدر انجمن پر اجلاس فرمایا۔ اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے۔ اور محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے افتتاح کے لیے حسب ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ مولوی محمد شاہدین ایسکوائر بیرسٹر ایٹ لا پریسیڈنٹ

جناب سر سید احمد خان صاحب بہادر و دیگر بزرگان قوم۔

اس وقت جب کہ مین آپ صاحبان کے روبرو اس عظیم الشان کانفرنس کے پریسیڈنٹ کی حیثیت مین کھڑا ہون میرے حیرت زدہ اور پریشان دل مین دو قسم کے خیالات گذر رہے ہین۔ ایک تو یہ خیال ہے کہ مجسا کم سواد اور بلحاظ علمیت بے سروسامان آدمی جو کہ اس جلیل القدر عہدہ کے اہم فرایض کے ادا کرنیکے لئے ہر صورت سے ناقابل ہی کیونکہ اس قومی مجمع کے میر مجلس ہونیکے لایق سمجھا گیا اور دوسرے یہ خیال کہ مجھے خود کیونکر اسقدر گستاخانہ جرات ہوئی کہ آج اپنے تئین اس قومی گھر مین برگزیدا ہالیان قوم کی اس مقتدر کانفرنس کیطرف بحیثیت چیر مین مخاطب دیکھ رہا ہون۔ ایک طرف یہ بارعب قومی اجلاس جسکی شان ایک عالم متبحر کے علمی رتبہ سے بھی بلاشک بدرجہا اعلی ہی اور اُسکے مقابلہ مین یہ میری کم استعدادی۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ایسی حالت مین مجھے گویا از وسے پکڑے ہوئے کھینچکر کرسی نشینی کی عزت بخشنا۔ فرمائی شکوہ اور حیرت کا مقام نہین تو کیا ہی۔ یہ میرے اپنے پاؤن نہین جو سینکڑون کوس کی مسافت طے کر کے اسقدر خجالت کا سامان دکھانیکے لئے مجھے اس مقدس بیت العلوم تک لائے ہین۔ اور نہ ریل ہی کا سٹیم انجن ہی جو ایک افسردہ دل مین متحرک ارادہ کا کام دیکے ہان اگر کچھ ہی تو ایک زبردست ہاتھ کا دور سے اشارہ ہو جو اپنی مقناطیسی طاقت سے مجبور

بہی اور احباب کے ساتھ اس علمی مرکز کیطرف کھینچ لایا ہی اور جسکی دلفریب کشش کا روکنا شاید ممکن تو ہو مگر میرے دل وجگر کا کام نہین - فی الحقیقت مین اپنے تئین نہایت خوش قسمت سمجھتا اگر آپ صاحبان کیطرح مقابل کی ایک کرسی پر اس خوشنما ہال کے کسی کونے مین مجھے بہی دو انچ جگہ ملتی - جہان خوب ہلکی دلسے علماء قوم کی نظم ونثر سنکر مین بہی آرام سے کروٹین بدلتا - مگر معلوم کس شامت اعمال کا مارا ہون کہ پریسیڈنٹ ہونیکی معزز سزا میرے ہی لئے تجویز کی گئی - گویا کہ بینایان قوم مین ایک اندہی کو راجہ بناکر بہری مجلس مین اُس سے پوچھتے ہین کہ ہمارے ذرا بتلائے جانا سیدہا راستہ کونسا ہی مگر مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند -

اے برادران اسلام - مجھے اس قومی کانفرنس کے صدر انجمن مقرر کئے جانے سے جسقدر عزت حاصل ہوئی ہے اوسے خود - اُس عزت کے بخشنے والے میرے عنایت فرمایان قوم جو اِس جلسہ گاہ مین تشریف فرما ہین بخوبی اندازہ کرسکتے ہین - مین کون ہون کہ آپ کی شکرگذاری سے عہدہ برا ہونے کی جرائت کرون - اس بے نظیر عزت کے باعث جو دلی خوشی مجھے اِس موقعہ پر حاصل ہوئی ہے اُسے مین عمر بہر کے لئے اپنی زیست کی چاشنی سمجھونگا - مگر ہان معاف فرمائیگا اس وقت یہ خیال دامنگیر ضرور ہے اور ہمیشہ کے لئے اوسکی یاد رہے گی کہ آپ کی عنایت سے مجھے عزت اور خوشی تو ہوئی مگر کاش میرا صدر انجمن ہونا کانفرنس کے لئے بہی عزت انبساط کا باعث ہوتا - آپکی بزرگانہ شفقت سے اسوقت میرا پلہ بہاری تو ضرور ہی مگر ڈر ہی کہ مبادا میری ناقابلیت کیوجہ سے کانفرنس کا یہ اجلاس موزون کارروائی کی میزان مین کہین پورا نہ اُترے میرے جیسے صدر انجمن کی نسبت اُستاد حالی فرما چکے ہین ؎

یہ ہے میر مجلس کہ چینی کی مورت	ٹٹولو تو ہیچ اور جو دیکھو تو سب کچھ

اے صاحبان مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مجھے اِس عزت نشان عہدہ کے منظور کرنے

کی کبھی جرأت نہ ہوتی اگر مجھے اس امید کا سہارا نہ ہوتا کہ میرے فرایض منصبی کی ادائے مین آپ میری بیدریغ دوستانہ امداد فرماوینگے - اور اسی لئے نہ فقط آپکی بزرگانہ امداد پر مجھے ہر طرح بھروسہ ہے بلکہ مین بکمال ادب آپ سے ملتجی ہون کہ اگر میرے خدمات کی درست بجا آوری مین مجھسے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو تو آپ بہ لطف کریمانہ میری عیب پوشی فرماوین -

اے برادران قوم - قبل ازین کہ آپ کو مقاصد کانفرنس کی طرف خاص توجہ دلائی جاوے - میرا سب سے پہلا اور سب سے خوش آیند فرض ہے کہ آپ کی اُس اُخوت قومی استقلال مزاج - علو ہمتی - اور سرگرمی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرون جنکی بدولت آج ہم اس عظیم الشان ہال مین اس کانفرنس کا نوان اجلاس شروع کرنے کو ہین -

مسلمانان ہندوستان کی تعلیمی ترقی کی تاریخ مین - مین خیال کرتا ہون کہ یہ مبارک ومسعود واقعہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا کہ چند بیدار مغز بہی خواہان قوم نے سنہ ۱۸۸۶ء مین اس بیت العلوم مین ایک ایسی قومی کانفرنس *Movement* کی بنیاد ڈالی جسکا نیک اثر بہت سے مایوس دلون کے حوصلون کو بڑھا رہا ہے جسکے طفیل قوم اپنی منتشر قوتون کو جمع کرنیکے موقعے پیدا کر رہی ہی - جسکے باعث ایک ضلع کے اہل دوسرے ضلع اور ایک صوبہ کے مسلمان دوسرے صوبہ کے مسلمانون سے ملکر تبادلہ خیالات کے ذریعہ سے نہ صرف قومی اتحاد کو مضبوط کرتے ہین - بلکہ اپنی مقامی یا عام تعلیمی ضرورتون کے رفع کرنے اور رفتار زمانہ کے مطابق چلنے کے سب سے بہتر عملی تدابیر سوچتے ہین جسکی وجہ سے وہ خوش اسلوب زمانہ آنے والا ہے جبکہ بہت سے پنبہ درگوش لوگون کو عالم بالا سے رعد کی سی کڑکتی آواز سنائی دیگی - مصرعہ   اٹھو سونے والو سحر ہوگئی -

اور قوم جو ابھی تک کچھ ایسی سوئی تھی کہ گویا حشر تک جاگنا اُسے قسم تھا آنکھین ملکر میٹھی نیند کی چادر اوٹھا کر جب دیکھے گی کہ آفتاب سر پر آگیا تو سستون کی طرح ایک انگڑائی لیگی۔ اُسکے اعضاء مین جو خواب کی بیکاری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے ایک ریلی سی حرکت پیدا ہو گی حتی کہ اونکا متحرک کرنا قوم کو باعث انبساط معلوم ہوگا اور پھر بالضرور تھا ئیدایزدی سعی اور نیکوکاری کا مادہ قوم کے رگ و پے مین خون کی طرح سرایت کرکے ایک حیرت زدہ زمانہ کو دکھا دیگا کہ مسلمان کیا تھے اور کیا ہو گئے۔

از برای خدا یہ نہ سمجھنا کہ مشرقی مبالغہ کا یہ بھی ایک نمونہ ہے یا کہ قوم پس ماندہ کی نسبت میدان ترقی مین۔ مین ایسی بولانیون کی پیشین گوئی کر رہا ہون جنکے لئے قوم فطرتًا بالکل ناقابل ہے۔ ہم مین اسوقت کون ایسا شخص ہے جو یہ کہنے کا دعوی کرے کہ ہم ہندوستان کے مسلمانون مین وہ قوتین موجود ہی نہین جو ضرورتِ زمانہ کے مطابق ہر قسم کی ترقی کرنیکے لئے لابدی ہین۔

کون ہم مین ایسا قوم کا طرفدار ہے جو یہ کہنے کو تیار ہو کہ ہم مین۔ سلف ہاے کی بالکل طاقت نہین ہے۔ یا یہ کہ ہم دوسری قومون کے مقابلہ مین ہر بات مین ہیٹے ہین کیونکہ ہمارے پاس نہ زمین ہے نہ سرمایہ۔ نہ ثروت۔ نہ دماغی اور جسمانی قوت۔ کون کہتا ہی کہ ہم مین چلنے کی طاقت نہین۔ ہے تو ضرور اور چلتے بھی ہین۔ مگر ہاے افسوس عمومًا ٹہیڑے راستہ پر جہان دو قدم بڑھکر خار دار جھاڑیان ملتی ہین اور صاف میدان کا کوسون تک پتہ نہین لگتا۔ کون کہے گا کہ ہمارے پاس بیل نہین اور ہل نہین۔ اور زمین نہین۔ ہے تو سب کچھ مگر ہل چلانیوالے کبڈی کہیل رہے ہین۔ اور بے ہل چلائے مہربان آسمان کی بارش پر تکیہ کئے بیٹھے ہین کہ تھوڑی سی تخم ریزی سے کچھ تو ہو رہیگا۔ اور جب انکی دنیا سے

نرالی امیدون کے برخلاف کوئی کم نرخ غلہ پیدا ہوا تو سر پہ ہاتھ رکھکر قسمت ظالم کو روتے
ہین کہ افسوس عمدہ قسم کے جو بوئے تھے گندم کیون نہ ہوئے - اور نہین سنتے پہ نہین سمجھتے
کہ زمانہ باآواز بلند پکار رہا ہے کہ مکافات عمل کا یہ ہی Eternal Law (اٹرنل لا)
یہ ہی ایک غیر متغیر قانون ہے کہ مصرعہ

گندم از گندم بروید جو ز جو

الغرض اس سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا کہ قوم مین قومی قوتین قطعاً ضرور موجود ہین
اور اُسکی افراد اپنی قدرتی طاقتین اپنے ساتھ لیکر پیدا ہوئی ہین - ان مفرد طاقتون کو
حرکت دیکر اُنکا صحیح استعمال کرنا اور اُنکو ایک خاص مرکز کیطرف میلان دنیا جس سے ایک ایسی
Movement (موومنٹ) پیدا ہو -
جسکو ہم قومی تحریک کہہ سکین یہ ہی آجکل کے خیالات کے مطابق ہر فرقہ اور جماعت
کے لئے بنیادی ترقی کا پہلا گُر ہے - اور مبارک ہے وہ ساعت جبکہ خلوص نیت سے اس
گُر کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے چند پسندیدہ خیال احباب نے ایک قومی مجلس کی بنیاد
ڈالی ہو - ایسی گہری اور مستقل اور فراخ بنیاد کہ جس پر کسی زمانہ مین ہر قسم کی قومی فلاح کا
ایک قصر عالیشان تعمیر ہوسکے -
ہمارا فرض یہ ہی کہ کیسی ہی دقتین ہمین پیش کیون نہ آئین ہم اپنے استقلال مزاج کو
ہاتھ سے نہ دین اور اس قومی بنیاد کو دن بدن زیادہ مستحکم کرنے مین اپنی طاقت سے
بڑھکر سرگرم کوشش رہین - مقام شکر ہے کہ آپ صاحبان نے ایک برس سے دوسری برس
اور دوسرے برس سے تیسرے برس غرض آجتک ہر سال کانفرنس کے اجلاس مین اپنی
تشریف آوری سے نَو سال کے لئے خدمت گذاران قوم کو زیر بار احسان فرمایا ہے -

اور یہ صرف آپ کی سچی قومی ہمدردی اور ہمت مردانہ کا خوش دل نتیجہ ہے کہ کانفرنس کی حالت قریباً ہر سال کے انجام پر روبہ ترقی ہے - آپ کا یہان تشریف لانا قومی لحاظ سے کچھ زیادہ قابل قدر نہ ہوتا اگر یہان تک آنے مین آپ کو صرف ہمارے محترم سر سید یا کسی اور بزرگ قوم کی خاطر منظور ہوتی - مگر آپ سب اپنے پیارے بچون کی بہبود کی تلاش مین اپنے گھرون سے نکلے ہین -

اس امید موہوم پر کہ اس بیت العلوم کی خاک چھانکر شاید گوہر مقصود دستیاب ہو - خدا آپکی اس امید کو سرسبز کرے - مبارک ہو آپ کو کہ آپ اپنی فلاح مین خود ساعی ہین اور مشکور ہین ہم آپکے کہ آپنے - اپنی آیندہ نسلون کی شکر گزاری کا سامان مہیا کرنے مین دست ہمت دراز کیا ہے - سب سے زیادہ بلاشک وہ مرد میدان مستحق شکریہ ہے جو خدا کی دی ہوئی طاقت سے کسی دوسرے کا نہین بلکہ اپنا آپ کام کرے - اور اگر آپ مین سے ہر ایک صاحب ہمت ایسا ہی مرد میدان ہے تو یہ مجمع نہ صرف ہمارے بلکہ سکدوش قوم اور زمانہ کے شکریہ کا مستحق ہے -

اے حضرات ہمارے آج یہان جمع ہونے سے جو غرض مقصود ہے اُس سے آپ بخوبی واقف ہین - اس کانفرنس کا اجلاس ہر سال اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے افسردہ حال مسلمانون کی ابتر حالت کا باعث قطع نظر دیگر اسباب کے یہ ہے کہ وہ دوسری قومون کے مقابلہ مین جدید طریقہ تعلیم سے بہت کم فائدہ اُٹھاتے ہین -

اسکا سبب مختلف اضلاع اور صوبہ جات مین حالات قومی کے لحاظ سے خواہ مذہبی تعصب کہو خواہ کم استطاعتی اور خواہ محض عدم توجہی - لیکن اوسکا قابل افسوس اور دلخراش نتیجہ یہ ہے کہ سارے ہندوستان مین کوہ ہمالہ سے لیکر راس کماری تک اور پشاور سے لیکر

بنگال تک جہان نظر ڈالو خوش دل اہل اسلام کا نمایان نشان یہی ہے کہ بلحاظ دنیاوی عزوشان - بلحاظ ثروت - اور ہر قسم کی قومی ترقی کے وہ ملک کی ہر ایک جماعت کی نسبت نہایت پس ماندہ ہین - آخر اس عالمگیر پس ماندگی کا باعث کیا ہے - شاید اس سوال کا جواب یہی ہو - جیسا کہ بعض نکتہ رس علماے قوم ہمین اپنے مقدس جوش مذہبی کے وقت بتلاتے ہین - کہ دنیا صرف آزمایش کا مقام ہے -

اور ہم مسلمان بحکم ایزدی ہر طرح کی دنیاوی مصیبتون مین اس غرض سے مبتلا کئے گئے ہین کہ اس خستہ حالی کے عیوض مین قیامت کے روز ہم خیر الامم ہوکر دوسری قومون کی نسبت جو کہ آج دنیاوی عروج کے نشہ سے سرشار ہین - اُس احکم الحاکمین کی سرکار مین بہت بڑھکر اعزاز حاصل کرینگے - شاید یہ جواب ہر طرح سے باصواب بھی ہو لیکن ہم کمبخت دنیا دار مسلمانون کے لئے جو کہ اس گہری دلدل مین - سبکدوش علماے دین کیطرح صرف ٹخنون تک نہین بلکہ سر کے بالون تک پہنسے ہین اور کتنی ہی کوشش کرین نکل نہین سکتے - اس جواب کا تسکین بخش ہونا نہایت ہی مشتبہ ہے - اور کیا کرین کہ آجکل ہم مین سے ہر ایک کا دل گمراہ چلا رہا ہے کہ الدنیا مزرعة الاخرة کے لحاظ سے دنیا و دین مین جو باہمی تعلق ہے اُسکی وجہ سے دنیاوی ترقی قوم کے لئے دینی سرخروئی کی مستحکم بنیاد ہے - اور حالات زمانہ کو مدنظر رکھکر دنیاوی ترقی حاصل نہین ہوسکتی جب تک کہ قوم مین جدید طریقہ کی تعلیم حاصل کرنیکا گرمجوشی سے مذاق پیدا نہو -

تعلیم سے اس جگہہ مراد اُس تعلیم سے نہین جو ہمارے پرانی قسم کے دیسی مکاتب یا اون سے زیادہ باقاعدہ درس گاہون مین فارسی یا عربی زبان دانی اور چند مقررشدہ اور بوسیدہ علوم قدیم کی تحصیل پر ختم ہو - اُس طریقہ کی تعلیم جو فواید قوم کو پہونچا سکتی تہی اپنے وقت اور

مقام پہ پہونچا گئی - اب اوسکا شاذ ونادر عربی درس گاہون ہین کہین کہین نام ونشان جو کچھ باقی ہے صرف اس لئے ہے کہ اُن لوگون کے لئے جو پرانی سنگ تراشی کے ٹوٹے پہوٹے نمونے دیکہنا چاہتے ہین چند عجائب خانے قایم رہین - جہانکہ وہ قدیم زمانہ کے شکستہ بتون کا ملاحظہ کرسکین - اس کانفرنس کے وسیع احاطہ نگرانی مین اگرچہ یہ عجائب خانے بہی داخل ہین مگر ہماری جانب سے وہ بہرصورت اوسقدر دقّت اور توجہ کی مستحق نہین جیسا کہ وہ قومی گہر ہوسکتا ہے جہانکہ اس تار برقی اور سٹیم اور گیس کے زمانہ کے مطابق ہر قسم کی موجودہ ضروریات کے پورا کرنے کے لئے سب سے عمدہ اور اعلی نمونہ کے آلات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے -

ایک عرصہ دراز کے افسوسناک تجربہ کے بعد قوم کو ثابت ہوچکا ہے کہ قدیم قسم کے مشرقی تعلیم کا پہٹا بادبان قومی ادبار کے ہولناک طوفان مین ہماری ڈوبتی ناؤ کو نہین بچا سکتا - اگر ہوش وخرد کو خیرباد نہین کہہ چکے اور کنار عافیت پر پہونچکر کچہہ کردکہانے سے عاری نہین ہو تو آؤ تمہاری ڈگمگاتی کشتی کو دیکہہ - تمہاری دلخراش آہ وزاری کو سنکر - ہزارہا بندگان خدا کے بچانے کو مغربی تعلیم کا مبارک لایف بوٹ راج ہنس کی طرح سمندر کی لہرون کو چیرتا آیا ہے تاکہ تم بادِمخالف کے ستم رسیدون کو یورپین علوم وفنون کے سٹیم تک صحیح وسلامت پہونچا وے - یہ عظیم الشان سٹیمر - اے کشتی شکستگان قوم خوب یاد رکہو تمہارے لئے خدا کا بہیجا ہوا جہاز ہے جو ڈوبتی قوم کو خود ناخدائی کا کام دیگا اسی کی تمکو نہایت ضرورت تہی - ایسا نہو کہ بے اعتنائی کی ترنگ مین تم بہی بکار خود دیوانہ بنکر کسی کے بلائے بول اوٹہو ؎

احسان ناخدا کا اٹہائے میری بلا	کشتی خدا پہ چہوڑ دون لنگر کو توڑ دون

یا د رکھو۔ خدا پر توکل رکھنے کے طریقے بیکاری اور بے پروائی کے طریقے نہین ہین۔ استغنا اُسی ایک ذات کے لئے مخصوص ہے۔ تم اگر ڈوبتے ہو تو ہاتھ پاؤن مارکر کسی چلتی ناؤ مین ہو بیٹھو اور کنارے پر پہونچکر پہلے بصد عجز خدا کا شکر ادا کرو اور پھر مہربان ناخدا کا دل سے شکریہ۔

اے بزرگانِ قوم۔ مسلمانون کے لئے مغربی تعلیم۔ اور محض تعلیم نہین بلکہ اعلی تعلیم کی ضرورت مین خیال کرتا ہون۔ ایک ایسا مسلّم امر ہے کہ اوس پر بحث کرنا تضیع اوقات سے خالی نہین اگر گذشتہ سالون کی پے در پے آٹھ جلسون کی کشمکش کے بعد آپ مین سے کسی صاحب پر یہ ضرورت ثابت نہین ہو چکی تو یا کانفرنس محض بے سود ہے اور یا خود حضرت ایک نہایت قوی دل و دماغ لیکر پیدا ہوئے ہین۔

اور اگر اعلی مغربی تعلیم کی ضرورت مسلّم ہے تو کہہ سکتے ہین کہ کانفرنس نے آخرکار اپنا بنیادی پتھر جما دیا۔ اور ہم آج اُس پتھر رکھنے کی تقریب پر جمع نہین ہوئے بلکہ اس غرض سے کہ بنیادی پتھر کے بعد بنیادی عمارت کس طرح سے شروع کرنی چاہئے۔ اس امر سے کسی شخص کو انکار نہین ہوسکتا کہ مسلمانون کی موجودہ تعلیمی حالت کی اصلاح و ترقی کے تدابیر سوچنے اور اُن پر عمل کرنے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ہم اُس حالت سے پوری آگاہی پیدا کرین۔ ہمکو سرسری طور سے یقیناً معلوم ہے کہ ہندوستان کے ہر حصہ مین مسلمانون کو دیگر قومون کے مقابلہ مین بلحاظ تعلیم سب سے ادنی درجہ پر ہونے کی عزت حاصل ہی۔ لیکن ہامین گذشتہ سال سے پہلے معلوم نہ تہا اور اب بھی کما ینبغی معلوم نہین ہی کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات اور اضلاع مین سرکاری اور پرائیوٹ اسکولون اور کالجون مین مسلمان بچون کو بلحاظ تعداد دیگر قومون کے لڑکون سے کیا نسبت ہی۔ جس سے ہمکو ٹھیک طور سے

علم ہوسکے کہ بمقابلہ ادنی تعلیم کے اعلی تعلیم مین مسلمان نسبتہً کسقدر کم ہین اور بلحاظ مقامی حالات کے اس کمی کے کیا وجوہات ہین - اور اُس کے بعد ہم اس بات کی فکر کرین کہ وہ مقامی یا عام موانع تعلیم کس طرح سے رفع ہو سکتے ہین - جنکے باعث مسلمانون کی پستی حد اعتدال سے گذر گئی ہے -

جہان تک مجھے یاد ہے لاہور کا اجلاس غالباً سب سے پہلا اجلاس تھا جبکہ ممبران کانفرنس نے اکثر اضلاع پنجاب اور چند دیگر مقامات کے متعلق کم وبیش مفصل رپورٹ ہائے تعلیم پیش کی تھی - اور اُن رپوٹون کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہی کہ فی الحقیقت وہ رپورٹین - کارروائی کانفرنس کا فخر تھین -

اگرچہ اُن رپورٹون مین اصلاح کی گنجایش ہے تاہم اگر اُسی قسم کی کیفیتین کم از کم شمالی ہندوستان کے سارے اضلاع کی نسبت مرتب کی جاوین اور اُسکے بعد ایک سب کمیٹی اُن سب کا انتخاب اس صورت سے کرے کہ ہر ضلع اور ہر صوبہ کی علیحدہ علیحدہ تعلیمی حالت کے علاوہ ہر حد مین سب اضلاع اور صوبہ جات کا آپسمین نسبتہً موازنہ کیا جاوے تو مین خیال کرتا ہون کہ قوم کے لئے ایک ایسا مکمل آئینہ خانہ تیار ہو جاویگا جس مین ہم سب اپنے صحیح خط وخال دیکھ سکین گے - اور دیکھکر شرمندہ ہونگے کہ اس زمانہ مین ہم نے اپنے تئین کیسا سیاہ روبنا رکھا ہے -

ہمین اس بیت العلوم کے فاضل پرنسپل مسٹر بیک کا ممنون احسان ہونا چاہیے کہ اُنھون نے اس کانفرنس کے ماتحت ایک اسٹیٹسٹیکل سیکشن Statistical Section بناکر اس قسم کی عملی کارروائی شروع کی ہے - جو بلا مبالغہ ہماری کارروائی کی جان ہی - پچھلے سال ہمارے آنریبل سکرٹری نے اس غرض کے پورا کرانیکے لئے ہر ایک صوبہ کے

اضلاع مین کارسپانڈنگ ممبران تجویز کرکے جو نقشجات اُن صاحبان کو بغرض خانہ پوری بھیجے تھے۔ اور جو کیفیتین چند اضلاع سے بہ تعمیل اُنکے ارشاد کے اونکو پہونچی تھین۔ اُنکے ملاحظہ کرنے سے آپکو بخوبی واضح ہوسکتا ہے کہ ہماری کارروائی کا یہ جزو کسقدر مفید ہے۔ اور اس لئے اوس خاص سیکشن Section کو مکمل اور مستحکم کرنا ہم مین سے ہر ایک کا سب سے اعلیٰ فرض ہے۔

کانفرنس کے اس مقصد کی تکمیل کے متعلق یہ امر بہی نہایت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف مسلمانون کی موجودہ تعلیمی حالت سے بذریعہ معتبر اسٹیٹسٹکس Statistics صحیح کرنے کی واقفیت حاصل کرین۔ بلکہ اُس تعلیمی حالت کا تاریخانہ طرز سے مطالعہ کرین جس سے ہمکو معلوم ہو کہ جدید طریقۂ تعلیم کے آغاز سے لیکر آج تک مختلف وقتون مین تحصیل علوم مغربی کی نسبت مسلمانان ہندوستان کا کیا برتاؤ رہا ہے۔ آیا پیشتر کی نسبت زمانہ حال مین اُن علوم سے وہ کسقدر زیادہ مانوس ہین اور اگر اب زیادہ مانوس ہین تو پہلے کیون نہ تھے اور کن وجوہات نے اونکو بدرجہ ضرورت اُن علوم کے حصول سے باز رکہا۔ ان سب امور کا جاننا ہم سب کے لئے لوازمات سے ہے۔

اور فی الحقیقت نہایت خوش نصیب ہے یہ کانفرنس کہ ایک عالی دماغ اور روشن خیال فاضل نے جنکی خداداد لیاقت پر ہماری قوم سچے دل سے نازان ہے۔ اس مشکل کام کو ایسا نباہا ہے کہ اونہین کا حصہ ہے۔

میری مراد اسوقت ہمارے فخر قوم جناب آنریبل سید محمود صاحب سے ہی جنکا پچھلے سال کا لکچر بلحاظ شستگی تحریر و فصاحت کلام اور باعتبار تاریخانہ تحقیق اور جدت کی مطالب کے اس کانفرنس کی تاریخ اور اردو قومی لٹریچر مین ہمیشہ کے لئے ایک عظیم الشان یادگار رہیگا۔

اس لکچر مین انہون نے جو ایک نیا ڈہنگ قوم کو اپنی غفلت اور جہالت کے قبیح نتایج سے آگاہ کرنے کا نکالا ہے اور جس جانفشان محنت سے انہون نے ہندوستان کی پانچون یونیورسٹیون کے آغاز سے ایکر آجتک مسلمانون کی اعلی تعلیم کے متعلق ضروری اعداد جمع کرکے اوس تعلیم کے ماحاصل کو ڈایگرامون کی شکل مین دکہایا ہے تاکہ ہمارا علمی تنزل ہمین ایسا محسوس ہو کہ سوتے جاگتے ہم اوسے پیش نظر رکہین - یہ نیا ڈہنگ اور یہ جانفشان محنت ہم مین سے کسی اور مرد خدا کا کام نہ تہا اور اس بے نظیر کام کے لئے ہم اپنے اس مہربان محسن کا جسقدر شکریہ ادا کرین کم ہے - اور بجز قومی شکریہ کے قوم ناتوان سے اور کسی صلہ کی امید کیا ہوسکتی ہے - مصرع

برگ سبز است تحفہ درویش

اے حضرات - ہمین اپنی موجودہ تعلیمی حالت سے واقفیت بخشنے کی لئے ہمارے ایک اور فاضل محقق اور علامئہ قوم یعنی جناب نواب محسن الملک بہادر نے بھی گذشتہ اجلاس مین اپنی مشہور عالمانہ طرز مین ایک لیکچر دیا تہا جس مین اعداد کے ذریعہ سے قوم کو اپنی حالت سے ایسا آگاہ کیا گیا تہا کہ اُسکا امپرشن ابھی تک دلون پر نقش برسنگ ہی یہ لکچر معہ اُس دلسوز اسپیچ کے جو آنریبل سکرٹری نے پانچوان رزولیوشن پیش کرتے وقت فرمائی تھی بلاشبہ قوم کی قسمت کا فیصلہ کرنے والا تہا - اور اگر پچھلے اجلاس مین ہماری قسمت کا فیصلہ نہین ہوا تو خدا جانے کب ہو گا -

ہم مسلمانون کے گلیڈسٹون یعنی ہمارے محترم اور مہربان بزرگ مولانا حافظ نذیر احمد خان صاحب کا لکچر اعداد کی بنیاد پر گو بظاہر مبنی نہ تہا مگر وہ اُن بے بہا اصولون کا قیمتی ذخیرہ ہے جنکو ہماری علمی ترقی کے راستہ پر رہنمائی کا رتبہ حاصل ہی -

اور جنکی امداد کے بغیر ہم ایک قدم تک نہین بڑہا سکتے۔

ای صاحبان۔ آپ اس میری رای کو گستاخی سمجھین یا بے سمجھی کا نتیجہ۔ مگر میرا یہ خیال ہی کہ جس قسم کے لکچر ہمارے گذشتہ اجلاس مین ہوئے تھے اُن کے مقابلہ مین عموماً معمولی رزولیوشن پر بحث کا ہونا قریباً بے سود ہے۔

اول تو تعلیمی مسئلون پر بجز خاص واقفیت کے اور غایت درجہ کی غور و فکر کے سوای رای زنی کرنے سے وہ فائدہ حاصل نہین ہوتا جو اس کانفرنس کو مدنظر ہے۔ اور دوسرے محض رزولیوشنون کے پاس کرنے سے ہم لفظی بحثون کے اس درجہ تک عادی ہوجاتے ہین کہ اونہین کو اپنے اجلاس کی علت غائی سمجھکر اصلی مطلب کو بالکل بہولجاتے ہین۔ رزولیوشنون کے ذریعہ سے ہم صرف اس امر پر متفق ہوتے ہین کہ ترقی تعلیم کے لئے ایک خاص صورت مین ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ ہم سمجھتے ہین کہ رزولیوشن پاس کرنے کو ہم جمع ہوئے ہین اور اُس کے پاس ہونے پر ہمارے مقصد کی تکمیل ہوگی۔ آپ یہ بخوبی یاد رکھین کہ محض فصیح لکچرون اور اسپیچون کے دینے یا سننے اور رزولیوشنون کی بہرمار سے قوم ناتوان ترقی کا قدم نہین بڑہا سکتی۔ زبان کے الفاظ فصاحت کے جادو سے اُسی جسم مین حرکت پیدا کرسکتے ہین جسمین خون کا کوئی قطرہ موجود ہو۔

مگر جس قوم کا لہو بالکل پانی ہوچکا ہو اوس پر تمہاری تقریرون کا اثر اگرچہ ہو بہی تو صرف نقش برآب ہوگا۔ اسلئے یہ امر ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ آپ اس مجمع پر اس حد تک بہروسہ رکہین کہ وہ آپ کو تعلیم کے متعلق صرف چند اشارات دیتا ہے۔

یہ کانفرنس صرف ایک Finger Post فنگر پوسٹ یعنی اُنگلی ہو جو بیچ بیچ آپکو سیدہا راستہ تبلاتی ہے۔ اُس راستہ پر تمکو چلانا آہستگی سے ہو یا تیزی سے اُس اُنگلی

کا نہین بلکہ تمہارے اپنے پاؤن کا کام ہے - کیونکہ منزل مقصود تک پونہچنا چاہو تو صرف دیکہنے دیکہانے سے نہین بلکہ چلنے سے پہونچو گے -

یاد رکہو - وہ دل مین چہبتے ہوئے الفاظ جو کہ پچہلے اجلاس مین اسی چمنستان علم کے نغمہ سنج عندلیب مولانا محمد شبلی صاحب کی موثر زبان سے نکلے تہے ؎

گئے وہ دن کہ ہم محتاج تہے عبرت دلانیکے
گیا وہ وقت جب تہا بس اسی کا نام ہمدردی
ضرورت اب ہی گر ہمکو تو بس ہی اُن بزرگونکی
فقط باتین نہون کچہہ کام بہی بن آئے تہا تو بس ہے
نہین گریہ - تو بس اک گرمی صحبت کے سامان ہین
طلب اور سعی سے کچہ کام بن آئے تو بن آئے
نہین یہ کام ہین درپیش گو مشکل سہی مشکل ہین

ہمارا حال خود عبرت فزا ہے آج سرتاسر
کہ دو آنسو بہالین قوم کی درماندہ حالت پر
کہ جنمین خیر سے کچہہ کر دکہانیکے بہی ہون جوہر
کہین جو کچہہ وہ منہہ سے کر دکہائین اُس سے کچہہ بڑہکر
یہ قومی مرثیے یہ وعظ یہ اسپیچ یہ لکچر
فصاحت اور بلاغت کا بس اب چلتا نہین منتر
مگر کرنے پہ آجاؤ تو آسان سی ہین آسان تر

اے بزرگان قوم - میرا ارادہ تہا کہ اِس موقعہ پر اعلی تعلیم کی ضروریات کے ساتھ اعلیٰ قسم کی تربیت پر جسکے سوائے تعلیم کا اثر ہمیشہ غیر مکمل بلکہ بعض حالتون مین انسانی ترقی کے لئے نہایت ضرر رسان ہوتا ہے اپنے خیالات کا اظہار کرون - لیکن بحیثیت صدر انجمن بہی مین اپنے تئین کسی صورت سے اس بات کا مستحق قرار نہین دیسکتا کہ آپکے بیبہا وقت اور آپکی بزرگانہ توجہ کا بہت سا حصہ مین اپنے صرف مین لاؤن -

مجہے جو کم و بیش حق اِسوقت آپکی عنایت سے حاصل ہی اُسکو مین نے حد اجازت سے بڑہکر استعمال کیا ہے - اور دل ہی دل مین نہایت شرمندہ ہون کہ ایسی طولانی اور بیسود تقریر سے کس بیجا درجہ تک مین آپ کی سمع خراشی کا باعث ہوا ہون - مین نے اپنے

غیر موزون الفاظ اور ناتراشیدہ جملون مین جو کچھ کہا ہے اس خیال سے نہین کہا کہ مجھے اپنی طرف سے کچھ کہنا تھا - بلکہ صرف اس وجہ سے کہا ہے کہ کسی طرز مین بری ہو یا بھلی چند لفظ بولنا صحیح ہون یا غلط میرا فرض منصبی قرار دیا گیا تھا - اور ستم یہ کہ رسم دیرینہ کے موافق اس فرض منصبی کے ادا کرنے سے جبتک کہ اس خوفناک کرسی کے نزدیک ہون مجھے کوئی چارہ نہین - مین جسوقت آپ صاحبان کے روبرو پہلے کھڑا ہوا تھا تو یقین جانئے کہ صدر انجمن ہونیکے خیال مین نہین بلکہ اُس جوش عقیدت سے کھڑا ہوا تھا کہ جیسے مُرید اپنے مرشد کے حضور مین - غلام اپنے مہربان آقا کی خدمت مین - اور ایک طفل مکتب اپنی استاد کامل کے سامنے - سبق سیکھنے کو کھڑا ہوتا ہے -

آپ کی شفقت بزرگانہ اور تلقین کامل سے مجھے امید واثق ہے کہ جو سبق ان دنون مین آپ سے سیکھون گا وہ میرے لئے تادم مرگ مایۂ حیات ہوگا -

اور اس سبق آموزی کے دوران مین اگر یہ نادان کسی نہج کے سوء ادب کا گناہگار ہو تو بلحاظ اُس حسن عقیدت کے جو مجھے آپ سے اُستادان قوم کی نسبت ہے - آپ مجھے یقین ہے اُس قصور سے درگذر فرما دینگے -

خدا کا شکر ہے کہ اس وقت اس خوشنما قومی ہال مین ایک معقول تعداد قوم کے نام روشن کرنے والے روشن ضمیر بزرگون کی موجود ہے - جنکی بدولت آج ہم اس علیگڈھ کے علمی شالامار باغ مین گویا چراغون کا میلا تماشا کر رہے ہین -

مبارک ہی یہ ساعت جبکہ ایسے قومی میلہ کے انعقاد سے قومی محبت - قومی ہمدردی - اور قومی اتحاد کی گرم بازاری ہے اور جب کہ آپ مین سے ہر ایک قوم پر جان نثار کرنیوالا قومی لباس مین خود دلفروش ہے اور خود تماشائی -

اور جبکہ ہر جانب سے یہ دل خوش کن آواز آرہی ہے ؎

آج رونق پہ ہے اسلام کا مینا بازار	نقد دل دیجئے کوئی قوم کا سودا لیلیے

اے صاحبان مین حسب معمول اعلان کرتا ہون کہ کانفرنس کا نوان اجلاس کھولا گیا اور جناب سکرٹری صاحب سے التماس کرتا ہون کہ وہ پچھلے اجلاس کی سالانہ رپورٹ پیش فرماوین۔

چنانچہ سکرٹری نے وہ رپورٹ پیش کی اور اجلاس مین پڑہی گئی اور وہ حسب ذیل ہے

سالانہ رپورٹ سکرٹری

بعالی خدمت۔

جناب مولوی محمد شاہدین اسکویر بارسٹرایٹ لا۔

پریسیڈنٹ اجلاس نہم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

مقام علیگڈہ

مین حسب ضابطہ شروع اجلاس مین اس تعلیمی جلسہ کی کارروائی اور اُسکے رزولیوشنون کی نسبت جو سال گذشتہ مین پیش ہوئے تہے اور جو نتیجے اُن سے پیدا ہوئے یا جسقدر اُن کی تعمیل ہوئی ایک مختصر کیفیت پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون۔

سالگذشتہ مین حسب مراد دفعہ (۱۲) قواعد کارروائی کانفرنس کے اس سال کے لئے مندرجہ ذیل ممبران مینجنگ کمیٹی کے قایم رکہے گئے تہے۔

ازطرف پنجاب

خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب (غیرحاضر) خواجہ یوسف شاہ صاحب (غیرحاضر)

نیاز محمد خان صاحب - مولوی احمد شفیع صاحب (غیر حاضر)

از طرف ممالک مغربی و شمالی و اودھ

مولوی محمد حشمت اللہ اسکویر سی ایس - مرزا عابد علی بیگ صاحب - مولوی عبد السبحان صاحب - مولوی سید ممتاز علی صاحب (غیر حاضر)

از طرف صوبہ بہار

شمس العلما مولوی محمد عبد الرؤف صاحب (غیر حاضر) نواب سرفراز حسین خانصاحب (غیر حاضر)

اکس افیشیو ممبران اجلاس ہذا

مولوی محمد شاہدین اسکویر بارسٹرایٹ لا پریسیڈنٹ -

ڈاکٹر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی کے سی ایس آئی - سکرٹری -

ممبران منتخب کردہ پریسیڈنٹ حسب دفعہ ۱۲

نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان - شمس العلماء خان بہادر مولوی ذکاء اللہ صاحب

سید محمود بارسٹرایٹ لا

مذکورہ بالا ممبرون مین سے جو ممبر تشریف نہین لائے اُن کے نام کے سامنے لفظ غیر حاضر لکھدیا گیا ہے - جو ممبر کہ تشریف لائے ہین وہ حسب دفعہ ۱۶ قواعد کارروائی کے جو کام اُن کے ذمہ ہی اوسکو انجام دیتے ہین -

پچھلے سال نو رزولیوشن مباحثہ کے لئے پیش ہونے قرار پائے تھے - اُن مین سے تین سو رزولیوشن دو اس سبب سے کہ جو صاحب اُنکو پیش کرنیوالے تھے وہ اجلاس مین تشریف نہین لائے تھے اور ایک صاحب نے اپنا رزولیوشن واپس کرلیا تھا فہرست درپیشی سے خارج ہوگئے تھے اور چھ رزولیوشن پیش ہونے باقی رہے تھے -

جن رزولیوشنون پر بحث ہوئی اُن مین سے ایک رزولیوشن یہ تہا کہ "اس کانفرنس کی یہ راے ہی کہ گورنمنٹ اسکولون اور کالجون مین بہ سبب نہونے مذہبی تعلیم کے جو ضرر مذہبی اور اخلاقی مسلمان طلبار کو پہونچتا ہے اُس کے انسداد کیواسطے اسطرح پر کہ ہائی انگلش ایجوکیشن کو بجاے نقصان کے ایک اعلی موید ہو۔ عربی زباندانی کے رواج پر تدریجاً خاص توجہ کے ساتھ کوشش کیجاوے"۔

اجلاس مین اس رزولیوشن کی ترمیم عمل مین آئی اور ترمیم شدہ رزولیوشن اسطرح پر قایم ہوا کہ "اس کانفرنس کی یہ راے ہی کہ گورنمنٹ اسکولون اور کالجون مین عربی بطور سیکنڈ لینگوج لینے کے لئے مسلمانون کی طرف سے مسلمان طالب علمون کے لئے اسکالرشپ مقرر کی جاوین" چنانچہ یہ ترمیم شدہ رزولیوشن پاس ہوگیا۔

منجملہ بحث طلب رزولیوشنون کے ایک رزولیوشن یہ تہا کہ "اُس کانفرنس کی یہہ راے ہی کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانان کے جو کچہہ کہ اب تک ہوا ہی وہ محض ناکافی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو صدیون کے گذرنے پر بہی تبدیل حالت کی توقع نہین ہوسکتی جب تک کہ اعلی سے اعلی درجہ تعلیم کا اور اُس سے بہی زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نہ کیا جاوے۔ اگر اسطرح پر نہ کیا جاوے گا تو کانفرنس کی راے مین ترقی تعلیم و ترقی حالات مسلمانان سے بالکل مایوس ہوجانا چاہیئے"۔

اس رزولیوشن پر نہایت طولانی بحثین ہوئین اُسکے بعد بالاتفاق پاس ہوگیا۔

یہ رزولیوشن معہ تمام اسپیچون کے علیحدہ چہپا ہے اور فیصلہ قسمت مسلمانان اُس کا نام رکہا گیا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ جہانتک ممکن ہو اُسکو مسلمانونمین اور ملکونمین شایع کیا جاوے۔

اس اجلاس مین شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نے ایک اُردو نظم پڑہی۔

اور مولوی رفعت علی صاحب کی ایک فارسی نظم اور مدرستہ العلوم علیگڈہ کے ایک طالبعلم داؤد بہائی کی عربی نظم پڑہی گئی تہی۔

ایک رات طالبعلمان مدرستہ العلوم نے جو یونین کلب کے ممبر تہے ایک خاص مضمون پر انگریزی زبان مین مباحثہ کیا۔

اسی اجلاس مین بتاریخ ۳۰- دسمبر ۱۸۹۴ء سید راس مسعود کی بسم اللہ ہوئی اور مین نے تخفیف اخراجات شادی کی نسبت اور اُس روپیہ کو تعلیم اولاد پر صرف کرنکی نسبت ایک گفتگو کی اس اجلاس مین تین صاحبون نے لکچر دئے۔ مولوی محمد شاہدین اسکویر بارسٹرایٹ لا نے انگریزی مین اور مولوی حافظ نذیر احمد صاحب اور سید محمود نے اُردو مین۔ پہلے دونون لکچر رات کے وقت ہوئے تہے مگر سید محمود کا لکچر جو عجیب قسم کا تہا اور تنزل تعلیم مسلمانون کے ثبوت کے لئے ڈائگرام بنائے گئے تہے سارے دن مین ختم ہوا۔

اس لکچر کی نسبت بہی یہ قرار پایا کہ اسکی بہت سی کاپیان چہاپکر جہانتک ممکن ہو مسلمانون اور ملکون مین شایع کی جاوین۔ پروفیسر ماریسن نے بہی کانفرنس کے جلسہ مین ایک نہایت عمدہ اسپیچ کی۔ جو بلحاظ اُن مطالب کے جو اُس مین ہین بینظیر ہے۔ اُس اسپیچ کا اُردو ترجمہ پچہلے سال کے اجلاس کی رویداد مین صفحہ ۱۳۱ سے ۱۲۲ تک چہپا ہی۔ مگر افسوس ہی کہ اتفاق سے اسپیکر کا نام لکہنے مین غلطی ہوگئی اور بجاے پروفیسر ماریسن کے منشی عبدالرزاق کا نام چہپ گیا اور نیز غلطی سے وہ اسپیچ رزولیوشن نمبر ۳ کے نیچے جس سے وہ متعلق نہ تہی چہپ گئی۔

مسٹر تہیوڈور بیک نے درباب تعلیمی مردم شماری اطفال مسلمانان جو تعلیم پانیکے قابل ہین اور تعلیم نہین پاتے۔ ایک اسپیچ کی اور جہان تک اُن حالات کو دریافت کیا تہا اُسکو بیان کیا۔ سنسیز اطفال ناتعلیم یافتہ مسلمانون کا سلسلہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے ماتحت مستقل طور

پر قایم ہو گیا ہے اور مسٹر تھیوڈور بیک بطور سکرٹری سینیٹر ڈپارٹمنٹ کے اس کام کو انجام دیتے ہین اور اُن اطفال کے مربیون سے خط و کتابت کرتے ہین او تعلیم اطفال پر ترغیب دیتے ہین - چنانچہ بالفعل مندرجہ ذیل نوٹس ایک ہزار سے زاید انھون نے اطفال کے مربیون کے نام جاری کیا ہے -

نصیحت مسلمان لڑکون کے مان باپ کو

ایجوکیشنل کانفرنس کو نہایت افسوس اس امر کے دریافت کرنے سے ہوا کہ آپ اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم سے بے بہرہ رکھتے ہین - ایجوکیشنل کانفرنس باصرار آپ سے تعلیم دینے کے لئے کہتی ہے - ایک تو اس خیال سے کہ آپ کی اولاد ایک اچھے مرتبہ پر پہونچے - دوسرے یہ کہ مسلمانون کی قوم جہالت اور ذلت سے بچے -

ہندوستانی کوئی اعلیٰ عہدہ گورنمنٹ کی ملازمت مین یا قانونی - مڈیکل اور انجینیرنگ پیشون مین بجز انگریزی کی تعلیم کے حاصل کرنیکے نہین پاسکتے - اگر آپ یہ بات چاہتے ہین کہ آپ کی اولاد دنیا مین کامران رہے تو سب سے ضروری چیز اُسکے لئے انگریزی تعلیم ہے -

جو رقم آپ اسوقت اس مین صرف کرینگے اُس سے دس گنی کچھ عرصہ کے بعد آپ حاصل کر سکتے ہین -

مسلمانون کی قوم تعلیم مین ہندوستان کی اور سب قومون سے بہت پیچھے ہے - اس نقصان و غفلت کیوجہ سے مسلمان باعتبار عزت - دولت اور تہذیب کے اور قومون کی مقابلہ مین ہم پلہ نہین ہوتے - سو طلبا مین سے جو کسی کالج مین تعلیم پاتے ہین صرف چھ مسلمان ہین - اگر یہی حالت رہی تو مسلمان روز بروز ہندوستان کی اور قومون کے مقابلہ مین گرتے جاوینگے -

ہم آپ سے اپنے فرض منصبی اپنی اولاد کی بہبودی اور اپنی قوم کی بہتری کی استدعا کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ آپ اپنی اولاد کو اسکول مین بھیجئے جہان تعلیم انگریزی ہوتی ہو۔

دستخط تہیوڈور بیک

آنریری سکرٹری

سینئیر ڈپارٹمنٹ

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

جناب صدر انجمن۔ گذشتہ اجلاس کے ہمارے پریسیڈنٹ نواب محسن الملک نے جو اسپیچ افتتاح کانفرنس کے وقت اور رپورٹ کے جواب مین کی اور اُنکی اسپیچ جو فیصلہ قسمت مسلمانان کے رزولیوشن پر ہوئی وہ حقیقت مین مستقل لکچر ہین اور سید محمود کا لکچر بھی نہایت وسیع تھا جسکے سننے کے سب لوگ نہایت مشتاق تھے اور اِن اسباب سے ہر ایک اجلاس مین بہت سا وقت صرف ہو گیا اور چار رزولیوشن مندرجۂ ذیل پیش ہونے سے باقی رہ گئے۔

رزولیوشن نمبر ۱

اس جلسہ کی قطعی یہ راے ہے کہ مسلمانون کی موجودہ تعلیمی حالت ہرگز قابل طمانیت نہین ہے اور اِس واسطے مسلمانون کو اپنی تعلیم مین ترقی دینے کیواسطے عملاً کچھ کرنا چاہئے اور اِس بنا پر یہ جلسہ مشورہ دیتا ہے کہ ہر ایک صوبہ کے مسلمانون کو ایک ایسے اقرار نامہ پر دستخط کرنا چاہئین جسکے بموجب معاہدہ کرنے والے بیس برس تک اپنی آمدنی یا منافع مین سے ایک روپیہ سیکڑہ اپنے صوبہ کے مسلمانون مین انگریزی زبان اور مغربی علوم کی ترقی مین دینے کیواسطے پابند ہو جاوین اور اِس کام کے انجام دینے کیواسطے ہر صوبہ مین جدا جدا ایک ایک کارکن کمیٹی بننی چاہئے جو اس روپیہ کو باحسن طریق جمع کرنے اور صرف کرنے کا بندوبست کرے

اور اس جلسہ کی یہ بھی قطعی راے ہی کہ ان کمیٹیون کی جملہ کارروائیون پر جہانتک ممکن ہوسکے گورنمنٹ کی زیر نگرانی کا بندوبست ہونا چاہیئے -

اس رزولیوشن کو پیش کرنیوالے تھے آنریبل حاجی اسمعیل خان صاحب اور تائید کرنیوالے تھے قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر جونپور -

رزولیوشن نمبر ۶

اس کانفرنس کی راے مین اس بات کی نہایت ضرورت ہی کہ کانفرنس کے ممبر اپنے اپنے شہرون اور قصبون مین اور نیز مسلمانون کی اُن بستیون مین جہان کانفرنس کا کوئی ممبر ہو انجمنین قایم کرین جو کانفرنس کی مستقل شاخین سمجھی جاوین اور کانفرنس کے قواعد کے مطابق حتی الامکان کانفرنس کے مقاصد اور تجاویز کو عمل مین لاوین اور نیز اپنے مقام کی مسلمانون مین تعلیم کا چرچا کرکے اُن کو اس بات پر آمادہ کرین کہ کانفرنس کی تجاویز پر عمل کرین - مگر یہ انجمنین صرف اُس حالت مین قایم ہون جبکہ کسی مقام کی کوئی انجمن اسلامیہ ان فرایض کو اپنے ذمہ نہ لے اور کانفرنس کی شاخ ہونا منظور نہ کرے -

اس رزولیوشن کے پیش کرنیوالے خواجہ غلام الثقلین بی اے تھے -

رزولیوشن نمبر ۷

اس جلسہ کی یہ راے ہی کہ فیس ممبری محمدن ایجوکیشنل کانفرنس آیندہ سال سے بجاے پانچ روپیہ کے سات روپیہ کردی جاے اور جو دو روپیہ اسطرح پر اضافہ ہون وہ مدرسۃ العلوم کی مسجد کی تعمیر کے فنڈ کو دیئے جاوین تاکہ تعمیر مسجد کا سلسلہ برابر جاری رہے -

اس رزولیوشن کے پیش کرنیوالے مولوی بشیرالدین صاحب تھے -

رزولیوشن نمبر ۸

اس جلسہ کی یہ رای ہی کہ چونکہ بزمانہ سابق نہ صرف مسلمان سلاطین نے بلکہ خود مسلمانون نے نامور علما کو خطاب دئے ہین لهذا اس زمانہ مین محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی جانب سے کچھہ خطاب تجویز کئے جاوین جو نامور اہل علم کو یا اُن بزرگون کو ہین جو قومی تعلیم کی ترقی مین ناموری حاصل کرین۔

اس رزولیوشن کے پیش کرنیوالے مولوی محمد بشیر الدین صاحب تھے۔

مجھکو نہایت خوشی ہو گی اگر باقیماندہ رزولیوشنون کے پیش کرنیوالے اس اجلاس مین اُن رزولیوشنون کو پیش کرین اور اُن پر غور و مباحثہ کیا جاوے۔ مگر بحیثیت سکرٹری اسبات کی اطلاع دینی مجھکو ضرور ہے کہ رزولیوشن نمبر ۸ میری دانست مین قانون کے برخلاف ہے اور جب تک گورنمنٹ سے کوئی قانون نہ ہو یہ کانفرنس کسیکو خطاب دینے کی مجاز نہین ہی یہ نظیر کہ اگلے زمانہ مین لوگون نے کسیکو علامہ اور کسیکو امام اور کسیکو شمس العلماء کا خطاب بلا اجازت اُس زمانہ کی گورنمنٹ کے دیا تھا اس زمانہ مین نظیر نہین ہو سکتا اور کوئی مجمع ایسے خطاب دینے کا مجاز نہین ہو سکتا۔ لوگون کو اختیار ہے کہ جس کسیکو جس نام سے چاہین پکارین مگر یہ دوسرا امر ہے اور کسی انجمن کا کسیکو خطاب دینا دوسرا امر ہے۔

جناب صدر انجمن۔ گذشتہ اجلاس کے پریسیڈنٹ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ لکچر سید محمود کا معہ ڈائی گرامون کے اور رزولیوشن مسمی بہ فیصلہ قسمت مسلمانان معہ تمام اسپیچون کے اُس تعداد سے دوچند چھپوائی جاوین جو ممبرون کو تقسیم ہوتے ہین۔ اور وہ نسخے بلا قیمت اُن لوگون کے پاس جو مسلمانون کی ترقی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہین بھیجے جاوین۔

نواب محسن الملک کا ہماری کانفرنس کی کارروائی پر یہ سخت اعتراض تھا کہ اسکی مفید باتون کی کافی اشاعت نہین ہوتی بلکہ صرف ممبران کانفرنس مین محدود رہتی ہے۔ چنانچہ مین نے اُنکی اس ہدایت کی تعمیل کی ہے۔

سید محمود کے لکچر کی تیاری مین اور اون ڈائی گرامون کی تیاری مین جو کانفرنس کے ہال مین لٹکائے گئے تھے اور اُسکے بعد لکچر کے ساتھ ڈائی گرامون کے چھپوانے اور اونمین رنگ بھروانے مین خرچ زیادہ پڑگیا ہے۔ اسوقت تک مین نے اوسکو اور فیصلہ قسمت مسلمانون کے رزولیوشن کو فروخت کیا ہے اور اُنکی قیمت بتعداد مالیت ۱۵ روپیہ کے وصول ہوئی ہے اخراجات کا اور جو قیمت اونکی فروخت سے وصول ہوئی ہے اُسکا حساب مین پیش کرونگا۔ مگر مین نے اب تک اُسکو سوائے ممبرون کے اور کہین تقسیم نہین کیا۔ سبب اس کا یہ ہے کہ مجکو اس بات سے کافی واقفیت نہین تھی کہ ہر ایک ضلع مین کون کون ایسے لوگ ہین جنکے پاس اون کا بھیجنا مناسب ہے۔

مین نے یہ بہتر سمجھا کہ آیندہ اجلاس تک اوسکا تقسیم کرنا ملتوی رکھا جاوے اور جو ممبر اور احباب مختلف اضلاع سے اُس اجلاس مین تشریف لاوین اُن سے درخواست کیجاوے کہ اپنے اپنے ضلع مین جن لوگون کو اونکا تقسیم کرنا مناسب سمجھین اُس تعداد سے وہ دونون رسالے لے لین اور تقسیم کر دین۔

نواب محسن الملک نے جو لکچر اشاعت اسلام پر حیدرآباد مین دیا تھا اُسکو بھی دوبارہ انھون نے اپنے خرچ سے چھپوایا ہے اور اُنکی مرضی ہے کہ وہ لکچر بھی بلاقیمت ہمراہ لکچر سید محمود و روئداد رزولیوشن فیصلہ قسمت مسلمانان تقسیم کر دیا جاوے۔

پس مین تمام احباب سے جو اس جلسہ مین تشریف فرما ہین درخواست کرتا ہون کہ اون تینون

رسالون مین سے اپنے ضلع کے جن جن لوگون کو وہ تقسیم کرنا مناسب سمجھین وہ لے لین اور تقسیم فرما دین۔

ایک اور امر کے فیصلہ کی مین آپ سے درخواست کرونگا۔ وہ یہ امر ہے کہ موجودہ قواعد کارروائی کانفرنس سے پہلے جو قواعد تھے اوسمین نسبت اجلاس کانفرنس کے یہ قاعدہ قرار پایا تھا کہ اگر ماہ جون تک کسی ضلع سے اس بات کی خواہش نہو کہ سالانہ اجلاس کانفرنس کا اس مقام پر ہو تو اجلاس کانفرنس کا علیگڈھ مین منعقد ہو گا۔

حال کے قواعد کارروائی مین ایک مینجنگ کمیٹی مقرر ہوئی ہے جس مین پنجاب شمال مغربی اضلاع اور بہار کے ممبر ہین اور یہ امر قرار پایا ہے کہ مینجنگ کمیٹی جو مقام تجویز کرے وہان اجلاس ہوا کرے۔

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ جس مقام مین اجلاس ہوتا ہے وہان کے بزرگون کو کسقدر محنت اور ہر قسم کا اہتمام اجلاس اور ممبرون کے جمع کرنے کا۔ اُن کے آرام و آسایش کا۔ مکان اجلاس کے مرتب کرنے کا کرنا پڑتا ہے میرے نزدیک یہ بات غیر ممکن ہے کہ کسی ضلع کے احباب تو اجلاس کے اہتمام کرنے پر آمادہ نہون اور ہم خود وہان جا کر تمام ضروریات اجلاس کا اہتمام اور انتظام کر لین۔

اگرچہ علیگڈھ کانفرنس کا ہیڈ کوارٹر ہے مگر مین نہایت خوش ہون کہ ہر سال اُس کا اجلاس مختلف مقام مین ہوا کرے۔ بشرطیکہ وہان کے لوگ اجلاس کا انتظام اپنے ذمہ قبول کرین۔ اور مینجنگ کمیٹی اُس مقام پر اجلاس ہونا منظور کر لے

میرے پاس انجمن اسلامیہ بمبئی کی ایک چٹھی آئی ہے جسمین درخواست ہے کہ ۱۸۹۵ء مین کانفرنس کا اجلاس بمبئی مین ہو مین نے تار پر اوسکا جواب دیا ہے کہ آپ کی چٹھی

مینجنگ کمیٹی کے سامنے غور کے واسطے پیش کرونگا اور اگر آپ مہربانی فرماکر یہان تشریف لاوین اور ۲۷ ماہ حال کو کانفرنس مین شریک ہون اور اُسکی کارروائی کو دیکھین تو اوس وقت آپ اندازہ کرسکین گے کہ آیا سال آیندہ مین کانفرنس کا بمبئی مین ہونا مناسب ہے یا نہین۔ پس اگر مینجنگ کمیٹی تمام امور پر غور کرکے بمبئی مین کانفرنس ہونا پسند فرماوےگی تو مین نہایت خوش ہونگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ میری رائے یہ نہین ہے کہ خواہ مخواہ علیگڈھ ہی مین اجلاس ہوا کرے۔ لیکن اگر کسی ضلع سے درخواست ہو تو ہر سال اُسکے ہیڈکوارٹر مین اُسکا اجلاس منعقد ہوا کرے۔ کیونکہ میری رائے مین بغیر اسکے کہ ایسے لوگ جن پر بخوبی بھروسہ ہو اجلاس کا اہتمام اپنے ذمہ نہ قبول کرین کسی جگہہ اجلاس نہین ہوسکتا۔

آج تک علیگڈھ مین بھی اجلاس کا تمام سامان جو مستعار بہم نہین ہوسکتا خریدا جاتا تھا اور بعد اجلاس کے کم قیمت پر فروخت ہوتا تھا۔ مگر پچھلے اجلاس کے لئے جو سامان کرسی اور ظروف چینی وغیرہ خریدا گیا ہے فروخت نہین کیا گیا کیونکہ اگر مذکورۂ بالا امر منظور ہو تو وہ سامان ہمیشہ محفوظ رہے تاکہ ہر اجلاس کیوقت موجود ہو۔ اسمین آرام وکفایت سب کچھہ متصور ہے۔ علاوہ اسکے علیگڈھ مین اجلاس کے لئے نہایت عمدہ ہال تیار ہے اوسکی روشنی اور آراستگی کا سامان خود مدرستہ العلوم کا خریدا ہوا موجود ہے۔ علیگڈھ مین اجلاس ہونے سے جو مکان اجلاس کی تیاری مین اخراجات پڑتے تھے وہ بھی نہین پڑسکتے۔ پس امید ہے کہ اس باب مین اور خصوصاً سامان اجلاس کے محفوظ رہنے کی بابت جو مناسب تجویز ہو وہ کیجاوے۔ اور مین اُس تجویز کی بجاآوری کو موجود ہون۔

تیسوین تاریخ دسمبر کی شام کو جو کالج فونڈیشن ڈنر ہوا اُس مین چار قسم کے احباب شامل تھے۔ ٹرسٹیانِ کالج۔ افسرانِ کالج۔ طالب علمانِ کالج۔ ممبرانِ کانفرنس۔ اُسکے اخراجات

کانفرنس سے نہین لئے گئے ہین اور کانفرنس کے ممبرون سے اُس شب کی بابت اخراجات طعام بہی نہین لئے گئے تہے - بلکہ ٹرسٹیون اور افسران کالج نے اپنی کہانے کے اخراجات خود ادا کئے تہے جسکی تعداد للعہ ہی اور طالب علمون نے جو شریک ہوئی تہے اپنے کہانیکے اخراجات خود ادا کئے تہے - جسکی تعداد للعہ روپیہ کی ہی -

علاوہ اسکے مبلغ ماعہ جو زاید خرچ ہوئے تہے جسکو نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان نے جو اس بات کے محرک تہے کہ جمیع ممبران کانفرنس بہی بطور مہمان کی شریک ڈنر ہون ادا کئے ہین - یہ سب رقومات بمد آمدنی میرے حساب مین جو مین پیش کرونگا جمع ہین مجہکو امید ہے کہ اب کا اجلاس ہی مثل دیگر اجلاسون کے بخیر وخوبی انجام ہوگا اور کالج فونڈیشن ڈنر بہی اوسی خوبی وشان سے ہوگا جیساکہ گذشتہ سال مین ہوا تہا -

اب مجہکو اپنی ایک غلطی کا اعتراف کرنا باقی ہے جو مجہسے روئداد اجلاس سالگذشتہ کے چہاپنے مین واقع ہوئی ہے - افسوس یہ ہی کہ جو ممبر کانفرنس مین گفتگو کرتے ہین پہر اُسکو لکہکر نہین دیتے - اردو تحریر مین ابہی تک شارٹ ہینڈ رائیٹنگ جاری نہین ہوا - سکرٹری یا اور کوئی صرف بطور یادداشت اسپیچون کو لکہتا ہے اور جب اسپیچ کرنیوالے ممبر بعد کو اسپیچ لکہکر نہین دیتے تو مجبوری اُس یاد داشت سے کام نکالا جاتا ہے -

بعض ممبر جو مہربانی سے اپنی اسپیچ لکہکر دیتے ہین اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا نام نہین لکہدیتے - اور اگر نام لکہتے ہین تو یہ تحریر نہین کرتے کہ کس نمبر کے رزولیوشن کی بابت ہی اور کس شخص کی گفتگو کے بعد گفتگو کی ہے -

انہین وجوہ سے اس سال وہ غلطی واقع ہوئی جسکا مین ذکر کرنا چاہتا ہون تعجب ہے کہ اسی سال صرف ایک دفعہ غلطی ہوئی ورنہ اندیشہ تہا کہ متعدد دفعہ غلطی ہوتی -

پچھلے اجلاسون مین رزولیوشن نمبر ۲ شیخ محمد عبدالرزاق صاحب نے پیش کیا تھا۔ اور اوسکے پیش کرتے وقت گفتگو کی تھی۔

ہمارے کاغذات مین ایک اسپیچ تحریری بلانام موجود تھی اور وہ عبدالرزاق صاحب کی گفتگو تصور ہوکر چھپ گئی۔ حالانکہ وہ ترجمہ پروفیسر پارسین صاحب کی اسپیچ کا تھا جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون اب وہ اطلاع دیتے ہین کہ وہ اسپیچ اُنکی نہین ہے اور نہ اِس رزولیوشن سے متعلق ہے۔ جو اسپیچ کہ شیخ محمد عبدالرزاق صاحب نے اِس رزولیوشن کی نسبت کی ہو ہمارے کاغذات مین وہ اسپیچ نہین تھی۔ بہرحال کوئی سبب غلطی کا ہو اُس غلطی کا ظاہر کرنا ضرور ہے۔

اب مین آخر کو ممبران کانفرنس سے درخواست کرتا ہون کہ جو صاحب زبانی اسپیچ کرین اُسکے بعد اپنی اسپیچ لکھکر مجھکو عنایت فرمادین اور ہر تحریری اسپیچ مین تین امر ضرور مندرج ہون نام اسپیچ کرنیوالے کا اور نمبر اُس رزولیوشن کا جسکی بابت اسپیچ ہے اور یہ کہ کس ممبر کے بعد وہ اسپیچ کی ہے۔

جو قواعد کہ رزولیوشنون کے پیش ہونے اور اُن پر مباحثہ ہونے سے متعلق ہین۔ مین نے اونکو چھپاکر واسطے آگاہی تمام ممبرون کے تقسیم کردیا ہی اور وہ حسب تفصیل ذیل ہین

رزولیوشنون کا پیش ہونا اور اون پر مباحثہ

۱- وہ رزولیوشن بحث کی لئے پیش ہوگا جسکی نسبت علاوہ پرپوزر کرنیوالے کے کسی دوسرے ممبر نے سکنڈ کرنا منظور کرلیا ہو اور منیجنگ کمیٹی نے اُس کا بحث کے لئے پیش ہونا قرار دیا ہو۔

۲- جب کوئی رزولیوشن بحث کے لئے پیش ہو توسکرٹری اُس رزولیوشن کو اجلاس مین پڑہکر سناویگا معہ نام پرپوز کرنیوالے اور سکنڈ کرنیوالے کے -

۳- اول رزولیوشن کا پرپوز کرنے والا گفتگو کرے گا- اُس کے بعد وہ ممبر جس نے سکنڈ کرنا منظور کیا ہو-

۴- اُسکے بعد ہرایک ممبر کو اُس پرمخالف یا موافق گفتگو کرنے کا اختیار ہوگا -

۵- اگراثناے گفتگو مین اوس رزولیوشن کی نسبت ترمیمین پیش ہوئی ہون تو وہ سب نمبروار لکھی جاوینگی-

۶- سب گفتگوؤن کے بعد پرپوز کرنے والے کو حق ہوگا کہ اگروہ چاہے توسب کے جواب مین گفتگو کرے -

۷- اگررزولیوشن کے مطلب پربحث ہوئی ہو یا ترمیم ہاے پیش شدہ کی نسبت بحث ہو کہ رز. ولیوشن سے متعلق نہین ہین توصدر انجمن اُسکی نسبت فیصلہ کریگا اور اُسکا فیصلہ ناطق ہوگا-

۸- جن ترمیمون کا پیش ہونا صدر انجمن نے صحیح قرار دیا ہو تو وہ نمبروار پیش ہونگی- سکرٹری ہرایک کو اجلاس مین پڑہے گا اور ضرور ہے کہ کوئی اوسکو سکنڈ کرے اگر کوئی سکنڈ نہ کرے تو وہ خارج ہوجاویگی -

۹- جو ترمیمین سکنڈ ہوئی ہون اون پر ووٹ لئے جاوینگے اور بلحاظ کثرت راے منظور یا نامنظور ہون گی -

۱۰- اگر کوئی ترمیم منظور ہوئی ہو تو اُس کے مطابق رزولیوشن ترمیم کیا جاویگا اور رزولیوشن پیش شدہ ساقط ہوجاویگا ورنہ اصلی رزولیوشن بدستور قایم رہیگا-

۱۱- صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ سب کے اخیر نسبت اصلی رزولیوشن کے اگر اُس مین کچھ ترمیم

ہو ئی ہو یا نسبت ترمیم شدہ رزولیوشن کے اگر وہ بعد ترمیم قایم ہوا ہو جو ریمارک مناسب تصور فرمائین اجلاس کے سامنے بیان فرمائین۔

۱۲۔ اسکے بعد ووٹ لئے جاوینگے اگر سب ممبر متفق ہون تو اسقدر کہدینا کافی ہوگا کہ سب کو اتفاق ہے اگر اختلاف ہو تو ہاتھ اُٹھا دینے سے ووٹ لئے جاوینگے اول وہ لوگ ہاتھ اوٹھائین گی جو اُسکو منظور کرتے ہین پہر وہ لوگ ہاتھ اوٹھاوینگے جو نامنظور کرتے ہین دونون ووٹ جدا جدا شمار ہونگے صدر انجمن کا ووٹ کاسٹنگ ووٹ ہوگا اور کثرت رای پر فیصلہ ہوگا

لکچر

۱۳۔ لکچر جو دئے جاوینگے اُن پر مباحثہ اور رد و قدح کرنے کا کسیکو حق نہ ہوگا پریسیڈنٹ یا اونکی اجازت سے کوئی دوسرا شخص صرف لکچرار کا شکرا دا کریگا۔

رپورٹ کے ختم ہونیکے بعد نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی مہدی علیخان بہادر اور منشی عبدالرزاق صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ مولوی محمد بشیرالدین صاحب اوڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ۔ نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ مولوی محمد مرادعلی صاحب نے سکرٹری کی رپورٹ پر ریمارک کئے اور متعدد اسپیچین کین مگر ہم کو افسوس ہے کہ مذکورہ بالا صاحبان نے وہ اسپیچین لکھکر ہمکو نہین بہیجین۔ اسلئے رپورٹ ہذا مین درج کرنے سے رہ گئین۔

مذکورہ بالا صاحبان کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب مندرجہ ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر بزرگان قوم۔ مجھکو اس مبارک اور متبرک جلسہ قومی کانفرنس مین آج پہلی مرتبہ شریک ہونے کا افتخار حاصل ہوا ہے میرا ایرادہ ہرگز نہین تہا

اور نہ میری یہ خواہش تھی کہ ایسے عظیم الشان جلسہ مین کچھہ دخل دہندہ مقولات کرون۔
لیکن جناب صدر انجمن صاحب کی اس صلاے عام کی فیاضانہ صدا نے کہ ہر ایک ممبر کانفرنس اپنی آزادانہ راے امور متعلقہ مقاصد کانفرنس کے بارہ مین ظاہر کر سکتا ہے اور جناب سکرٹری صاحب کی رپورٹ کے متعلق بحث پیش کر سکتا ہے اور مجھسے پہلے ایک بزرگ صاحب ہمت جنکے نام نامی سے مین واقف نہین ہون اور وہ غالبًا حاطہ پنجاب کے رہنے والے ہین یہ تحریک فرماچکے ہین کہ بغرض مزید شان وشوکت اور یہ عظمت ہونے اس قومی کانفرنس کے تمام اقطاع اور حصص اور اضلاع ہندوستان مین سب کمیٹیان مقرر فرمائی جاوین اور اُنکے لئے لکچرار یعنی منادی منتخب کیئے جاوین تاکہ وہ لوگ اپنے اُن بزرگان قوم کو جنکی توجہ اس کانفرنس کی جانب نہین ہے مقاصد کانفرنس سے آگاہ کرین اور اس قومی کام مین شریک ہونے اور ہاتھہ بٹانے کی تحریک فرماوین۔
اور اونہین بزرگ نے نہایت جوش قومی کے ساتھہ یہ بہی اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ بلا کسی مزد ومنت کے یہ خدمت مین اپنے ذمہ لینے کو آمادہ اور تیار ہون۔ مین باعتبار ہمدردی قومی اُنکی اس بلند ہمتی کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اُنکی راے کی تائید کرتا ہون۔ اور محض بخیال آسانی کار اتنی بات اپنی طرف سے اور اضافہ کرنا چاہتا ہون کہ امسال کے جلسہ کانفرنس مین جو بزرگان قوم تشریف لائے ہین یا قبل از اختتام کانفرنس تشریف لاوین اُن سب صاحبون سے یہ تحریک فرمائی جاوے کہ وہ اپنے اپنے اُن ہموطن بزرگان قوم کے اسماے نامی کی ایک ایک فہرست مرتب کر کے بحضور جناب سکرٹری صاحب پیش کر دین جنکو باعتبار اپنی واقفیت اور اُنکی قابلیت کے وہ مستوجب اسکے سمجھتے ہون۔
بعد ازان باعتبار اُس موجودہ اور مرتبہ فہرستون کے اُن بزرگان قوم کو بذریعہ خاص

تحریرات اور مراسلات کے اس کانفرنس کے مقاصد سے اطلاع دیجاوے اور آیندہ کانفرنس مین شریک ہونے کے تحریک کیجاوے۔

میرے نزدیک یہ تدبیر (بشرطیکہ جناب صدر انجمن صاحب و دیگر معزز ممبران بھی پسند کرین) بغرض اشاعت مقاصد کانفرنس اور اُسکی ترقی شان و شوکت کے بہت زیادہ مفید اور کارآمد ہوسکتی ہے۔

اسکے بعد مسٹر تھیوڈور بیک پرنسپل مدرسۃ العلوم اور مسٹر ماریسن نے یکے بعد دیگرے زبان انگریزی مین اسپیچ کی۔ ان سب کے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور سکرٹری کی رپورٹ کے جواب مین مندرجہ ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ پریسیڈنٹ

صاحبان۔ کانفرنس کی سالانہ رپورٹ جو ہمارے آنریبل سکرٹری نے حسب ضابطہ پیش کی ہے آپ سن چکے ہین بحیثیت صدر انجمن میرا فرض ہے کہ مین اس رپورٹ کا جواب دون لیکن اس جواب سے پہلے مین ضروری سمجھتا ہون کہ اُس دلچسپ بحث پر جو ہمارے فخر قوم جناب نواب محسن الملک بہادر نے اٹھائی ہے اپنی رائے مختصر طور سے ظاہر کردون۔

مین نواب صاحب سے بالکل متفق ہون کہ اس کانفرنس کی کارروائی کے بقدر ضرورت کافی اشاعت نہین ہوتی۔ اس بحث کے متعلق انہون نے اور دیگر احباب نے دو امور پر زور دیا ہے۔

اول یہ کہ کانفرنس کے ماتحت کم از کم شمالی ہندوستان کے مختلف اضلاع مین سٹینڈنگ یعنی مستقل کمیٹیان مقرر کی جاوین۔ تاکہ اجلاس کانفرنس کے ایام سے چند عرصہ پہلے ان کمیٹیون کے وسیلہ سے قریبًا ہر ایک شہر و قصبہ مین پبلک جلسے منعقد کرکے عام طور

سے مسلمانون کو کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور انکی تکمیل کے معقول طریقون سے مطلع کیا جائے

دوم - یہ کہ کانفرنس کے سالانہ جلسے ہندوستان کے مختلف صوبہ جات اور مقامات

مین ہوا کرین - امر اول کی نسبت مین صرف اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ میری راے

مین مجوزہ مستقل کمیٹیون کی امداد کے بغیر نہایت مشکل ہے کہ ہمارا اجلاس بارونق ہوسکے -

کیونکہ ایک لوکل کمیٹی کے وجود اور اُسکی باموقع ترغیب کے سواے کسی مقام مین کانفرنس کے

کاروبار مین ہم غافل مسلمانون کا سرگرمی کے ساتھہ انٹرسٹ لینا قریبًا محالات سی ہے -

مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ اس سال بمقابلہ گذشتہ اجلاس کے صوبہ پنجاب سے ہماری ممبرون

کی تعداد کم ہے - اس کا باعث زیادہ تر یہ ہوا ہے کہ امسال اُن خطوط کے علاوہ جو

حسب معمول آنریبل سکرٹری کی طرف سے ممبران کی خدمت مین پہونچتے تہے ہماری انجمن اسلامیہ

پنجاب کی جانب سے اس اجلاس کے متعلق کوئی خاص پبلک جلسہ نہین کیا گیا اور نہ مقامی

پرچون مین اجلاس کی کافی اشاعت کی گئی ہے -

علاوہ اس وجہ کے بلاشبہ کمی تعداد ممبران کا باعث یہ بہی ہوا ہے کہ دو سال متواتر

ایک ہی مقام یعنی علیگڈہ مین کانفرنس کا اجلاس کیا گیا ہے - نہایت افسوس کی بات ہو کہ

باوجود آنریبل سکرٹری کی کوشش کے اس سال کوئی دوسرا مقام اجلاس تجویز نہین ہوسکا

وگرنہ مجہے یقین تہا کہ امسال بہی ہمارا جلسہ تعداد ممبران کے لحاظ سے بہت بارونق ہوتا -

امر دوم کی نسبت میرا مدت سے یہ خیال ہے کہ کانفرنس کو ملک پنجاب اور اضلاع مغربی

وشمالی مین محدود رکہنا عیب سے خالی نہین - کلکتہ مین بہی اس امر کا افسوس کیا گیا ہے کہ بنگال

کے مسلمانون کو ہم نے اس قومی مجمع سے خارج رکہا ہو جس سے ہماری تنگ دلی کا نشان ملتا ہے

تہوڑا عرصہ ہوا کہ میرے پاس کلکتہ کے مسلمانی اخبار محمدن ابزرور کے اڈیٹر مسٹر عبد الحمید

صاحب کی طرف سے ایک خط پہونچا جس مین انہون نے نہایت افسوس کے ساتھ یہ شکایت کی ہے کہ کانفرنس کو قایم ہوئے اسقدر عرصہ گذرا ہے مگر آجتک کسی ایک سال مین بنگال کے مسلمانون کو اُس مین شریک ہونیکی غرض سے مدعو نہین کیا گیا۔ ان کے خط سے یہ بہی معلوم ہوا کہ ان کے بڑے بہائی اس جلسہ مین شریک ہونیکے لئے علیگڈہ مین تشریف لانیوالے ہین دور دراز سفر کے بعد ایسے صاحبون کا یہان تشریف لانا انکے لئے قومی سرگرمی کا ایک مبارک نشان ہے اور ہمارے لئے ہر طرح سے فخر کا موجب ہے۔

انجمن اسلامیہ بمبئی نے نواب صاحب کی معرفت جو درخواست آیندہ اجلاس کانفرنس کے متعلق بہیجی ہے اُسکے بخوشی منظور کرنے مین ہمارے لئے تامل کی کوئی وجہ نہین ہے۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ ملک کے مختلف حصون مین کانفرنس کے سالانہ جلسے منعقد کر کے مسلمانون مین اتحاد اور ارتباط قومی کا مادہ پیدا کرین۔ تاکہ راس کماری سے لیکر کوہ ہمالیہ تک اور پشاور سے لیکر کلکتہ تک اہل اسلام مین قومیت اور یکجہتی کا خیال ایسا جڑ پکڑ جائے کہ وہ ایک دوسرے کو بہائی بہائی سمجہین اور بلاتمیز سکونت اپنی قومی ضرورتون کا درست اندازہ کر کے ان کے رفع کرنے مین یکدل ہو کر کوشش کرین۔ گو شمالی ہندوستان مین کانفرنس کی کارروائی کو محدود رکھنے مین ضبط قوت کا لحاظ کیا گیا ہے جو کہ ہماری موجودہ ترقی کے خیال سے ایک ضروری امر ہے تاہم مین خیال کرتا ہون کہ اگر احتیاط کے ساتھ ہم بتدریج اپنے احاطۂ عمل کو وسعت دین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ ہم مسلمانان ہندوستان کی تعلیمی حالت کو ترقی نہ دیسکین کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس اور اگر ممکن ہو تو دیگر مشہور مقامات مین کانفرنس کا اجلاس کرنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ متصور ہے کہ ہم اس مجمع کی بنیاد کو ہر طرح سے قوی بنیاد قرار دیسکینگے اور اُس صورت مین اُسکی تجاویز کو جو وقعت حاصل ہوگی وہ محتاج بیان نہین ہے۔

علاوہ اسکے ہم شمالی ہندوستان سے باہر نکلکر اس مدرسۃ العلوم کو جو کہ شخصی بنا
پر نہین بلکہ قومی بنیاد پر قایم کیا گیا ہے بطور ایک عمدہ نمونہ کے پیش کر کے دیگر صوبجات
کے اہل اسلام کو اسکی امداد اور تقلید کی طرف راغب کرنے مین کسی درجہ تک کامیاب
ہوسکینگے۔

رپورٹ مین جن امور کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اُن مین سب سے پہلے نواب صاحب
کی اس تجویز کو کہ جناب سید محمود صاحب کے لکچر اور رسالہ موسوم بہ فیصلہ قسمت مسلمانان کی
کافی اشاعت کی جائے مین نہایت پسند کرتا ہون۔ یہ ہر دو رسالے تعداد ممبران سے دو چند
طبع کئے گئے ہین اور بذریعہ ممبران اُنکے مفت تقسیم کرنے سے تعلیم مسلمانان کی نسبت پبلک
کی معلومات مین بہت ترقی ہوگی۔

سال گذشتہ کی سب سے زیادہ مفید اور مستقل کارروائی کے شاہد یہی ۲ رسالے ہین جن کو
بڑی احتیاط کے ساتھ غیر قومون کی تعلیم یافتہ جماعت مین تقسیم کرنے سے ہم اس مجمع کے وجود
کی ضرورت کو بخوبی ثابت کرسکتے ہین۔

مناسب ہے کہ ان رسالون کی ایک معقول تعداد احباب بمبئی کی خدمت مین روانہ کیجائے
تاکہ سال آیندہ کے اجلاس سے پہلے اُنکو ہماری کوششون کا جزوی حال معلوم ہو۔

اس کالج کے فاضل پرنسپل مسٹر بیک صاحب نے اس کانفرنس کے ماتحت جو کمیشن اطفال
مسلمانان کی تعلیمی مردم شماری کی غرض سے مستقل طور پر قایم کیا ہے وہ بلا مبالغہ ہماری کارروائی
کا سب سے مفید جزو ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ اگر اس کمشن کا کام سرگرمی کے ساتھ درست
اصول پر ہوتا رہا۔ جیسا کہ گذشتہ سال کی کارروائی سے ہمین پوری امید ہے کہ ہوتا رہیگا
تو اس سے ہماری تعلیم کو غایت درجہ ترقی ہوگی۔ آنریبل سکرٹری نے آپ کو وہ خط پڑھ سنایا ہے

جو کہ صاحب ممدوح نے ایک ہزار سے زیادہ مسلمان لڑکون کے مربیون سکے نام ارسال کیا ہی جسمین انکو نہایت نرم اور سادہ الفاظ مین اس امر کی ترغیب دیگئی ہے کہ وہ اپنے بچون کو انگریزی تعلیم سے مستفید کرین۔

ان خطوط کے بھیجنے سے جو طمانیت بخش کامیابی مسٹر بک صاحب کو ہوئی ہے اُس پر مین نہایت مسرت کے ساتھ اُن کو آپ کی طرف سے مبارکباد دیتا ہون۔ اور اُن سے بکمال ادب درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنی ان کوششون مین ویسے ہی سرگرم رہین جیسے کہ وہ پچھلے سال مین رہے ہین۔

گذشتہ اجلاس مین جو رزولیوشن پیش ہونے سے رہ گئے تھے وہ آپ صاحبان نے سُن لئے ہین۔ اون کا پیش نہ ہونا کثرت کار کی وجہ سے تھا جو معافی کے قابل ہے۔ وہ سب رزولیوشن نہایت مفید تھے اور مین بہت خوش ہونگا اگر مینجنگ کمیٹی کی اجازت سے حسب قواعد کارروائی کانفرنس وہ رزولیوشن پیش ہوکر اُن پر مناسب بحث کیجائے۔

سکرٹری صاحب کی طرف سے رپورٹ مین رزولیوشن نمبر ۸ کی نسبت جو اعتراض کیا گیا ہے وہ ایک نہایت قوی اعتراض ہے جس پر گفتگو کرنے کی مجھے اسوقت ضرورت نہین۔ اگر مولوی بشیرالدین صاحب جو اسوقت یہان تشریف رکھتے ہین اس رزولیوشن کو اجلاس مین پیش کرنا پسند کرتے ہین تو سکرٹری صاحب رزولیوشن کو حسب ضابطہ مینجنگ کمیٹی کے سامنے پیش کرین تاکہ اس امر کا فیصلہ کیا جاسکے کہ آیا اس کا اجلاس مین پیش ہونا مباحثہ کی لئے مناسب ہے یا نہین۔

کانفرنس کے مقام اجلاس کے متعلق رپورٹ مین جو ریمارک کئے گئے ہین اُن مین دو اُمور قابل غور ہین۔

اول - یہ کہ جب کسی خاص ضلع کے معززین وہان اجلاس کانفرنس کے انعقاد کی خواہش ظاہر نہ کرین اور اُس کا پورا اہتمام اپنے ذمہ نہ لین تو کانفرنس کا اجلاس اس کے ہیڈکوارٹر یعنی علیگڈہ مین ہوا کرے -

دویم - یہ کہ جو سامان آرایش وغیرہ متعلق اجلاس کانفرنس علیگڈہ مین پچھلے سال خریدا گیا ہے وہ فروخت نہو اور محفوظ رکھا جاوے تاکہ آیندہ اجلاس مین مزید خرچ کا متحمل نہ ہونا پڑے اگر آپ صاحبان مجھسے متفق ہون تو مناسب ہے کہ سکرٹری صاحب ان ہر دو امور کو جدا جدا بطور رزولیوشن کے پیش کرین تاکہ ان پر دوسرے رزولیوشنون کی طرح غور ہو کر فیصلہ کیا جائے - اور اگر آپ اس بات کی ضرورت نہین سمجھتے تو اُن وجوہات کی بناء پر جو سکرٹری صاحب نے بیان کئے ہین خرید شدہ سامان کے محفوظ رکھنے کی اُنکو اجازت دینی لازم ہے -

جناب سرسید کا یہ قول نہایت درست ہے "کہ یہ بات غیر ممکن ہے کہ کسی ضلع کے احباب تو اجلاس کے اہتمام کرنے پر آمادہ ہون اور ہم خود وہان جا کر تمام ضروریات اجلاس کا اہتمام اور انتظام کرلین" - اس سال میری درخواست پر جناب سرسید نے امرتسر کے زندہ دل احباب سے دریافت فرمایا تھا کہ آیا وہ کانفرنس کو امرتسر مین مدعو کرنا پسند کرین گے یا نہین - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی طرف سے کوئی تسکین بخش جواب موصول نہین ہوا جسکی وجہ سے مجبوراً اس سال علیگڈہ مین اجلاس کا انعقاد ضروری سمجھا گیا -

ایسی صورتون مین آپ خیال کرسکتے ہین کہ مینجنگ کمیٹی کیونکر ایک دُور دراز مقام مین وہان کے عمائدین کی سرگرم امداد کے بغیر ممبران کے آرام و آسایش اور دیگر ضروریات اجلاس کا اہتمام اپنے ذمہ لے سکتی ہے -

کالج فاؤنڈیشن ڈنر کا ہر سال اس مدرستہ العلوم مین ہونا ایک ایسی مبارک تقریب ہے

کہ اس مین بزرگان قوم کی شرکت تعلیمی لوازمات سے ہے۔

فی الحقیقت یہ دن کالج کے طالب علمون کے لئے نوروز ہے اور کالج کے مقدس بانی کے لئے عید کا دن۔ یورپ مین یہ ڈنر جیسا کہ ضروری ہے بانی کے نام نامی کے ساتھ وابستہ ہوا کرتا ہے لیکن یہ ہمارے محترم قومی لیڈر جناب سرسید کی بےنظیر سلف سکری فائیس کا ایک ادنی نمونہ ہے کہ انہون نے اس ڈنر کو اپنے نام پر منسوب نہین کیا بلکہ ایک غیر شخصی نام سے اسکو نامزد کیا ہے۔ چونکہ یہ ڈنر ایک قومی بیت العلوم کی بناء کی سالانہ یادگار ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اس تقریب کو ایک قومی جلسہ سمجھکر ہمارے بزرگان قوم اوسمین بڑی گرم جوشی کے ساتھ شریک ہون۔

پچھلے سال نواب محسن الملک بہادر کی تحریک پر ممبران کانفرنس اس ڈنر مین شامل کئے گئے تھے اور انکی شمولیت سے اس خوبصورت ہال مین ایک عجیب رونق معلوم ہوتی تھی اس امر کے متعلق مجھے اتنا افسوس ضرور ہے کہ اس موقع پر ٹرسٹیان کالج۔ افسران کالج۔ اور طالب علمان کالج نے اپنے کھانے کے اخراجات خود ادا کئے لیکن ہم ممبران کانفرنس نے ڈنر مین اپنے شریک ہونے کو کالج کے لئے موجب احسان سمجھا۔

ہماری دریا دلی کا یہ ایک نہایت عمدہ ثبوت ہے کہ ہمارے لئے نواب محسن الملک بہادر نے اپنی جیب خاص سے ایک سو پچاس روپیہ بطور جرمانہ اس تجویز کے محرک ہونے کی سزا مین ادا کیا ہے کہ ممبران کانفرنس کو بطور مہمان شریک ڈنر ہونے کی دعوت دیجائے۔

پنجابی زبان مین ایک مثل مشہور ہے۔ کہ جو بولے وہی دروازہ کھولے۔

پس ہمارے مخدوم جناب نواب صاحب کے لئے مقام شکایت نہین مگر انکی تحریک کا مالی بوجھ اون کو خود اٹھانا پڑا۔ انہون نے ہمارے میزبان بنکر اتنا سبق تو آخر سیکھا ہے کہ

دوبارہ ایسی تحریک ذرا سوچ سمجھکر پیش کرینگے - اور ہماری جانب سے ایک باوقار نوابصاحب کو ایک سو پچاس روپیہ کے عوض مین ایسے مفید سبق کا سکھانا ارزانی تعلیم کا ثبوت نہین تو اور کیا ہے -

اے حضرات - مذاق بالاے طاق - کیا ہم ممبران کانفرنس کالج کے طالب علمون سے بہی گئے گذرے ہوئے کہ ایسے موقع پر اپنے کہانے کا خرچ خود نہ ادا کرسکین - مین بکمال ادب درخواست کرتا ہون کہ ہم سب اس سال ڈنر مین شریک ہوکر اپنا خرچ خود ادا کرین یہ خرچ سکرٹری صاحب فرماتے ہین کہ فی کس ۱۴ سے زیادہ نہین ہے - یہ رقم ایسی قلیل ہے کہ کوئی وجہ نہین آپکو اُسکے ادا کرنے مین کسی نوع کا پرہیز ہوسکے -

اب مین نہایت خوشی کے ساتھہ اس امر کا اعلان کرتا ہون کہ آیندہ سال کانفرنس کا اجلاس بمقام بمبئی ہوگا - اور اپنی طرف سے نواب صاحب کے حکم کی تعمیل مین اسقدر عرض کرنا کافی سمجہتا ہون کہ اگر مجھسے ہوسکا تو مین بہی بصد خوشی شریک اجلاس ہونگا -

پریسیڈنٹ کی تقریر ختم ہونیکے بعد ظفر علیخان نے جو ہمارے کالج کے ہونہار اور لایق طالب علم ہین - پریسیڈنٹ کی اجازت سے اپنی تیار کی ہوئی انگریزی نظم پڑہکر سنائی جو اس موقع کے لئے انہون نے پہلے سے تیار کی تہی -

نظم کے ختم ہونیکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل ریمارک کیا

اسپیچ پریسیڈنٹ

صاحبان - جو انگریزی نظم اِس وقت اس مدرستہ العلوم کے ہونہار طالبعلم ظفر علی صاحب نے ایسے عمدہ لہجہ مین پڑہی ہے وہ بلاشک نہایت دلچسپ ہونیکے علاوہ اونکی

قابل تعریف لیاقت کا ایک عمدہ ثبوت ہی۔

اس ملک کے باشندگان اور بالخصوص ہم مسلمانون کے لئے انگریزی زبان نہ صرف ایک غیر قوم کی نرالی زبان ہے بلکہ اُس کا حاصل کرنا ہم مشرقی لوگون کے لئے بدرجہ غایت مشکل ہے۔ جس زبان مین معمولی نثر کا درست لکھنا ایک بہت دشوار کام سمجھا جائے اُسمین ایک موثر نظم کا لکھنا ایسی دل خوش کن کامیابی ہے کہ اُس پر ہمارے نوجوان دوست جسقدر نازان ہون بیجا نہین ہے۔

ممبران کانفرنس کی طرف سے مین ظفر علی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور عالیجناب سر سید کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہون کہ اُنکے کالج مین ایسے بالیاقت طالبعلم موجود ہین جس پر قوم کو سچے دل سے فخر کرنا چاہیے۔

اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۴ء روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹر ایٹ لا

دوسرے اجلاس مین سر سید احمد خان بہادر کا لکچر ہونا قرار پایا تھا۔ اس سے اسٹریچی ہال اور اوسکی گیلریون مین تمام ممبر اور روزیٹر اور کالج اور اسکول کے طالب علم جمع ہو گئے تھے۔ اجلاس شروع ہوا۔ سر سید احمد خان بہادر نے اپنا لکچر شروع کیا۔ اُنکے پُر اثر الفاظ اور دردناک لہجہ سے تمام حاضرین پر عالم سکوت طاری تھا۔ اخیر تک سامعین نے نہایت توجہ سے سُنا۔ لکچر ختم ہونے کے بعد پریسیڈنٹ اپنی کُرسی پر سے اوٹھے اور جناب سر سید احمد خان بہادر کے لکچر پر شکریہ کے ساتھہ ریمارک کیا۔ لکچر مذکور معہ جواب پریسیڈنٹ کے علیحدہ چھاپہ ہوکر ممبران کانفرنس کی خدمت مین بھیجا جائیگا۔

اس قدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۴ء روز جمعہ وقت صبح

صدر انجمن

مولوی محمد شاہ دین اسکوئر بیرسٹرایٹ لا

پریسیڈنٹ نے صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس کیا اور کانفرنس کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔

مولوی محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور پریسیڈنٹ کی اجازت سے ایک انگریزی نظم نہایت خوبی سے پڑہکر سنائی جو انہون نے اسلام کے عروج اور زوال پر پہلے سی لکھکر تیار کی تہی اور جو اسی وقت چہپکر تقسیم ہوگئی۔ نظم ختم ہونے کے بعد نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر نے نہایت عمدہ الفاظ مین اس نظم پر ریمارک کیا۔

اسکے بعد آغا محمد حسین صاحب اسٹیج پر آئے۔ اور بدویون کے لہجہ مین عربی اشعار نہایت خوش آوازی سے پڑہکر سنائے۔ جسکو سنکر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اور تمام ہال چیرز کی آوازون سے گونج گیا۔

عربی اشعار پڑہے جانے کے بعد سر سید احمد خان بہادر اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور مندرجہ ذیل اطلاع پریسیڈنٹ اور ممبران کانفرنس کو دی۔

انہون نے کہا کہ ستائیسوین دسمبر کے اجلاس مین جسمین تمام موجودہ ممبران کانفرنس معہ

ممبران مینیجنگ کمیٹی کے شریک تھے سکرٹری کی رپورٹ پڑہے جانے اور اُس پر مباحثہ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل امور باتفاق پاس ہوئے۔

۱۔ کانفرنس کے مقاصد کی اشاعت اور اُسکی توسیع کے لئے مختلف اضلاع مین اسٹینڈنگ کمیٹیان قایم کی جاوین اون کمیٹیون کا یہ کام ہوگا کہ لوگون کو اغراض و مقاصد کانفرنس سے واقف کرتی رہین اور جہان کانفرنس کا اجلاس ہو لوگون کو اُس مین شریک ہونیکی ترغیب دین تاکہ ہرسال کثرت سے اور مختلف اضلاع کے لوگ کانفرنس کے اجلاسون مین شریک ہاون۔

۲۔ انکا یہ ہی کام ہوگا کہ ایسی کوشش کرینگے کہ ہرسال مختلف مقامات مین کانفرنس کا اجلاس ہوا کرے۔ کیونکہ جب تک کسی مقام سے وہان کے لوگون کی طرف سے اُس مقام پر اجلاس کی درخواست نہو مینیجنگ کمیٹی کے ممبر یہ فیصلہ نہین کرسکتے کہ کونسا مقام قرار پاوے۔

۳۔ جو کہ ہرسال کانفرنس کا اجلاس ہوتے رہنا ضرور ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہی کہ اگر کسی مقام کے لوگ اُس مقام پر اجلاس ہونے کی درخواست نہ کرین تو اُس سال کانفرنس کے ہیڈکوارٹر یعنی علیگڈہ مین اجلاس ہوا کرے۔

۴۔ اس غرض سے کہ تعمیل دفعہ سوم مین آسانی ہو سکرٹری کی یہ تحریک کہ جو اسباب بغرض اجلاس کانفرنس علیگڈہ مین خریدا گیا ہے اور جو محفوظ رہنے کے قابل ہے مثل کرسیون اور ظروف چینی وغیرہ کے وہ فروخت نہ کیا جاوے اور محفوظ رہے۔ تاکہ جب کبھی ہیڈکوارٹر مین اجلاس ہو اوسوقت کام مین آوے۔

۵۔ جو درخواست کہ انجمن اسلامیہ بمبئی نے اس مضمون کی بہیجی ہے کہ ۱۸۹۵ء مین کانفرنس کا اجلاس بمقام بمبئی ہو بالاتفاق منظور کی جاتی ہے اور سکرٹری کو اجازت دیجاتی ہے کہ انجمن مذکور سے اس باب مین مناسب خط و کتابت کرین اور نیز ان ممبرون سے دریافت

کرکے ایک فہرست مرتب کرین کہ کون کون صاحب بمبئی کی کانفرنس مین تشریف لیجانے کو آمادہ ہین۔

۶- ممبران کانفرنس اس بات کو پسند نہین کرتے ہین کہ کالج فونڈیشن ڈنر مین جو ممبر کانفرنس کے شریک ہوتے ہین اُن سے اخراجات کھانیکے نہین لئے جاتے۔ کانفرنس کے ممبرون کی خوشی پر اس بات کو چھوڑنا چاہیئے کہ جو ممبر چاہین شریک ہون اور چاہین نہون۔ مگر جو ممبر شریک ہون اُن سے بابت اُس رات کے اخراجات طعام کے ایکروپیہ لیاجاوے۔ تمام ممبران موجودہ نے جملہ تجویزون سے اتفاق کیا۔

شمس العلما خان بہادر مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب

پریسیڈنٹ

اسکے بعد جناب مولوی محمد شاہدین صاحب پریسیڈنٹ خود لکچر دینے والے تھے۔ اس لئے وہ پریسیڈنٹ کی کرسی سے اوٹھ گئے۔ اور باتفاق ممبران موجودہ کے شمس العلما خان بہادر مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب نے صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس کیا۔

اسکے بعد مولوی محمد شاہدین صاحب بیرسٹرایٹ لانے انگریزی زبان مین نہایت پرجوش اور پرتاثیر الفاظ مین ایک لکچر دیا۔ جسکو تمام اجلاس نے نہایت غور اور توجہ سے سنا۔ اور لکچر کے اثنا مین حاضرین نے اکثر مقام پر نہایت زور سے چیرز دئے۔

لکچر ختم ہونیکے بعد پروفیسر مسٹر مارلین اپنی کرسی پر سے اُٹھے۔ اور نہایت برجستہ الفاظ مین لکچرار کا شکریہ ادا کیا۔ لکچر مذکور انگریزی مین چھپکر تقسیم ہوچکا ہے۔

لکچر ختم ہونیکے بعد مولوی محمد شاہدین اسکوائر پریسیڈنٹ نے اپنی کرسی پریسیڈنٹی پر

اجلاس کیا۔

بعد اسکے سکرٹری نے حسب اجازت پریسیڈنٹ رزولیوشن نمبر ا کو مباحثہ کے لئے پیش کیا اور اجلاس کو پڑہکر سنایا۔

رزولیوشن نمبر ا

اس کانفرنس کی یہ راے ہی کہ حامیان قوم کو ایک قلیل مگر مستقل سالانہ چندہ یا ایک حصہ معین اپنی آمدنی کا مثلاً آٹھہ آنہ یا ایکروپیہ فیصدی محمدن کالج کے استحکام اور تکمیل کے لئے دینا چاہئے

اور اس رزولیوشن کے منظور ہونے کی تحریک خوشی محمد خان بی اے سابق طالبعلم مدرستہ العلوم نے کی اور تحریک کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ خوشی محمد خان بی۔ اے

جناب صدر انجمن۔ ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاسہاے گذشتہ مین درباب ترقی تعلیم مسلمانان ہر پہلو سے غور و فکر کیا گیا ہے اور نہایت مفید رزولیوشن پاس ہوچکے ہین مگر عملی طور پر دیکھا جاوے تو سب کے سب رزولیوشن بدامانت مین رکھے ہین اور کوئی اطمانیت بخش نتیجہ پیدا نہین ہوا۔

اگرچہ کانفرنس کا وجود کسی حالت مین بے سود نہین ہوسکتا اور کانفرنس کا پہلا فرض یہی ہے کہ معاملات زیربحث کی نسبت ایک صحیح راے قایم کرکے پبلک انہین کی رہنمائی کرے۔ اور یہی اثر متعدی طبقات جمہور مین پہیلکر بڑے بڑے نتایج پیدا کرتا ہے مگر بہت سے اصول عامہ جو دنیا مین حیرت انگیز نتایج پیدا کرتے ہین ہماری قوم مین اگر ہماری کم ہمتی یا افلاس کی وجہ سے بیکار محض ہوجاتے ہین۔ مغربی ممالک مین کانگریسیون اور کانفرنسیون نے عظیم الشان سوشیل اور پولٹیکل انقلابات پیدا کئے ہین۔ مگر ہماری حرارت غریزی استق

کم ہوگئی ہے کہ کانفرنس کے لکچر ہال مین جو قومی جذبات ہمارے دلون مین پیدا ہوتے ہین اُن کا دوسرون تک پہونچنا تو درکنار - خود ہماری طبیعتون سے چند لحظہ حبابکی سی جلوہ نمائی کرکے غائب ہوجاتے ہین بقول میر درد علیہ الرحمتہ مصرعہ

خواب تہا جو کچہ کہ دیکہا جو سُنا افسانہ تہا

جناب صدر انجمن - یہ رزولیوشن جو آج مین پیش کرتا ہون - انہین ترقی تعلیم کی تدبیرون مین ایک تدبیر ہے - اسکے لئے دماغی کاوش کی چندان ضرورت نہین - ایک دل درد مند اور ہمت مردانہ چاہئے اور بس ؎

الا تا بر آرید دستے ز دل	که نتوان بر آورد فردا ز گل

آپ میری کم عمری - کم علمی اور ناتجربہ کاری پر نہ جائین انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال سعدی

گاه باشد که کودک نادان	بغلط بر هدف زند تیرے

اور سچ پوچہئے تو یہ تیر ہوائی جو میرے ہاتہ لگ گیا ہے اُسی تیر انداز کی کمان سے نکلا ہوا ہے جسکی تیراندازی کا لوہا آج سارا ہندوستان مانے ہوئے ہے - پیشتر اسکے کہ مین اس رزولیوشن کو پیش کرون - اس امر کا ثابت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ مدرستہ العلوم مسلمانون کی ترقی کا مسلم ذریعہ ہے - اور اسکی امداد قوم پر فرض ہے - اس مضمون کی نسبت مجھے کچہ زیادہ کہنے کی حاجت نہین - قبلہ و کعبہ جناب نواب محسن الملک بہادر اپنے سال گذشتہ کے لکچر مین نہایت شرح و بسط سے اس امر کا تصفیہ کرچکے ہین - اور اسکے علاوہ کالج کی موجودہ حالت انصاف پسند طبیعتون کو اطمینان دلانیکے لئے کافی شہادت ہے - اور کالج کے در و دیوار زبان حال سے کہہ رہے ہین ؎

اگر رکہتے ہو دل پہلو مین اگرچہ چمن دیکہو	ریاض قوم کا فصل خزان مین بانکپن دیکہو

مگر ایک اعتراض جسکے سننے کا اکثر اتفاق ہوتا ہے اور بعض حالتون مین یہ اعتراض صرف ظرافت طبع یا ناواقفیت کا نتیجہ ہوتا ہے اور بعض مین بغض و مخالفت کا جس کا جواب ہم سوا اسکے نہین دیسکتے کہ مصرع

رنج و آزردگی بغیر سبب را چہ علاج

مگر بعض بزرگ سچی دلسوزی اور حمیت اسلامی کے خیال سے یہ اعتراض کرتے ہین اور اُن بزرگون کے ہم دل سے شکرگذار ہین۔ اعتراض یہ ہے کہ مدرسۃ العلوم کی تعلیم اعلی درجہ کی مذہبی معلومات اور رسوم دینی کی کما حقہ پابندی کی عادت طالب العلمون مین پیدا نہین کرتی مجھکو اس بات سے پورا اتفاق ہے کہ دنیوی تعلیم بغیر دینی تعلیم کے نہایت ناکافی اور قومی ترقی کے لئے محض بیفائدہ ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ دینی تعلیم کے بغیر نہ ہم خود پاکیزہ زندگی بسر کرسکتے ہین۔ نہ قوم کی کوئی خدمت کرنے یا قوم کے خیالات پر اثر ڈالنے کے لایق ہوسکتے ہین۔ اگر پیٹ پالنا ہی انسانی زندگی کی غرض و غایت سمجھی جاوے تو البتہ دنیوی تعلیم کافی ہے۔ مگر انسان کے ذمہ بڑی بھاری ذمہ داریان ہین۔ اور خدا کی امانت کا بوجھ سر پر ہے۔ انا عرضنا الامانت علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ہ

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

طبعیات و ریاضیات وغیرہ دنیاوی گورکھدھندون کے سلجھانے مین تو البتہ مدد دیسکتے ہین۔ مگر انسانی فطرت کے اوراق نہفتہ اور معمائے موت و حیات اور مسئلۂ ماضی و استقبال کے حل کرنے مین کچھ کام نہین آتے۔ اور علاوہ اسکے اخلاق حمیدہ مثلاً۔ تواضع۔ ایثار۔ حق پسندی۔ پاکبازی۔ صبر و تحمل وغیرہ کے سوائے علم مذہب کی کوئی تعلیم نہین دیسکتا۔

ہماری قوم کی ترقی عقائد اسلامی و اخلاق اسلامی کی ترقی سے وابستہ ہے۔ اور عروج اسلام کا زمانہ جسنے ایک عالم کو حیرت مین ڈالدیا تھا اس امر کا شاہد ہے۔ اسلام کے ہیرو جنکی نظیر دنیا کی تاریخ مین نظر نہین آتی۔ قوت جسمانی کے لحاظ سے فوق الانسان نہ تھے۔ مگر حمیت دینی اور عقیدۂ راسخ نے اُن کے دلون مین ایک زبردست روحانی طاقت پیدا کردی تھی جس کے مقابلہ سے دشت و صحرا کوہ و دریا عاجز تھے میری غرض اس سے یہ ہی۔ کہ تعلیم دینی کو مین نہایت ضروری سمجھتا ہون۔ اور زیادہ تو کیا ذکر ہے۔ خود قبلہ و کعبہ جناب سر سید نے اسی اصول پر عمل کیا ہے۔ اور اگر آنریبل جسٹس سید محمود مجھے اجازت دین تو ایک نہایت عمدہ مثال مین پیش کرسکتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اُن کے فرزند ارجمند سید مسعود سلمہ اللہ کی اعلی درجہ کی تعلیم لنڈن مین بچپن مین ہی نہایت آسانی سے ہو سکتی تھی۔

مگر انہون نے اسبات کو گوارا نہ کیا کہ انکے خاندان کے وارث پر بچپن مین ہی مغربی تہذیب کا رنگ چڑھ جاوے۔ اور اسلامی شعار۔ اسلامی اخلاق و اوصاف سیادت سے محروم رہجاوے۔ اور سب سے پہلے انکو اس کتاب کا سبق پڑہایا گیا جو اسکے جد امجد پر نازل ہوئی تھی۔

اب مین بزرگ معترضون کی خدمت مین نہایت ادب سے التماس کرنا چاہتا ہون کہ مدرسۃ العلوم کے مذہبی تعلیم کی نسبت ناواقفیت کی وجہ سے انہون نے صحیح رائے قایم نہین کی۔ ایسی رائین عموماً جزوی مشاہدہ پر مبنی ہوتی ہین مثلاً کسی ایک یا دو طالب علمون کے اوضاع و اطوار سے یکلیہ قایم کرنا کہ محمڈن کالج سے سب طالب العلم ایسے ہی نکلتے ہین اور سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین نہایت ناانصافانہ استدلال ہے۔ کالج کو ذرا بھی مین نہین ہے کہ چارسو طالب العلمون کو ایکدم اوس مین ڈھالدیا جاوے۔ اور کیل کانٹے سے درست کرکے باہر بہیجدیا جاوے

ہمہ فیلسوفان یونان و روم	ندانند کرد انگبین از زقوم

مختلف طبائع انسانی کا ایک حالت پر آجانا خود فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ کالج سے بہت سے نوجوان تعلیم پاکر نکلینگے۔ اُن مین بعض ایسے بھی ہونگے کہ فرایض مذہبی کی پابندی نہ کرین۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہونگے۔ کہ اپنی بدکرداری یا حماقت سے کالج کو بدنام کرینگے

بدنام کنندۂ نکونامے چند

مگر ہمکو یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کالج کے تعلیم یافتون مین نیکون کی تعداد زیادہ ہوگی۔ بہ نسبت برون کے اور یہ تعداد روز بروز بڑہتی جاویگی۔ ربنا زدفرد ولاتنقص منہ

ابھی اس اعتراض کی دوسری شق باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ مذہبی تعلیم اعلی درجہ کی نہین ہوتی۔ اس مین شک نہین کہ یہ دعوی کرنا محض بیجا ہوگا کہ کوئی طالب العلم دینیات مین بلکہ کسی ایک مضمون مین اس محدود زمانہ طالب العلمی مین اعلی درجہ کی لیاقت حاصل کرسکتا ہے اور بزرگان قوم ہمسے یہ توقع نہ کہین۔ کہ ہم جید عالم۔ یا فقیہ یا محدث نکر کالج سے نکالین گے جن قابل ادب بزرگون کو یہ مدارج حاصل ہین۔ انہون نے عمر گرامی کا ایک معتد بہ حصہ علم دین اور صرف علم دین کی تحصیل مین صرف کیا ہے۔ اور ان کے جانشین بھی سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد پیدا ہوسکتے ہین۔

ہم کالجون کے طالب العلمون کو علوم کے اصول وارکان بتا دئے جاتے ہین۔ اور ہر فن مین ایک قابلیت تحصیل پیدا کردیجاتی ہے۔ جو لوگ یونیورسٹی کے امتحانون کی کثرت مضامین سے واقف ہین وہ جانتے ہین کہ بیچارے طالب العلم کے سر پر کیا کیا آفتین ہوتی ہین۔ انگریزی فارسی۔ عربی۔ اقلیدس۔ الجبرا۔ حساب۔ طبعیات۔ ٹرگنومیٹری۔ فلسفہ۔ تاریخ وغیرہ۔ ایک سر اور ہزار سودا۔ ایک جان اور سینکڑون غم۔ مختلف مضامین کی تعلیم مین اعتدال نگاہ رکہنا

نہایت مشکل کام ہے۔

اگر کسی ایک مضمون پر توجہ کم کیجاوے۔ تو وہی امتحان مین شرمندہ کرنیکے لئے کافی ہو رہتا ہے۔ بعض بزرگ محض قومی ہمدردی کے خیال سے مختلف تجویزین سوچتے ہین اور ان اسے زنی سے کوئی مفید نتیجہ بہی پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر تجویز اور تعمیل مین کوسون کا فاصلہ ہے۔ جو کالج یا مدرسہ اس اصول اعتدال مضامین کو مدنظر نہین رکھتا وہ کبھی سرسبز نہین ہو سکتا۔ کالج مین تعلیم دینیات اور پابندی فرایض مذہبی کا جو انتظام کیا گیا ہے۔ اسکا نواب محسن الملک بہادر مفصل ذکر کر چکے ہین۔ لیکن مجمل طور پر اسقدر ذکر کرنا بیجا نہوگا کہ تعلیم دینی کے انتظام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا۔

نماز کی حاضری نہایت پابندی سے لیجاتی ہے۔ یہ حاضری پر بار نہ ہوتا ہے۔ ہر جماعت کے کورس اور سالیانہ امتحان مین دینیات کی کتابین داخل ہین۔ کلام مجید روزانہ سب کلاسون مین پڑہایا جاتا ہے۔ اور ہر روز علی الصباح الہامی آواز کالج ہال مین گونجتی ہے۔ بڑے بڑے نامور قاری ہندوستان کی درسگاہون مین موجود ہین۔ مگر خدومنا و مولانا مولوی شبلی صاحب اور مولوی عباس حسین صاحب کی قرأت سے جو دل پر تاثیر ہوتی تھی وہ کالج چھوڑنے کے بعد نصیب نہین ہوئی۔ اب مولوی عبداللہ صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے طالب العلمون کے روحانی جذبات روز بروز ترقی پر ہین۔ اور بعض طالب العلم علاوہ پابندی صوم وصلوٰۃ کے تہجد تلاوت و وظایف وغیرہ کا بہی شوق رکھتے ہین۔

خداوند کریم ایسے نفوس متبرکہ کی تعداد روز افزون کرے۔ اور ان کے طفیل اس قومی دارالشفا کو ترقی بخشے۔ فخر کا مقام ہے کہ مولوی عبداللہ صاحب جیسے متقی مستند اور جید عالم نے طلباے کالج کے امور دینیہ کا کفیل و ناظم ہونا منظور فرمایا ہے۔ اور ہم دل سے

مشکور ہین مسٹر ماریسن کے جنہون نے اپنے شاگردون کی روحانی اور اخلاقی اصلاح اپنا فریضہ سمجھکر اس انتظام کی تحریک کی اور ہم نہایت شکرگزار ہین جناب نواب محسن الملک بہادر کے جو ہماری بیماری کو جانتے ہین ہمارے مزاج سے واقف ہین اور ہر سہ ماہی مین ایک یاددہ مسہل ایسے دیتے ہین کہ سب کا سب مادہ فاسد خارج ہوکر طبیعت صاف ہو جاتی ہے -

جناب سد انجمن - ہم محدث اور فقیہ ہونے کا دعوی نہین کرتے - مگر ہم نہایت وثوق کی ساتھ کہہ سکتے ہین کہ مدرستہ العلوم کی تعلیم نے ہم کو اس جہاد کے لئے آمادہ اور مسلح کر دیا ہے جو فی زمانہ اسلام بلکہ سب مذاہب کو درپیش ہے - طبیعات اور مادی فلسفہ کا زبردست سیلاب میڈیٹرینین اور بحر ظلمات سے آرہا ہے -

بہت سے مذاہب کی کمزور بناؤن کو اسکی خوفناک موجون نے ڈہا دیا ہے - مغربی ساحل اسکے مدوجزر نے پامال کر دئے ہین - اور اب اسلام کے آستان مقدس سے بہی ٹکرا رہا ہے مگر یہ وہ عالی بارگاہ ہے جسکا بنیادی پتہر اس خیر البشر کا رکہا ہوا ہے - جس نے جامۂ الوہیت سے اپنے آپ کو معرا رکہا - قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد اور جس کی عمارت کا خود خدا قولاً و فعلاً نگہبان ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون -

اب ایک اعتراض رہ گیا ہے اور اسکا جواب دینا مین اپنا فرض سمجہتا ہون - اور وہ یہ ہے کہ علیگڈہ کالج امیرون کیواسطے ہے - متوسط الحال شرفا اور غریب اسکے اخراجات کے متحمل نہین ہو سکتے - ابتدائے زمانہ کالج مین شاید اسکا کچھ وجود ہو - مگر موجودہ حالت مین یہ اعتراض بالکل غلط اور محض بیجا ہے -

البتہ دو باتون کے تسلیم کرنے مین مجہے کچہہ تامل نہین - اول یہ کہ سر سید قوم کے بچون کو حقیر مفلوک - اور ذلیل حالت مین دیکہنا نہین چاہتے - وہ ایسی زندگی ان کے واسطے

پسند کرتے ہین - جس سے ان کے دلون مین قومی حمیت - غیرت - خودداری - اور اولوالعزمی پیدا ہو - دوئم یہ کہ مفلس محض کے لیئے فی زمانہ کسی کالج یا مدرسہ مین تعلیم پانا غیر ممکن ہے اور روز بروز مصارف تعلیم زیادہ ہوتے جاتے ہین باایں ہمہ جہانتک ہوسکتا ہے غریب طلباء کی مختلف فنڈ سے امداد کی جاتی ہے - اور اگر سرمایہ کافی ہو تو اس قومی جاے پناہ سے کوئی غریب و مفلس مایوس نہ جاوے -

اس مین شک نہین کہ ابتدائی تعلیم اپنے گہرون مین - بلکہ لوکل اسکولون مین نسبتاً کفایت سے ہوسکتی ہے - اگرچہ اتنا مین ضرور کہونگا - کہ ابتدائی تعلیم ہی تعلیمی عمارت کی بنیاد ہے بغیر تربیت کے نہ ہونی چاہیئے - لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ اعلی تعلیم کیا بلحاظ قلت مصارف اور کیا بلحاظ کثرت منافع علیگڈہ کے مقابلہ مین ہندوستان بہر مین میسر نہین آتی -

خصوصاً پنجاب مین مصارف تعلیم اسقدر زیادہ ہوگئے ہین کہ متوسط الحال مسلمانون کے لئے (اور افسوس ہے کہ مرفہ الحال مسلمان بہت کم رہ گئے ہین) اعلی تعلیم حاصل کرنا نہایت دشوار ہوگیا ہے - گورنمنٹ کالج کے صرف کالج مین بی اے مین بارہ روپیہ ماہوار تک پہونچ گیا ہے - بعض مشنری اور نیشنل کالج پنجاب مین قایم کیئے گئے ہین - مگر انکے اسٹاف ناقص اور تعلیم محض ناکافی ہے ان کالجون کے اسٹاف مین بیکار گریجوایٹ بہرتی کر لئے جاتے ہین - جنکا مبلغ علم نہایت ناکافی - اور جنکی انگریزی انگلینڈ کی انگریزی سے کوسون دور ہوتی ہے - کالج کے پروفیسر کیواسطے فرنچ - گریک - لیٹن کی جزوی واقفیت اور اکسفورڈ یا کیمبرج کی ڈگری ضروریات سے ہین - بلکہ بعض حالتون مین یہ ڈگری بھی بغیر تجربہ کے ناکافی ثابت ہوتی ہے -

اب مین اپنے ہموطن بہائیون یعنی پنجابی طالب العلمون کی خدمت مین نہایت خلوص سے

عرض کرتا ہون کہ جہان تک ممکن ہو اُن ادہورے کالجون کی تعلیم سے اپنے آپ کو بچائین اور کثرت مصارف کے غلط خیال یا بعد مسافت کے ڈر سے مدرستہ العلوم کی تعلیم و تربیت سے محروم نہ رہین۔

مدرستہ العلوم کی طرز تعلیم اور طالب العلمون کے چال چلن کی نسبت سر اکلینڈ کالون سر چارلس کراسویٹ اور دیگر عالی دماغ اہل الرائے عذب اللسان ہین۔ اون کے اقوال کی نقل کرنے کی کچھ ضرورت نہین۔ مگر کالج کی ہوا مین جو ایک خاص تاثیر ہے اُسکا مجمل طور پر ذکر کرنیکی اجازت چاہتا ہون۔ یہ وہ تاثیر ہی جس کیواسطے ناصح قوم نے محمدن کالج اور محمدن بورڈنگ ہوس کا مرکب نسخہ تجویز کیا تہا۔ اور جس پر قومی ترقی کا دارومدار ہے۔

بورڈنگ ہوس مین مختلف صوبون اور شہرون کے طلباء کا باہم ملکر رہنا۔ ایک کالج مین تعلیم پانا۔ ایک دسترخوان پر کہانا کہانا۔ ایک فیلڈ مین کرکٹ و فٹ بال کھیلنا۔ اور ایک امام کے پیچھے نماز پڑہنا۔ یونین اور اخوان الصفا کے علمی مشغلے۔ ڈیوٹی اور برادرہڈ کی قومی جذبات طالب العلم کی طبیعت پر ایک فوری اثر ڈالتے ہین اور تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ افسردہ طبیعت یہان آکر زندہ دل ہو گئی۔ بہت سے کند ذہن تہے کہ یہان آکر ذہین ہو گئے۔ ضعیف القویٰ اور منحنی یہان آکر تندرست اور ہشاش بشاش ہو گئے۔ ایک بندۂ درگاہ تہا کہ ع

مکہ گیا مدینہ گیا۔ کربلا گیا	جیسا گیا تہا ویسا ہی چل پھر کے آگیا

چہوٹے چہوٹے بچے ماں باپ کے آغوش محبت سے جدا کر کے یہان بہیجے گئے۔ اور کالج برادرہڈ مین آکر ایسے شیر و شکر ہو گئے کہ یہین کے ہو رہے۔ قومی ولولے۔ قومی حرارت اور قومی ہمدردی بورڈنگ ہوس کی ہوا مین ملی ہوئی ہے۔ ورنہ مختلف صوبائی ...

اُن کی کوششین اُسکی شاہد ہین ؎

اس دبستان کا ہی یہ پہلا سبق	درد دل ہے درد قومی کی دوا
ہم سحر سنتے ہین اک آواز غیب	لیس للانسان الا ما سعیٰ
گرم جولان ہین طلب مین رات دن	یونین۔ الغرض واخوان الصفا
جلد وہ دن ہو کہ بزم قوم کو	جگمگا دے ان چراغون کی ضیا
خود خدا آباد کرتا ہو وہ گھر	جسکی رکھتے ہین اُخوت پر بنا

مدرسۃ العلوم کا یہ تعلیمی اثر تو درکنار۔ آج ہندوستان بھر مین راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک اور بمبئی سے رنگون تک سوائے اس کالج کے قومی عظمت کا کوئی نشان نظر نہین آتا۔ البتہ قبرستانون مین اسلاف کے اقبال اور اخلاف کے ادبار کے عظیم الشان ثبوت ملتے ہین ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنادید عجم را

اے جناب صدر انجمن۔ کوئی دلسوز مسلمان ایسا نہ ہوگا۔ جسکو کالج کی شان وشوکت طلباء کی کثرت۔ اور تعلیم کی ترقی دیکھکر مسرت نہ ہوتی ہو۔ بلکہ بورڈنگ ہوس کے بڑے دروازہ پر جب یہ آیت مقدس دیکھتے ہین۔ فانظر الی الابل کیف خلقت تو معاً دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے وانظر الی الکالج کیف رفعت۔ اور کالج کا وجود قومی اتحاد اور کوشش کی ایک حیرت انگیز مثال معلوم ہوتی ہے۔

مگر اے قوم کے بزرگو۔ کالج کی روز افزون ضرورتون اور مالی مشکلات کی وجہ سے جو دقتین کالج کے انتظام مین پیش آرہی ہین انکو یا خدا جانتا ہی یا سرسید کا دل ؎

کمال حسن نہ از خال و خط و نگاریست	ہزار نکتہ درین کار و بار دلداریست

سوائے عطیہ گورنمنٹ انگریزی و سرکار نظام دام اقبالہ کے کوئی مستقل ذریعہ کالج کی آمدنی

کا نہین- اور یہ مدا دکالج کی مختلف ضروریات اور مصارف کے لئے نہایت ناکافی ہے- طالب العلمون کی روزافزون تعداد کے لئے بورڈنگ کی وسعت نہایت ضروری ہے- اسکالرشپ فنڈ کی وجہ سے ہر سال ایک کثیر تعداد طالب العلمون کی اس چشمہ شیرین سے ناکام اور تشنہ لب پھرتی ہے-

جسکی تفصیل اگر پرنسپل صاحب سے سنی جاوے تو قوم کے افلاس اور اسکالرشپ فنڈ کے ناکافی ہونے کا نہایت افسوس کے ساتھہ یقین ہوتا ہے- بلا د ہندوستان مین ہزارون عظیم الشان مسجدین موجود ہین- جنکے گنبدون مین سوا ئے کسی سیاح کی آہ سرد کے کبھی نمازی کی آواز سنائی نہین دیتی- مگر مدرستہ العلوم کی مسجد کو جسمین ہر روز تین سو سے زیادہ مسلمان نماز پڑہتے ہین اور ایک شان اسلامی نظر آتی ہے- ابتک چھت نصیب نہین ہوئی اسکے علاوہ سرسید کے دل مین ہزارون جدول اور نقشے کھنچے ہین جنکا ابھی کالج کمپونڈ مین ظہور نہین ہوا اور جسکا سودا اُنکے سر مین ہے وہ پری ابھی شیشے مین نہین اُتری-

کالج کی ضرورتین روز بروز بڑہتی جاتی ہین اور کوئی ایسا مستقل اور قابل اعتبار ذریعہ آمدنی کا پیدا نہین ہوا- جس سے آیندہ کے لئے کالج کے قیام اور استحکام کی نسبت پورا اطمینان ہوجاوے-

مجھے یقین ہوگیا ہے کہ سرسید نے جو سال گذشتہ کے رزولیوشن مین قسمت کا فیصلہ کیا ہے اسکا پورا اثر اُنکے دل مین موجود ہے- اور بقول اُنکے جو نقش مایوسی کا اُن کے دل پر ہے یہ رزولیوشن اسکا سایہ ہے- اور جو مایوسی کی بو اس سے آتی ہے وہ درحقیقت اونکے دل سوختہ کی بو ہے وجہ یہ ہے کہ موجودہ اور آنے والی مشکلات اون کے پیش نظر ہین اور ہم اس سے غافل ہین- وہ ہمارے انجام پر روتے ہین اور ہم اُنکے رونے پر ہنستے ہین

آفات سے بچے رہیں نا واقف آشنا سب	ہنستے ہین نا خدا پر روتا ہی ناخدا جب

اے میرے بزرگو۔ کالج جس طرح سے اب تک چلتا رہا ہے اسکا حال آپ کو بخوبی معلوم ہی بارہا کالج کی گاڑی چلتے چلتے تھم گئی۔ اور اس پیر ناتوان نے ایک ریلا دیکر اسکو چلتا کر دیا ہے در بدر گدائی کی شہر بشہر ٹھوکر کھائے۔ اسکی حیرت انگیز شخصی طاقت نے مجموعی طاقتون کو حیران کر دیا۔ اسکے درد دل نے پتھرون کو پانی کر دیا۔ اسکے اخلاق نے دشمنون کو دوست بنا لیا۔ اسکی پُر درد تقریر نے مجالس کے دلون کو ہلا دیا۔ اور اسکی پر زور تحریر نے ایک عالم کو قایل کر دیا۔

ع خلقے بہ یکجہت یک طرف آن شوخ تنہا یک طرف

خدا کے فضل سے سر سید کے ظل عاطفت مین اس گلشن قومی کو نہ خزان کا خوف ہے نہ سموم کا ڈر نہ برف اور اولے اس کے پتون کو گرا سکتے ہین نہ لوؤن کی لپٹ اسکے پھولون کو پژمردہ کر سکتی ہے۔ مگر اے قوم کے ہوا خواہو۔ اے اسلاف کے یادگارو اور اخلاف کے تکیہ گاہو کیا آپ کی غیرت اور قومی حمیت اس بات کو گوارا کرتی ہے کہ اس گھر کا بڑا بوڑھا باین ضعف و ناتوانی آرام سے نہ بیٹھے اور دربدر دریوزہ گری کرتا پھرے۔ اے میرے بزرگو۔ اور اے میرے بھائیو۔ اب اپنے دل و دماغ اور دست و بازو پر بھروسہ کرو۔ اپنی کوششون کو متفق اور یکسو کرو اور ایک ایسی جماعت قایم کرو جو قوم کی آیندہ ضرورتون کی کفیل ہو۔ اور اے قوم کے بزرگ سر سید۔ اے بوڑھون کے دل کی تسلی اور جوانون کے زور بازو۔ اے دلون پر کوئی ایسا منتر پھونک۔ اور قومی ہمدردی کا کوئی ایسا گر بتا کہ ہماری افسردہ دلون مین ایک حرکت پیدا ہو اور تیرے فرسودہ پاؤن کو استراحت نصیب ہو۔ نظم

اے قوم کے مسیحا مُردے جلائیگا	اے ناؤ کے کھویا ڈوبی ترائیگا
منزل کٹھن ہے اپنی اور راہ پیچ در پیچ	اس کاروان کو رستہ سیدہا بتائیگا

آفات دہر ہر سو آنکھین دکھا رہی ہین
ان حادثون کی زد سے ہمکو بچائیگا

آپس کے تفرقون نے پامال کر دیا ہے
اے چارہ ساز اپنی بگڑی بنائیگا

قسمت کے فیصلہ سے مایوس ہو گئی ہین
ہم بیدلون کو کوئی ڈہارس بندہائیگا

ڈالی تہی ناؤ اپنی بحر طلب مین تونے
اب آپ ہی کنارے اسکو لگائیگا

جس باغ کو لگایا جانکاہیون سے تونے
سر تیزی خزان سے اسکو بچائے گا

جو لوح دل پہ تیری جدول سے کہنچ رہے ہین
کالج مین ان کا نقشہ ہمکو دکہائیگا

جو درد دل تہا پنہان سینہ مین تیری ابتک
اب انجمن مین پردہ اس سے اٹہائیگا

اے جناب صدر انجمن - آپ مجھکو معاف فرماوین - مین نے آپ کا بہت سا وقت ضائع کیا - اور اسکی وجہ یہ تہی - کہ رزولیوشن نہایت مختصر ہے - اور اسکے بیان کرنے مین بلکہ مجھکو یقین ہے کہ اسکے منظور ہونے مین بہی دیر نہ ہوگی - البتہ اسکا عملی طور پر منظور ہونا کاری دار اور اگر منظور ہو گیا - تو یون سمجھئے کہ قومی ترقی کا راستہ مایوسیون سے صاف ہو گیا -

اب تک کالج کی امداد چندہ سے ہوتی رہی ہے - مگر بقول جناب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب کا چندہ برائے چندے - غیر مستقل چندہ سے کوئی مستقل صورت قومی ترقی کی پیدا نہین ہوسکتی - اور سینکڑون انجمنین اور اسلامیہ اسکول جو قومی ہمدردی کے ایک فوری اُبال مین پیدا ہو گئے - اور چند روز کے بعد ہنڈیا ٹہنڈی پڑ جانے سے جہاگ کی طرح بیٹھ گئے اس امر کا کافی ثبوت ہین اور مدرستہ العلوم کے بانیون کو اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ اس قومی دارالشفاء کو فیوچر مین بہی کوئی ایسی مصیبت پیش نہ آوے - اور جب تک کوئی مستقل صورت کالج کی امداد کی پیدا نہ ہوگی - اس مصیبت سے بیخوف نہین ہوسکتے - اس رزولیوشن کا لب لباب یہی مستقل امداد کی درخواست ہے اور اسکی دو صورتین تجویز کی گئی ہین -

اول یہ کہ حامیان قوم اپنی سالانہ آمدنی کا ایک معین حصہ مثلاً ایک روپیہ یا آٹھ آنہ فیصدی فی سال دیتے رہین۔

دویم یہ کہ بلالحاظ تناسب آمدنی کے ایک رقم معین ہرسال کالج کو دیدیا کرین۔ قریباً دو سال کا عرصہ گذرا ہے کہ کالج کے بعض طالب العلمون نے اسی اصول پر ایک سوسائٹی محمڈن کالج برادرہڈ یعنے مجلس الاخوان کے نام سے قایم کی تہی۔ اور ایک روپیہ فیصدی اپنی آمدنی کا دینا منظور کیا تہا اور اس سوسائٹی کے قبلہ گاہ یعنی جناب سرسید بھی ہیڈ ماسٹر صاحب سے سرٹیفکٹ لیکر اور یونین جماعت مین داخل ہوکر اس سوسائٹی مین داخل ہوئے مسٹر ماریسن اسکے سکرٹری ہین اور سب سے بڑی رقم چندہ کی جیب خاص سی دیتے ہین محمڈن کالج کے طالب العلم اگر ایسا نہ کرین تو افسوس ہی انکی تعلیم و تربیت پر اور قومی حمیت پر۔ مگر جو کام قوم کے کرنے کا ہے وہ بیچارے طالب العلمون سے کیونکر ہوسکتا ہے۔ اونکا بس سال کا اندوختہ اور کالج کا ایک نوالہ۔ برادرہڈ کی تحریک کے زمانہ مین بعض بزرگان قوم خصوصاً میرے مشفق و مکرم جناب نیاز محمد خانصاحب و مولوی محمد عبدالرحمن صاحب جالندہری نے شمول سوسائٹی کیلئے نہایت اصرار کیا۔ مگر پابندی قواعد کیوجہ سے سوسائٹی اونکی اس فیاضی اور ہمدردی سے مستفیض نہو سکی اب اسی اصول کی بنا پر مین نے یہ رزولیوشن پیش کیا ہی پہلی صورت جسمین ایک روپیہ یا آٹھ آنہ فیصدی چندہ تجویز کیا ہی۔ زیادہ تر میری مدنظر ہے۔ خداتعالی نے مسلمانون کے واسطے اڑہائی روپیہ فیصدی چندہ تجویز کیا ہے۔ اس لئے جو بزرگ بمصداق۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ قوم کو ایک برادرہڈ۔ قوم کے بچون کو ذوالقربیٰ اور انکی دینی و دنیوی تعلیم کو کار خیر سمجھتے ہین۔ اُن کے لئے ایکروپیہ یا آٹھ آنہ فیصدی قومی دارالعلوم کے لئے علیحدہ کردینا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ دوسری صورت جس مین ایک رقم معین بلالحاظ تناسب

آمدنی کے دیجاویگی - اِس لئے تجویز کی گئی ہے کہ شاید بعض معززین قوم اپنی آمدنی کا حساب لگایا جانا اور اُس پر نسبت تناسب قایم ہونا پسند نہ کرین - اس صورت مین اِن کو اختیار ہے کہ ایک رقم معین سالانہ دیدیا کرین - اور ہر سال کے اخیر پر یہ چندہ کی رقمین سکرٹری محمدن اینگلو اورنیٹل کالج کی خدمت مین بھیجدی جایا کرین -

اے میرے بزرگ حاضرین - اگر آپ نے اور آپکی وساطت سے قوم نے اس پر توجہ کی تو آئے دن کی دریوزہ گری سے نجات ہوجاویگی - اے میرے بزرگو - آپ قوم کے انصار و مہاجرین ہین - قومی بہبودی کا خیال آپ کو دور و دراز مسافت سے یہان لایا ہے اور خدا جانے کہان لیجائیگا - آپ سوتی قوم کے اُٹھانے والے اور بخت خفتہ کے جگانیوالے ہین - قوم کے ریفارم ایک نہایت مشکل کام ہے - جو قومی ٹیکس قومی تقاضا اور قومی ضرورت ہوگی پہلے اس کا اثر آپ کی ذات پر پڑیگا اور پہر آپکے توسل سے قوم پر ۔

دربیابان گربشوق کعبہ خواہی زد قدم	سرزنشہا گر کند خار مغیلان غم مخور

اب مین اس سمع خراشی کی معافی چاہتا ہون اور اِس رزولیوشن کو اپنے اُستاد مکرم اور قوم کے مرثیہ خوان مولینا حالی کے چند اشعار پر ختم کرتا ہون -

خدمت مین انکے حالی کہتا ہے یہ ادب سے	اِسوقت محفل آرا یہان جتنے مہربان ہین
مدت ہوئی کہ ہم کو آنکھین دکہا رہے ہین	قدرت کے قاعدے جو دنیا پہ حکمران ہین
گھڑیال اور مگرمچھ ہین انکو نگلے جاتے	دریا مین مچھلیان جو کمزور و ناتوان ہین
سنبھلو وگرنہ رہنا یہان اس طرح پڑے گا	بھیل اور گونڈ جیسے گم نام و بی نشان ہین
یہ غفلتین مبادا اب روز بد دکھائین	ڈہونڈے سے کچھ نشان ہین ڈہری کہ مٹ نہ جائین

اسکے بعد منشی نیاز محمد خان صاحب وکیل جالندہر اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور رزولیوشن

کی تائید مین حسب مندرجۂ ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ منشی نیاز محمد خان صاحب

جناب صدر انجمن و دیگر بزرگان ۔ یہ رزولیوشن جسکی ہماری قومی کالج کی تعلیم و تربیت کے نمونہ اور میرے مخدوم چودہری خوشی محمد صاحب نے تحریک کی ہے ۔ مین تائید کرتا ہون ایک ایسی فاضلانہ تقریر کے بعد تائید کرنے مین سوا اس خیال کے کہ تائید کرنے مین بقول بعض لیاقت کی ضرورت نہین ہوتی ۔ اور کوئی خیال مجھے پلیٹ فارم تک آنے کی جرات نہین دیتا ۔

محمدن اینگلو اورینٹل کالج کی تکمیل کی ضرورت مسلمانان ہند کی قومی زندگی کے لئے ایک ایسا مضمون ہے ۔ جسکی مخالفت اور مطابق بحث ہوتے ہوئے اتنا عرصہ گذر گیا ہے کہ اوس وقت کا پیدا ہوا بچہ جوان ہوکر اگر سلسلۂ تعلیم مین داخل ہو گیا ہے تو اب بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے قریب ہے ۔ بہت دل ہین جو اس ضرورت کو تسلیم کر چکے ہین اور بہت دل ہین جو کسی بری یا نیک مگر غلط وجہ تحریک سے اوسکی مخالفت کو اپنا ایسا ہی جز و ایمان سمجھتے ہین جیسا کہ کلمۂ طیبہ کو ۔ لیکن خوش قسمتی سے میرے مخاطب فریق اول کے بزرگ ہین ۔ اُنہنے خطاب کرتے ہوئے مجھے چند سوالات پوچھے ہین ۔

اول جبکہ وہ کالج کی تکمیل کو قومی زندگی کے لئے ایک اشد ضرورت خیال فرماتے ہین تو وہ اپنے دلون کو ٹٹولین ۔ اپنے حافظہ سے مدد لین اور پہر فرمائین کہ اونہون نے اپنی ذات سے اُسکی کیا تدابیر سوچی ہین اور ۔ ان پر کہانتک عمل فرمایا ہے ۔

اگر وہ ان دونون سوالون کا یا ان مین سے کسی ایک کا جواب نفی پائین تو پہر اونسے

دریافت کرتا ہے کہ اُنکا اپنی نفسی ضروریات کے ساتھ کیسا برتاؤ رہا ہے؟

کیا کبھی اُنگلی مین کانٹا چبھنے پر بھی وہ ایسے بے تدبیر رہا کرتے ہین - جیسے کہ اس قومی زندگی کی اہم ضرورت کے لیے؟

اگر اسکا بھی جواب نفی مین ہو تو نہایت ادب سے مضمون آیہ کریمہ یقولون مالا یفعلون کو یاد دلا کر عرض کرتا ہے کہ کیا جواب سوچ رکھا ہے انہون نے اُسدن کے لیے جبکہ اُن کو اُنکے دلون کی باتین جاننے والے کے روبرو دوسرے اسکا جواب پوچھا جائیگا؟

کیا تدبیر سوچی ہے اُنہون نے اُس شرمندگی سے بچنے کی جو وہ یقینی طور پر رحمت اللعالمین کے روبرو اُسکی اُمت کو ذلت سے نکالنے کی تدابیر کو اپنے نفسی عیش و آرام کی تدابیر کے سبب عملاً کم قابل توجہ سمجھنے کے سبب سے اُٹھائین گے -

اے صاحبو - کیا آپ خیال فرماتے ہین کہ آپ کا قومی ضروریات کو صرف زبانی تسلیم کر لینا آپ کو اس ذمہ داری سے بچا دیگا جو بحیثیت ایک مسلمان ہونیکے آپ کے ذمہ اس زمانہ مین جب کہ اسلام ایسی ہی نازک حالت مین ہے جیسا کہ شروع مین تہا؟

افسوس - اگر اس قومی ضرورت کو سمجہے ہوئے کُل مسلمان اس کالج کی تکمیل مین ماہواری اتنا ہی صرف کرتے جتنا کہ اپنے گہر کے سقے کو ماہواری تنخواہ دیتے ہین - تو آج نہ اس رزولیوشن کو پیش کرنے کی ضرورت ہوتی - نہ بزرگان قوم کے آہ و نالہ کی - اور نہ ایسی گستاخانہ معروضات کی -

کالج کی تکمیل کے لئے ابہی کثرت سے مکانات کی ضرورت ہے - جنکے مصارف کا تخمینہ ایک لاکھ روپیہ سے بہت اوپر ہے - لایق - محتاج اور غریب طالب علمون کے لئے اسکالرشپ فنڈ کی وسعت کی ضرورت ہے - مطمئن دل سے نماز پڑہنے کی لئے تکمیل مسجد کی ضرورت ہے -

طلباء کی تعداد بڑھ جانے سے آج نہین تو کل زاید پروفیسرون کی ضرورت پڑیگی - اور اُنکے لئے زاید کمرہ ہاے بورڈنگ ہوس کی تو ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہورہی ہی - واقعات کی ایسی صورت مین خیرخواہان قوم آپ غور فرمائین کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے کیا کالج کی عمدگیون اور اُسکے بانیون کے کارنامون کے تذکرون سے ہی یہ ضرورتین پوری ہو جائینگی یا اس سے زاید آپکو کچھ کرنا چاہیے؟

کیا سید القوم کا بھیک مانگنا - اُنکا اسٹیج پہ آنا - اُن کے کالج کے بچون کا الفرض کے نام سے دربدر گداگری کرتے پھرنا آپ کو متوجہ کرنیکے لئے کافی نہین ہے ؟

کیا آپ اس خواب مین ہین کہ یہ کالج اگر نامکمل رہ گیا یا خدا وہ دن نہ لائے تنزل پڑ گیا تو آپ کوئی دوسرا کالج قومی ضروریات اور قومی عزت کا کفیل مکمل کر سکین گے ؟

کالج کے تنزل مین آنے کا فقرہ غالباً آپکے کانون کو بُرا معلوم ہوتا ہوگا - لیکن اے بزرگو تمہین یقین کرلینا چاہیے کہ یہی وقت جو کالج پر اب ہی - نہایت نازک وقت ہے - بقول جناب نواب محسن الملک اسکی بنیاد اسوقت تک زمین مین مستحکم نہین ہے بلکہ چند لوگون کے ہاتھون پر ہے - اور مین التماس کرتا ہون کہ اگر اسوقت تک زمین مین مستحکم نہین ہوئی تو کاش قوم کے دلون مین تو عمیق طور پر جاگزین ہوگئی ہوتی - افسوس ہے کہ عملاً تو ایسا بھی ثابت نہین ہوتا -

طلباء کے بڑھ جانے سے بانیان کالج کو سواے اسکے چارہ نہین کہ ایک قلیل عرصہ تک قوم کی پاکٹون کی طرف انتظار سے دیکھین اور اگر انہین بے حرکت پائین تو اس رحمت ایزدی کے سیلاب کو روکنے کی تدابیر کرین -

اس سیلاب رحمت کا [illegible] کالج کی نشو ونما کے حق مین آپ خیال کرسکتے ہین - کیا اثر رہیگا

میرا تو اس اثر کا نام لیتے ہوئے دل کانپ اوٹھتا ہے - بھلا اس خیال کو بھی چند سے قطع نظر کیجیئے - کیا آپ مناسب خیال فرمائین گے کہ ایک چشمۂ فیض ایک نہایت قلیل تعداد طلباء کے سوا باقی نونہالان قوم کے لیئے - اس سے بند ہو جانے کہ آپ کی ایک قلیل قم یعنی ایک روپیہ فیصدی یا آٹھ آنہ فیصدی سے مدد کرنیکے لیئے عملاً توجہ نہین ہے -

اے ذی قدران قوم یہ آخری امتحان کا موقعہ ہے - قومی عزت اور قومی ذلت کو قطع نظر کرکے آپ اپنے فرض پر ہی کہ از کم نگاہ ڈالین اور سوچین کہ قوم کی قسمت مین عزت یا ذلت جو کچھ کہ ہونی ہوگی وہ تو ہو رہے گی - لیکن آپ کیا جواب دینگے اوس رب العالمین کو جس نے آپکو مقدرت دی ہے ؟

آپ کیا جواب دینگے اُس خیر البشر کو جسکی امت مین ہونے کا آپ کو فخر ہے اور جسکی شفاعت پر آپ کو تکیہ کرنا ہو گا ؟

کیا تقریبات پر دل کھولکر خرچ کرنا یا اپنے ذاتی عیش و آرام کے لیئے قومی ضروریات کا بھولجانا آپ کی طرف سے کافی جواب ہو گا ؟

اس رزولیوشن مین کوئی حصہ آپکے سرمایہ کا آپ سے نہین مانگا جاتا نہ آپکی آمدنی کا کوئی بڑا حصہ بلکہ ایکسو وین حصہ کی آپ سے التجا کی جاتی ہے - پس کیا آپ کی حب اسلام اور غیرت ایمان اس بات کی آپ سے متقاضی نہین ہوگی کہ نہ صرف اس رزولیوشن کو پاس کرنیکے آپ ووٹ دین بلکہ اپنے دل مین اپنی نعمتین دینے والے سے پختہ عہد کرلین کہ آپ اسکی ضرور تعمیل کرینگے اور اوراپنے دوستون اور متعلقین کو تعمیل کرنے کی ترغیب دیا کرین گے -

اب مجھے اخیر مین اُن بزرگون سے چند الفاظ کہنے ہین جو اسوقت تک کالج کے اخراجات تعمیر کو کثیر اور خرچ بورڈنگ ہوس کو زیادہ بیان فرمایا کرتے ہین - کالج کی کل عمارات اُنکے روبرو

ہین - وہ بتلائین کہ کونسی عمارت ہے جسمین سوائے تدابیر استحکام کے نمود کے لئے روپیہ ضائع کیا گیا ہے ؟

ان احباب کی زیادہ نظر اسٹریچی ہال پر ہے جو خدا کے فضل سے ابہی مکمل ہوا ہے - اُسکی نسبت مین صرف اسقدر عرض کرون گا کہ چند لمحہ کے لئے وہ اپنے آپ کو ایک خیالی کالج کا بانی متصور کرین جسکو اُنہون نے اس ارادہ سے بنایا ہو کہ کبہی محمدن یونیورسٹی تک پہنچ جائے اور پہر دوسری قومون کی طرز معاشرت اور دوسرے کالجون اور یونیورسٹیون کے طرز معاشرت پر غور فرما کر اور اس واقعہ کو یاد رکہے کہ وہ عرب مین نہین رہتے بلکہ دمشق مین رہتے ہین جہان اور قومون کی نظرون مین اونہین اپنی کچہہ وقعت اور عزت قایم رکہنا یا پیدا کرنا منظور ہے وہ فرمائین کہ وہ اپنے خیالی کالج کا سب سے بڑا ہال اسٹریچی ہال سے زیادہ یا کم حیثیت کا بنائین گے -

حقیقت اسٹریچی ہال بہر لحاظ سے بہت اچہی حیثیت کا نہین کہا جا سکتا ہ

	یا طلب کن خانہ درخور پیل		یا مکن با پیلبانان دوستی

اخراجات تعلیم اور بورڈنگ ہوس کی نسبت مجہے زیادہ کہنے کی ضرورت نہین ہے - کیونکہ ایک صریح غلط فہمی پر اسکے متعلق اعتراض قایم ہے - ہندوستان بہر کے کسی کالج کو لیجئے - اور اُسکے اخراجات کا اس کالج کے اخراجات سے مقابلہ کیجئے - یہان کے کل اخراجات معہ اخراجات طعام و مکان دوسرے کالجون کی صرف تعلیمی فیس کے برابر ریڈ وسڈ کلاس مین نہین ہین - فرسٹ کلاس کے اخراجات بہی نسبتاً زیادہ نہین ہین - دراصل یہ اعتراض صرف انہی بزرگون کی طرف سے ہوتا ہے اور ہوا ہے جو غور کرنے سے پیشتر اعتراض کرنے پر کسی نہ کسی وجہ سے زیادہ تر راغب ہین -

فیس کے بارہ مین اور اشیاء کی گرانی اور بباعث مدد سرکاری جسکے بغیر کالج کی آمدنی

کا حال معلوم سرکاری ضوابط متعلقہ فیس کی پابندی قابل لحاظ ہین ہماری قوم کی درحقیقت ایسی حالت ہے کہ مولانا شبلی جیسے مورخ کو بھی تلاش کرنے سے کسی تاریخ مین اُسکی نظیر نہین ملے گی - خود کالج کو مدد مناسب سے بخل کرتے ہین - خود روپیہ مانگ کر اور دریوزہ گری سے بانیان کالج جمع کرتے ہین اوس پر اکثر بلغیر استحقاق اپنے بچون کو مفلس ظاہر کرکے دست تاراج دراز کرتے ہین اور پھر باوجود اسکے اعتراض پر اعتراض ہو رہا ہے کہ فیس کیون زیادہ ہے ؟

زیادہ تعداد غریب طالب علمون کو مدد نہین ملتی - گرانٹ اِن ایڈ کیون منظور کیا جاتا ہے ؟ جبکہ فیس کے متعلق ضوابط سرکاری کی پابندی لازم آتی ہے -

اب اخیر مین اِن گستاخیون کے ادب سے معافی مانگتا ہون جو اِن معروضات مین مجھ سے سرزد ہوئی ہین - اور امید کرتا ہون کہ یہ رزولیوشن نہ صرف لفظاً بلکہ عملاً اس طریقہ پر جس طرح کہ مین نے عرض کیا ہے - پاس کیا جائیگا -

مولوی غلام الثقلین صاحب بی اے نے نیاز محمد خانصاحب وکیل جالندھر کے بعد اسطرح گفتگو کی

اسپیچ مولوی غلام الثقلین صاحب بی اے

جناب صدر انجمن صاحب - جو تجویز کہ اسوقت آپ کے سامنے پیش ہوئی ہے اور جس پر میرے معزز دوست محرک نے نہایت عمدہ تقریر کی ہے اُس تجویز پر اسوقت گفتگو کرنا مشکل امر ہے - دو وجہ سے - اول اسلئے کہ کھانے کا وقت قریب ہے اور معزز ممبران ضرور بغیر چند دلیلین اس بات سے خوش ہونگے کہ مین اس وقت مین اور کھانے کے وقت مین حائل ہون - مین آپکو اور معزز ممبرون کو یقین دلاتا ہون کہ میری نگاہ گھڑی پر لگی رہیگی - اور مین وقت کا بہت حصہ صرف نہ کرونگا -

دوسری مشکل اس بحث پر تقریر کرنے مین یہ ہے کہ اس مضمون پر کسی نئی بات کا کہنا۔ یا کسی اچھوتے مضمون کا بیان کرنا قریب محال کے ہے۔ ہزارون تقریرین ہو چکین بیشمار مضامین اخبارات مین لکھے جا چکے کہ تعلیم بہت عمدہ چیز ہے اور یہ کہ انگریزی تعلیم بہت ضروری اور لازمی ہے۔ یہ بات بھی سیکڑون دفعہ آپ کے کان مین پہنچ چکی ہے کہ کالج قوم کے لئے نہایت مفید ہے اور اسکی مدد سب مسلمانون پر فرض ہے۔

اس مضمون پر تقریر کرنا خصوصاً ایسے حضرات کے سامنے جو بہت کچھ روشن خیال ہین اور قوم کے تمام خیالات سے واقف و ماہر ہین ایک معلوم بات کا دہرانا ہے۔

اس لئے جناب صدر انجمن صاحب۔ میرے خیال مین ان رزولیوشن کی مخالفت مین تقریر کرنا اسقدر مشکل نہین ہے جسقدر اسکی تائید مین گفتگو کرنا۔ تاہم چند فقرے آپکے سامنے کہنا چاہتا ہون ―

یہ بات تو ہم مسلم سمجھتے ہین کہ مسلمانون کو عمدہ تعلیم و تربیت کی نہایت ضرورت ہے اور مدرسۃ العلوم ایسی تعلیم دینے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ یہ بات بھی صریح ہے کہ کوئی کام کیسا ہی اچھا کیون نہو صرف اپنے اچھا ہونے سے نہین چل سکتا۔ اور بغیر اسکے نہین چل سکتا کہ اسکے خرچ کے لئے کافی روپیہ ہو۔ پس آپ خود خیال فرما سکتے ہین کہ یہ کالج بھی اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ نہین ہے اور اسکو بھی مالی مدد کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی دنیا کے ہر کام مین ہوتی ہے ―

یہ بات سچ ہے کہ اس کالج کی عالیشان عمارتون اور صیغون کو دیکھکر اور اسکے طلبا کی تعداد اور وظایف پر نظر ڈالکر بعض حضرات یہ خیال کرتے ہین کہ اس کالج کے ذرایع آمدنی بہت معقول اور مستقل ہین۔ ورنہ ایسا عظیم الشان کام ہرگز نہین چل سکتا۔ اس لئے بعض آدمی یہ

نتیجہ نکالتے ہین کہ کالج کی مدد کرنے مین ہمکو کسی غیر معمولی سعی اور ہمت کی ضرورت نہین ہے
مگر حضرات یہ خیال ایک بہت بڑی غلطی پر مبنی ہے۔ اول اگر اس بات کو تسلیم بہی کیا جائے کہ
کالج کی آمدنی تہوڑے زمانہ پیشتر اُسکے اخراجات کو مکتفی ہوجاتی تہی یا شاید اب بہی بمشکل کافی
ہوجاتی ہے۔ تب بہی ہماری مشکلات کا خاتمہ نہین ہوا۔ چونکہ لوگون مین مختلف وجوہات سے
تعلیم کا شوق بڑہتا جاتا ہی اور اسکے ساتھ ہی بہت سے مسلمانون مین یہ خیال پیدا ہو چلا ہے کہ
اپنے لڑکون کو اسی قومی مدرسہ مین تعلیم دین۔ پس اس بات کا عمدہ نتیجہ تو یہ ہوا ہے کہ طلبا کی
تعداد کالج مین روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ یہان تک کہ اُنکے رہنے کے لئے مکان نہ رہے اور
بہت جلد جلد نئی صفین کمرون کی بنانی پڑین۔ علاوہ اسکے مسلمانون کے عام افلاس کی وجہ سے
اُنکی تعلیم اُسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ وظائف اور اسکالرشپون کی مدد روز بروز ترقی کرتی جائی
یہی حال ہمارے کالج کا ہے کہ نصف بلکہ تین چوتہائی بلکہ شائد دس مین سے نو طلبا ایسے ہین
جو بغیر وظیفہ یا اسکالرشپ کی مدد کے نہین پڑہ سکتے۔ طلبا کی کثرت سے کالج کے تعمیر اور
وظایف ہی کے صیغون مین خرچ نہین بڑہا۔ بلکہ ہر قسم کے اخراجات مین چار ونطرف زیادہ
ہوتے جاتے ہین۔

پس یہ امر قابل غور ہے اور آپ سب حضرات کو خواہ آپ ممبران کانفرنس ہون۔ یا
دیگر وزیٹران یا طلبا، کالج۔ سب کو اس مسئلہ کی طرف توجہ کرنی ضرور ہے۔ کیونکہ بغیر اسکے کہ
کالج کی مالی حالت ترقی کرتی رہے اُسکے کسی صیغہ مین پائدار ترقی نہین ہوسکتی۔ میرے نزدیک
جو مسئلہ اسوقت آپ حضرات کے سامنے پیش ہے وہ یہی ہے۔

اگر آپ کالج کا قیام اور اُسکی روز افزون ترقی چاہتے ہین تو اپنے اپنے شہرون و قصبون
مین جاکر لوگون مین اس بات کا ذکر فرمائین اور ایک فہرست اُن آدمیون کی بنامین جو اپنی

آمدنی کا ایک فیصدی یا کم دینا منظور فرماتے ہین اور جو قومی کام مین اسطرح پر دائمی شرکت کرنا پسند فرماتے ہین۔

دوسرا امر جو اسوقت مجھکو عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اسوقت صرف متوسط طبقہ کے روشن خیال اور غریب مسلمان ایسے کامون مین مدد کرسکتے ہین۔ بیشک ایک وقت وہ تھا جب کہ اس کالج کے معزز بانی نے ہندوستان کے تمام مسلمان امرا اور روساسے امداد کی درخواست کی تھی اور ان مین سے بہتون نے مثل سرسالار جنگ مرحوم اور سیکڑون دیگر معزز آدمیون کے جنکے نام لینے کی یہان ضرورت نہین ہے اونکی مدد کی۔ مگر اب وہ ذریعہ آمدنی بہی قریبًا ختم ہوگیا ہے۔ اُن لوگون نے جو مدد دی وہ مد خرچ ہوچکی اور اس مد سے کچھ تو کالج کی مستقل آمدنی ہوگئی اور کچھ وہ روپیہ اُن عمارتون مین صرف ہوا جو نہایت ضروری ہین۔

مگر حضرات۔ جس مدد پر حقیقت مین کالج مبنی ہے اور جو مدد اسکے لیئے لابدی ہے وہ دو ذریعے آمدنی کے ہین۔

ایک وہ عطیہ ہے جو ہماری سرکار انگریزی تعلیمی مدد کے لئے دیتی ہے دوسرے وہ آمدنی جو ہزہائنیس نظام کی گورنمنٹ عطا کرتی ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ یہ مدد ہمیشہ جاری رہیگی اور دعا تو یہ ضرور ہی ہے۔ تاہم ہمکو حقایق سے آنکھ بند کرنی نہ چاہیئے۔ اے حضرات یہ خیال گو تکلیف دہ ہے اور یہ سچ گو تلخ ہے مگر یہ امر کوئی محال یا مستبعد نہین ہے کہ گورنمنٹ آپکے کالج کو جو عطیہ دیتی ہے وہ کسی وقت مین ندے سکے۔ کیونکہ گورنمنٹون کو سیکڑون مشکلات پیش آتی ہین آمدنی اور خرچ کو برابر کرنا اُنکے ہان بہی ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ آیا یہ امر ناممکن ہے کہ ہماری گورنمنٹ جو کہ خود اپنے کالجون کو بعض اوقات بند کردیتی ہے وہ کسی ناملایم سبب سے مثلًا جنگ یا قحط یا کسی اور سختی سے مجبور ہوکر یہ عطیہ ندے؟

پھر آپ یہ بھی فرض کیجئے اور یہ بھی کوئی فرض محال نہین ہے (گو ہمکو خدا سے امید واثق ہو کہ ایسا کبھی نہوگا) کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی گورنمنٹ بھی مثل اور گورنمنٹونکے بجٹ کی ضرورت سے مجبور ہوا اور ہم کو مدد نہ دے سکے - ان دو بالکل قدرتی امور کو آپ فرض کیجئے - پھر خیال کیجئے کہ کسقدر مستقل سرمایہ آپکے پاس موجود ہے اور بعد اسکے یہ غور فرمائیے کہ کتنے دن یہ عالیشان قومی کالج چل سکتا ہے -

پس جناب صدر انجمن صاحب - یہ کالج جسکو ہم قومی کالج کہتے ہین اور حقیقت مین ایسا ہی ہے پورا قومی کالج اُسی وقت ہوگا جب کہ اُسکے کل اخراجات ایسے ذرایع سے نکلین جن کو قوم نے مستقل طور پر مہیا کیا ہو - ان وجوہات پر نظر کرکے مجھکو یقین ہے کہ آپ صاحبان جو یہان موجود ہین اور آپکے دیگر ہمخیال بزرگ اس بات مین ذرا بھی شبہ نکرینگے کہ کالج آپکی قومی مدد کا محتاج ہے - اور یہ کہ بزرگان قوم سے امید ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا ایک معین حصہ (ایک پیسہ یا ۲ فیصدی) اس عظیم الشان کام کے لئے ایسا ہی مخصوص کردینگے جیسا الاخوت کی ممبرون نے کیا ہے - مگر افسوس اس امر کا ہے کہ ہماری قوم مین یہ خیال بہت کم پیدا ہوتا ہے کہ ان کامون مین مالی مدد دین جنکے نتیجے فوری نہون اور جنکی وجہ ابھی وقت شہرت حاصل نہو - علاوہ اسکے کیسا ہی مفید کام کیون نہو - جب تک کہ خاص طور پر ہمکو اوس سے دلچسپی نہین ہوتی اُس وقت تک ہم اسکام مین اعانت نہین کرتے - یہ بہت بڑی خرابی ہے اور گو یقین ہے کہ تعلیم اس خرابی کو دُور کرتی جائیگی تاہم سب حضرات کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات مین جاکر لوگون سے اس بات کا چرچا کرین اور ان سے مالی مدد حاصل کرین -

پس جناب سیدنا - میں اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہون اور اسکو نہایت مفید سمجھتا ہون اگر اس پر عملدرآمد ہوا اور یہ تجویز کانفرنس کی تجویزون کا مرقع بوجہ نہ بڑہائے - اگر اس رزولیوشن

پر عمل کرنیکے لئے ایک جماعت معاون تعلیم کھڑی ہوگئی تو یہ اجلاس کانفرنس کا ایک مفید اور عملی اجلاس ہوگا گو اور جلسے بھی ایسے ہی عمدہ اور مفید تھے۔

اب مین آپکا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا صرف اتنا عرض کرتا ہون کہ اس تجویز مین اگر یہ بات اور زیادہ کیجائے کہ کالج کے ایسے معاون جو اپنی آمدنی کا ایک معین حصہ دینا چاہتے ہین انکو اختیار ہی کہ تعلیم کے مختلف صیغون مین سے جس امر کیلئے مناسب سمجھین اُسکے لئے دین تو نامناسب نہوگا۔ (پریسیڈنٹ۔ کیا آپ کوئی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہین۔ بغیر اسکے اس امر پر گفتگو کی اجازت نہین ہوسکتی) جناب من۔ مین صرف ایک مشورہ دینا چاہتا ہون۔ لیکن اگر قاعدہ کے مطابق اس خیال کو ترمیم ہی کی شکل مین لانا ضروری ہی تو مین یہ ترمیم پیش کرتا ہون کہ "ایسی مدد کرنیوالون کو اختیار ہے کہ کالج کے جس صیغہ مین چاہین وہ اپنی مدد کو مخصوص کردین" (اس موقعہ پر معزز سکرٹری نے فرمایا کہ ایسا قاعدہ ٹرسٹیون نے پہلے ہی سے مقرر کر رکھا ہے) جناب عالی۔ ٹرسٹیون کا یہ قاعدہ نہایت عمدہ ہی اور اسی لئے اُسکی صراحت کردیجائے تو مجکو توقع ہی کہ زیادہ لوگ ہماری مدد کرنے کی طرف راغب ہونگے۔ کیونکہ مذاق۔ خیالات۔ میلان طبیعت مختلف ہوتے ہین۔ کوئی شخص وظایف مین مدد کرنا کار اہم سمجتا ہی اور کوئی عمارت مین مدد کرنا سب سے زیادہ ضروری شے خیال کرتا ہی بہت سے شخص اس دنیاوی دینی کے تمام علوم و مشاغل مین روپیہ دینا خالی از مضرت نہین سمجھتے اور مسجد مین اور عربی تعلیم مین استعانت کرنا فرض سمجھتے ہین۔ پس اگر ایسی تصریح ہوجائیگی تو مختلف الخیال اور مختلف المذاق شخص ہماری کالج کی مدد کرسکتے ہین۔ آخر مین آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرنیکے بعد یہ عرض کرتا ہون کہ کسی نہ کسی شکل مین یہ رزولیوشن پاس تو ضرور ہوگا لیکن اصلی کامیابی اُسیوقت ہی جب سب روشن خیال مسلمان یکدوسرے سے اسکا ذکر کرین اور اسپر عمل کرین۔ اِسکے بعد پریسیڈنٹ نے رزولیوشن نمبر ۱ پر ووٹ لئے اور بالاتفاق پاس ہوا اِسقدر کارروائی کے بعد اجلاس ختم ہوا

چوتہا اجلاس

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۴ء روز جمعہ بعد نماز جمعہ

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹرایٹ لا

اجلاس شروع ہوا مسٹر تہیوڈور بیک اسکوئر پرنسپل مدرسۃ العلوم نے جو تحریک اسبات کی تفتیش کے لئے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے ساتوین سالانہ جلسہ مین پیش کی تہی کہ شمال مغربی اضلاع و اودہ مین کسقدر لڑکے ہین جو تعلیم پانیکے قابل ہین اور کیا سبب ہے کہ اُنکے مربی انکو تعلیم نہین دلواتے ان تمام حالات کی تفتیش کی جاوے اور اُنکو تعلیم پر متوجہ ہونے کی ترغیب لائی جاوے۔ اُس تحریک کے مطابق جو کارروائی سالگذشتہ مین ہوئی تہی اُسکی رپورٹ باجازت پریسیڈنٹ مسٹر تہیوڈور بیک نے اجلاس کو پڑہکر سنائی اور وہ حسب ذیل ہے۔

رپورٹ ایجوکیشنل سینسز

بعالیخدمت

جناب مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹرایٹ لا

پریسیڈنٹ اجلاس نہم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

مقام علیگڈہ

جناب مسٹر پریسیڈنٹ اور دیگر حاضرین جلسہ۔

مین اسوقت آپکے سامنے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے صیغہ مردم شماری مین جو کام ہوا ہی اُسکی

کیفیت پیش کرتا ہون - اس تعلیمی مردم شماری کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان طلبہ کا اوسط فیصدی
جو انگریزی پڑہتے ہین بڑہ جاوے -

گورنمنٹ ہندوستان ایک پنج سالہ رپورٹ تعلیم کی شایع کرتی ہے اُسکی اخیر جلد مین
جو اوسط مسلمان طلبہ کا دیا ہوا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ پانچ سال مین اوسکی
تعداد مین کچھہ ترقی نہین ہوئی سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین مسلمانون کا اوسط فیصدی جو کل ہندوستان
کے سکنڈری اسکولون مین پڑہتے تھے ۱۳ء۷ تہا اب سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین ۱۴ء۳ تہا - ممالک مغربی
وشمالی مین سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین ۲۱ء۶ - اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین ۲۱ء۶ - پنجاب مین سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین ۳۱ء۴
تہا اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین ۲۳ء۱ -

ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ترقی نہین ہوئی - بعض لحاظ سے ممالک مغربی وشمالی
مین بجاے ترقی کے تنزل ہوا -

پرائمری اسکولون مین سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین اوسط ۱۴ء۸ فیصدی تہا اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین صرف
۱۳ء۸ - ممالک مغربی وشمالی کے سنہ ۱۸۸۶ع کے امتحان انٹرنس مین جسقدر طلبہ پاس ہوئے اُنمین
مسلمان ۱۷ء۲ فیصدی تھے اور سنہ ۱۸۹۱ع مین اوسط صرف ۱۵ فیصدی تھا -

جو کچھہ ترقی مسلمانون سے ظاہر ہوئی ہے وہ اعلی تعلیم مین کسیقدر رہی - کالج مین مسلمان طالبعلمون
کی تعداد فیصدی ۴ء۴ سے جو سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین تہی ۵ء۹ تک جو سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین ہوئی بڑہگئی -
ممالک مغربی وشمالی مین وہ نسبت ۱۳ء۳ سے جو سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع مین تہی ۱۵ تک جو سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع
مین تہی بڑہ گئی - اور پنجاب مین ۱۷ء۲ سے ۱۸ء۲ تک ترقی ہوئی -

آپنے دیکہا ہوگا کہ ممالک مغربی وشمالی مین کالج کے طالب علمون کی تعداد کی نسبت قریب
قریب وہی ہوگئی ہے جو اسکولون کے طلبہ کی ہے -

یہ صاف ظاہر ہے کہ کالج مین طالب علمون کی تعداد اسکول کے طالب علمون کی تعداد سے زیادہ نہین بڑھ سکتی اس لئے اگر ممالک مغربی و شمالی مین اسکولون مین طلبہ کی ترقی نہ ہوئی تو کالج مین وہی تعداد ایسی حالت مین رہیگی جس سے ترقی ظاہر نہو گی۔

یہ نتیجے جو مین نے آپ کے سامنے کہے کیا انکو سنکر آپ کو خوشی ہو سکتی ہے؟ کیا یہ تعلیم مین سالہا سال کی کوشش کے بعد یہ بات اطمینان دیسکتی ہے کہ مدارس مین مسلمان لڑکون کی تعداد مین کسی طرح کی ترقی ثابت نہ ہو؟

مین اس حالت کو افسوس کے قابل سمجھتا ہون۔ اگر یہی حالت رہی تو مسلمانون کی ترقی کی امید نہین ہو سکتی انکی قوم اقتدار دولت اور عزت مین بمقابل دیگر اقوام ہند کم ہوتی جائیگی۔ آپ کو اب ہوشیار ہونا چاہئے ایسا نہو کہ وقت گذر جائے۔ آپ مین ابھی تک بہت سے ایسے اچھے خاندان موجود ہین جو اگرچہ غریب ہو گئے ہین لیکن اپنے بزرگون کی عمدہ باتین اور شرافت آبائی ابھی تک اپنے مین رکھتے ہین وہ اس لایق ہین کہ انکی حالت کو بہتر کیا جائے اور انکی وہ بیش قیمت باتین اور خیالات جو انکے خاندانی ہین محفوظ رکھے جاوین لیکن اگر آپنے موجودہ نسل کیطرف سے غفلت کی تو پھر ترقی کا وقت نہ رہیگا۔ مسلمان تعلیم کے نہونے سے ذلیل ہو کر نیچ قومون کی طرح رہ جائینگے اور جو قابلیت ترقی کی ہے وہ مفقود ہو جائیگی۔ چنانچہ ہندوستان کے بعض حصون مین یہ حالت پیش آچکی ہے۔

ان اضلاع ہندوستان مین بس یہی نسل ہے جسکی تعلیم مین آپ کو مصروف ہونا چاہئے۔ بیس یا تیس برس ہین جسکے بعد آپ کو اپنی تقدیر کا فیصلہ معلوم ہو جائیگا اگر تم اس مدد سے فائدہ اٹھاؤ تو تم ہندوستان کی اور قومون مین معزز درجہ حاصل کروگے اگر تم اس قیمتی زمانہ کو ضایع کردوگے تو تمہاری اولاد کو اس کام کے پورا کرنے کا موقع نہ ملیگا۔ جسکو اب تم کر سکتے ہو بشرطیکہ ضروری

مستعدی اور ایثار کو کام مین لاؤ-

مذکورۂ بالا حالت کی درستی کے لئے ۱۰ سال ہوئے یہ تجویز ہوا تھا کہ ایک تعلیمی مردم شماری کیجائے جس سے دریافت ہو کہ آیا مذہبی تعصب یا غفلت یا افلاس مسلمان طلبہ کی کمی تعداد کا باعث ہے یہ مردم شماری اکثر جگہ کی گئی اور یہ پورے طور سے ثابت ہو گیا کہ بہت سی مسلمان والدین اپنی اولاد کو صرف غفلت ہی کی وجہ سے تعلیم نہین دیتے اس لئے ضرور ہے کہ ہم براہ راست ان لوگون پر اثر ڈالیں اور اُنکو اپنی اولاد کو مدرسہ بھیجنے کی ترغیب دین یہان جمع ہونے اور اُن لوگون کو تعلیم کے فواید پر جو کہ پہلے سے ہمارے ہم راے ہین لکچر دینے سے یا اخبارون مین مضمون لکھنے سے ہم اُن لوگون پر کچھ اثر نہین ڈال سکتے ہین جو نہ یہان آتے ہین نہ اخبار پڑھتے ہین-

پادری لوگ جنکا کام اشاعت مذہب عیسوی ہے صرف لکچر ہی نہین دیتے بلکہ وہ خود ادن لوگون کے پاس جاتے ہین اور گفتگو کرتے ہین جنپر کہ اثر ڈالنا اونہین مقصود ہے اسی طرح ہم کو بہی ان غفلت کرنیوالے والدین کو معلوم کرانا چاہیے اور اُن پر اثر ڈالنے کی کوشش کرنا چاہیے-

۱۸۹۳ء مین تعلیمی مردم شماری کا کام شروع ہوا اور ۹۲۹- ایسے والدین کے نام دریافت ہوئے جو اپنے بچون کی تعلیم مین غفلت کرتے تھے- سالگذشتہ مین ۳۲۷- اور نام اس فہرست مین اضافہ ہوئے-

جن مقامات مین یہ مردم شماری کی گئی وہ پنجاب- ممالک مغربی وشمالی اور ممالک متوسطہ مین واقع ہین- اسیطرح اب ہمارے پاس ۱۲۶۹- والدین کے نام موجود ہین جو اپنی بی توجہی سے اپنی اولاد کو تعلیم نہین دیتے- ان لوگون پر اثر ڈالنے کی غرض سے ہم نے اون کے پاس خطوط روانہ کئے ہین-

نصیحت مسلمان لڑکون کے ماباپ کو

ایجوکیشنل کانفرنس کو نہایت افسوس اس امر کے دریافت کرنے سے ہوا کہ آپ اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم سے بے بہرہ رکھتے ہین- ایجوکیشنل کانفرنس باصرار آپ سے تعلیم دینے کے لئے کہتی ہے ایک تو اس خیال سے کہ آپکی اولاد ایک اچھے مرتبہ پر پہونچے دوسرے یہ کہ مسلمانون کی قوم جہالت اور ذلت سے بچے ہندوستانی کوئی اعلیٰ عہدہ گورنمنٹ کی ملازمت مین یا قانونی- ڈاکٹری اور انجنیرنگ پیشون مین بجز انگریزی تعلیم کے حاصل کرنے کے نہین پاسکتے اگر آپ یہ بات چاہتے ہین کہ آپ کی اولاد دنیا مین کامران رہے تو سب سے ضروری چیز اُسکے لئے انگریزی تعلیم ہے-

جو رقم آپ اسوقت اسمین صرف کرینگے اُس سے دس گنی کچھ عرصہ کے بعد آپ حاصل کرسکتے ہین-

مسلمانون کی قوم تعلیم مین ہندوستان کی اور سب قومون سے بہت پیچھے ہے اس نقصان دہ غفلت کیوجہ سے مسلمان باعتبار عزت دولت اور تہذیب کے اور قومون کے مقابلہ مین ہم پلّہ نہین ہوتے- سو طلبا مین سے جو کسی کالج مین تعلیم پاتے ہین صرف چھ مسلمان ہین اگر یہی حالت رہی تو مسلمان روز بروز ہندوستان کی اور قومون کے مقابلہ مین گرتے جائینگے-

ہم آپسے اپنے فرض منصبی اپنی اولاد کی بہبودی اور اپنی قوم کی بہتری کی استدعا کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ آپ اپنی اولاد کو اسکول مین بھیجئے جہان تعلیم انگریزی ہوتی ہو-

(دستخط) تھیوڈور بیک

آنریری سکریٹری سینیر ڈیپارٹمنٹ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

میرے پاس بعض خطوط کے جواب آئے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون پر اچھا اثر ہوا

لیکن اسمین کچھہ شک نہین کہ اُن سے خود گفتگو کرنا خطوط کی نسبت زیادہ مفید ہے اور اِس غرض سے شہر علیگڈہ مین ایک آنریری سینسر انسپکٹر بھیجا گیا جس نے کہ اُن والدین سے جو تعلیم نہین دیتے تعلیم کے فواید بیان کئے -

علیگڈہ کی تعلیمی مردم شماری سنہ ۱۸۹۲ء مین کی گئی تہی اور اِس سال یہ دیکھنے کی غرض سے کہ کیا فائدہ ہوا پہر کی گئی سنہ ۱۸۹۲ء مین ۶۳ - ایسے والدین کے نام لکہے گئے تھے جو اپنی اولاد کو تعلیم دیسکتے تہے مگر اپنی غفلت سے نہین دیتے تھے - اِن سب لوگون کے پاس سید عبد الباسط بی اے گئے جنہون نے اِس کام مین قابل تعریف مستعدی ظاہر کی ہے - ان ۶۳ مین سے ۱۱ کی بابت انہون نے رپورٹ کی ہے کہ وہ بسبب افلاس کے تعلیم نہین دیسکتے ۱۰ اب علیگڈہ مین موجود نہین ہین ۲ کے لڑکے نوکر ہوگئے اور ایک کے لڑکے کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ وہ تعلیم پانیکے ناقابل ہے -

پس پہلے سال کے غافل والدین کی تعداد علیگڈہ مین بجاے ۶۳ کے ۳۹ ہی مگر اس سال مین ۱۱ اور اِسی قسم کے شخص اضافہ ہوئے ہین جس سے کل تعداد ۵۰ ہوئی ان مین سے ۲۱ نے سینسر انسپکٹر کے اُن کے پاس جانے سے قبل اپنے لڑکون کو مدرسہ مین داخل کر دیا ہے ۱۰ ۲۳ - آیندہ سال مدرسہ مین بہیجنے کا اقرار کرتے ہین - اِس طرح صرف ۶ - ایسے اشخاص باقی رہے ہین جن پر کچھہ اثر نہین ہوا -

اس نتیجہ سے معلوم ہوگا کہ ہماری تجویز مین بڑی کامیابی کی امید ہی کیونکہ اگر اور شہرون مین بہی یہی صورت ہو تو ہم امید کرسکتے ہین کہ اُن ۲۵۰۰ نامون مین سے جو ہمارے پاس ہین تقریباً ۱۰۰۰ - اپنے لڑکون کو مدرسہ بہیجنے پر راضی ہوجاوینگے چنانچہ ابہی تک مردم شماری صرف چند جگہہ کی گئی ہے - یہ نتیجہ دس گنا اور بڑہ جائیگا اگر اِس کو ملک کے ہر شہر مین وسعت دیجاوے - اِس طرح

سے اگر ہم دس ہزار اور مسلمانون کو اپنے بچون کی تعلیم پر متوجہ کر سکین تو ہمارے ہاتھون سے وہ کام ہوگا جسکا نتیجہ ایک بڑا اور قایم رہنے والا اثر مسلمانون کی بہبودی پر ہوگا-

سال آیندہ ہم اُن شہرون سے ہر ایک مین جسکی تعلیمی رپورٹ ہمارے پاس ہی تعلیم نہ دینے والے والدین کی فہرست کی نقل بہیجین گے اور کسی مستعد آدمی کے متعلق اس کام کو کرینگے کہ وہ خود ہر شخص کے پاس اس طرح سے جائے جیسا کہ علیگڈھ مین کیا گیا ہے-

جبکہ نامون کی فہرست اور پتہ اُن لوگون کا جنکے پاس جانا ہے موجود ہو تو اس کام مین بہت دقت واقع نہو گی- اُس شخص کو ترمیم شدہ تعلیمی رپورٹ علیگڈھ مین بہیجی ہوگی تاکہ وہ جنرل سینسس رجسٹر مین درج ہو- اسطرح سے ہم ہر سال بتا سکین گے کہ ہمارے کام مین کسقدر کامیابی ہوئی

اب مین اُن لوگون کی رہنمائی کیواسطے جو مردم شماری کا کام کرینگے چند باتین بیان کرونگا سب سے ضروری نقشہ وہ ہے جسمین اُن لوگون کے نام درج ہونگے جو تعلیم دینے کی مقدرت رکہتے ہین مگر اپنی غفلت کیوجہ سے اپنی اولاد کو تعلیم نہین دیتے اب اس نقشہ مین اُن لوگون کے نام درج کرنا جو تعلیم دینے کی وسعت نہین رکہتے بیفائدہ ہے اور یہ بات اسقدر بدیہی ہے کہ مین اسکو بیان نکرتا اگر مردم شماری کے نقشون مین جو میرے پاس آئے ہین بہت ایسے نام درج نہ ہوتے جنکے ساتھہ اپنی اولاد کو تعلیم نہ دینے کی وجہ افلاس درج ہے-

علاوہ ازین بہت سے ایسے لوگون کے نام درج ہین جو ادنیٰ درجہ کا پیشہ کرتے ہین اور اُنکی نسبت یقین نہین ہوسکتا کہ وہ تعلیم کے اخراجات کو برداشت کرسکتے ہین- ایسے لوگون کا نام درج کرنا بیفائدہ ہے جنکی آمدنی کم از کم ؏ ماہوار نہ ہو-

مین یہ بہی کہونگا- کہ اُن لوگون کے پتہ صاف لکھنا ضروری ہے پتہ صاف نہ لکھنے ہی کی وجہ ہے کہ بہت سے خط اُن لوگون کے پاس نہ پہنچ سکے- اور وہ خط میرے پاس واپس آئے

او بعض رپورٹ ایسی بہی ہین کہ جنمین خود شہر کا نام جسکی بابت وہ رپورٹ ہے درج نہین ہی اور اس وجہ سے اُن کے متعلق کچھ کارروائی نہین ہوسکتی اگر کوئی غافل والدفی الحقیقت مالدار ہو تو اُس امر کو کیفیت مین ظاہر کرنا چاہیے اُن اسباب کے متعلق جو لوگون کو اپنی اولاد کو تعلیم دینے سے روکتے ہین - مین کہونگا کہ بعض جگہہ مین بڑا سبب مذہبی تعصب بیان کیا گیا ہی کہتے ہین کہ انگریزی پڑہے ہوئے مسلمان سوتے مین انگریزی الفاظ بولتے ہین اور اسلئے اغلب ہے کہ مرتے وقت بہی اونکی زبان سے یہ الفاظ نکلین - اور اس صورت مین وہ یقینی جہنمی ہونگے

نہایت افسوس کی بات ہی جن مقامات کے مسلمان دولتمند ہین وہ متعصب ہین اور جہانکہ تعصب نہین ہی وہان وہ مفلس ہین -

اور یہ بات جو مقامات کی نسبت بیان کی گئی ہے اشخاص پر بہی صادق آتی ہے - مجہکو بیان کرنے مین نہایت خوشی ہے کہ تعلیمی مردم شماری کا ایک اور عملی نتیجہ بہی ہوا ہے - یعنی مارہرہ ضلع ایٹہ مین مسلمانون کا مدرسہ قایم کیا گیا ہے جسکی وجہ یہ تہی کہ مارہرہ مین ضیاء الدین طالب علم مدرستہ العلوم نے وہان مردم شماری کی اور اُسکی وجہ سے لوگون کو مدرسہ کا خیال پیدا ہوا - مارہرہ مین سیّدون - قاضیون - اور کمبوہون کی بڑی آبادی ہے - لیکن اسوقت تک وہان کوئی اسکول نہین تہا -

اب وہان کے سربرآوردہ مسلمانون نے للعہ ماہوار کا چندہ مقرر کیا ہے اور ایک لایق ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے اور اسکول کا افتتاح پچاس مسلمان طالب علمون کے ساتہ ہوا - اور مسٹر مارلیس اور کلکٹر ضلع ایٹہ جلسہ افتتاحی مین شریک تہے - یہ مدرسہ مدرستہ العلوم علیگڈہ سے متعلق کردیا گیا ہے -

---

مسٹر مارلیس اسکول کمیٹی کے ایک ممبر قرار پائے ہین - اور مدرستہ العلوم نے

وقتاً فوقتاً اسکول کی معائینہ کا ذمہ لیا ہے۔

اسی طرح سے ایک تجویز جو مردم شماری کا نتیجہ ہے یہ ہوئی ہے کہ ایک مسلمانون کا مدرسہ جلالی مین قایم کیا جائے۔ یہ قصبہ علیگڈھ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہی سید عاشق علی صاحب نے بہت فیاضی سے عہ ماہوار چندہ مدرسہ کے اخراجات کیواسطے دینا منظور کیا ہی اور رسالدار نور الحسن صاحب اور امیر حیدر صاحب اُسکے بڑے ممبران مین سے ہین۔

بعض خفیف مشکلات اس مدرسہ کے قایم ہونے مین واقع ہوئی ہین جو مجھے امید ہے کہ جلد رفع ہو جائینگی۔ کیونکہ اس قصبہ مین مدرسہ کی سخت ضرورت ہی۔

ریواڑی مین بھی ایک مدرسہ قایم کیا گیا ہے جو مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی ایک شاخ ہی۔

ایک اور تجویز جو اسی مردم شماری کا نتیجہ ہے۔ منشی عبد الغفور صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور نے پیش کی ہے کہ ایک سوسائٹی قایم ہو جسکا کام صدیقی شیخون کی تعلیم مین کوشش کرنا ہو۔

مالدار صدیقی شیخون سے اونکے غریب بھائیون کی تعلیم کیواسطے چندہ جمع کیا جائیگا۔ اور اس فنڈ سے غریب صدیقی لڑکون کی فیس تعلیم ادا کی جائیگی۔

اول کل صدیقی شیخون کی تعلیمی مردم شماری کی جائیگی اور اُن لوگون کو جو تعلیم دیسکتے ہین اور نہین دیتے تعلیم دینے کی رغبت دلائی جائے گی۔ ایک سنٹرل کمیٹی ہو گی اور اُسکی شاخین ہر قصبہ اور شہر مین جہان صدیقیون کی زیادہ آبادی ہے قایم کی جائیگی۔

اس کانفرنس مین جو صدیقی بزرگ موجود ہون اُن سے مین درخواست کرتا ہون کہ وہ صدیقی کمیٹی مین جو کہ کل ہو گی تشریف لا کر کمیٹی کو عزت دین۔

اگر اس تجویز مین کامیابی ہوئی تو اسی طرح اور قومون مین بھی عملدرآمد ہو گا۔ مین سمجھتا ہون کہ مذکورۂ بالا بیانات سے صاف ثابت ہے کہ مردم شماری کا کام نہایت مفید اور عملی ہی۔

صرف مایوسی دلانے والا یہ امر ہے کہ ۱۸۹۳ء مین نوسو اٹتالیس غافل والدین کے نام دریافت ہوئے۔ اور سالگذشتہ مین صرف تین سوسینتیس نام اضافہ ہوئے اِس کم ترقی کی وجہ کیا ہے۔ وجہ بہت صاف ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ممبران کانفرنس نے کچھ مدد نہین لی۔ طلباء مدرستہ العلوم نے ۱۸۹۳ء مین اِس کام مین زیادہ ترکارروائی کی اور ۱۸۹۴ء مین بالکل اُن ہی نے۔ ایجوکیشنل کانفرنس کے کسی ممبر نے سالگذشتہ مین کچھ مدد نہین کی۔ مین سات مہینہ تک ولایت مین رہا اور مسٹر مارلیسن نے تعطیل کلان سے پیشتر کچھ فارم طلباء کو تقسیم کئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوسینتیس نام اور دریافت ہوئے۔

۱۸۹۳ء کی کانفرنس مین مردم شماری کے صیغہ کی ایک خاص کمیٹی ہوئی تھی۔ اور اِس کام کو مفصل بیان کر دیا گیا تھا۔ پس ہر شخص کو جو اُسوقت موجود تھا اس بات کے معلوم کر لینے کا پورا موقعہ تھا کہ ہمکو کس قسم کی معلومات کی ضرورت ہے۔ ہر شخص مردم شماری کی تجویز کو پسند کرتا تھا۔ مگر باوجود اِسکے ایک متنفس نے بھی اُسکے مطابق کچھ کام نہین کیا۔ کام اسقدر آسان ہی کہ اِس مین نہ روپیہ کی ضرورت ہے اور نہ قابلیت کی۔ ہر شخص اُسے کرسکتا ہے۔ خواہ امیر ہو خواہ غریب۔ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ۔

اب صاحبو۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کیا آپکی قوم ترقی کرسکتی ہے جب اُسکے افراد ایسے کام کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہین کرتے جو نہایت ضروری اور اُسی کے ساتھ نہایت آسان ہے یہ مجھکو شکایت ہے کہ بہت سے لوگ اُس صورت مین بھی کام کرنا پسند نہین کرتے جبکہ اُن سے اُسکے کرنے کی درخواست کی جائے اور ایسے تو بہت ہی کم ہین جو خود بخود کسی کام کے کرنے کا اپنے آپ ذمہ لین۔

اب ہم نے اِس مردم شماری سے ایسا طریقہ بتا دیا ہے جس سے ہر شخص جو اس کمرہ مین

موجود ہے مسلمانون کی تعلیم مین مدد دیسکتا ہے۔

صاحبو۔ مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ اس کام مین ہماری مدد کرو۔ مین تم مین سے ہر شخص سے خواہش کرتا ہون کہ وہ اپنے شہر کی مردم شماری کرے۔ اور اگر وہان کی مردم شماری ہوچکی ہو تو اُسکی ترمیم اور نتائج معلوم کرنے مین مدد کرے۔

اگر مسلمانون کی قوم ترقی کرگئی تو اوسکی ترقی اُن افراد کے کام پر منحصر ہے جو اوس قوم مین داخل ہین۔

صاحبو۔ مین ضرور کہونگا کہ اب مجکو یہ دیکھکر بہت بد اعتقادی ہوتی جاتی ہے کہ سال بسال کانفرنس کے جلسون مین بڑا جوش وخروش ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور اُسکے بعد سال بہر مین اُس کے ممبر کچھ کام نہین کرتے۔ ہر شخص کو جو کانفرنس مین آتا ہے اپنا فرض سمجھنا چاہیے کہ سال بہر مین قوم کیواسطے کچھ کام کرے۔ اور جب وہ واپس جائے تو اس قومی کام مین کچھ وقت صرف کرے۔ اور کچھ محنت گوارا کرے۔

اخیر مین مین آپ صاحبون سے جو مردم شماری کے کام مین مدد کرنا پسند کرین درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنے نام مجکو لکہا دین مین اونکو نقشہ دونگا اور زبانی تبلاؤن گا کہ کس طرح سے کام کرنا چاہیے مین چاہتا ہون کہ آپ صاحبان اپنے شہر مین واپس پہنچنے پر مردم شماری کا کام شروع کردین۔ اور جنوری کے آخر مین اُسکے نتیجے میرے پاس بہیجدین گے۔

اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

مباحثہ طالب علمان وقت شب بزبان انگریزی

آٹھ بجے رات کے اسٹریچی سنٹرل ہال مین جو شیشہ آلات کی روشنی سے منور تہا مدرسۃ العلوم کے طالب علمون نے باہمی مباحثہ کے لئے ایک جلسہ کیا۔ مضمون جو بحث کے لئے قرار پایا تہا وہ یہہ تہا۔

"ہندوستان کی موجودہ حالت کے مطابق مسلمانون کو اعلی تعلیم کی طرف بہ نسبت ادنی تعلیم کے زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہئے"

مباحثہ کی غرض سے حسب دستور دو فریق قرار پاسئے ایک مجوزہ مضمون کے موافق ایک اوس کے مخالف۔

ممتاز حسین طالب علم تہرڈ ایر کلاس نے اول اس مضمون کے موافق نہایت سنجیدگی سے گفتگو کی او شیخ عبداللہ طالب علم فورتہ ایر کلاس نے مخالفت کی اُسکے بعد موافق اور مخالف پارٹی سے خوب مباحثہ کیا اور نہایت عمدہ اور برجستہ اسپیچین کین تمام حاضرین طالب علمون کی انگریزی گفتگو کو نہایت پسند کرتے تھے آخر کو ووٹ لئے گئے اور فریق اول نے فتح پائی۔

پانچوان اجلاس

منعقدہ-۲۹-دسمبر ۱۸۹۴ء روز شنبہ وقت صبح

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکویر بارسٹرایٹ لا

اجلاس شروع ہوا اور باجازت پریسیڈنٹ منشی عنایت حسین صاحب کیفی مختار اٹاوہ نے اپنی اردو نظم جو انہون نے اس موقع کے لئے پہلے سے تیار کی تہی اجلاس کو پڑہکر سنائی اور وہ نظم ذیل مین مندرج ہے-

نظم منشی عنایت حسین صاحب کیفی

وہ قوم کہ جس مین تہا مودت کا قرینہ
وہ قوم کہ جو علم و حکم کا تہی خزینہ
وہ قوم جو تہی خاتم عالم کا نگینہ
اور ڈہونڈہکے لائی تہی فلاطونکا دفینہ
وہ قوم جو ہر علم و ہنر مین ہوئی ماہر
پوشیدہ علوم اُس کی ذہانت سے کئی ظاہر

جس قوم مین ہمدردی و الفت کا چلن تہا
وہ قوم جہان نخل ولا سایہ فگن تہا
جس قوم کے اقبال کا سرسبز چمن تہا
وہ قوم کہ غربت مین جسے لطف وطن تہا
وہ قوم سفر و حضر تہا جسے یکسان
محنت سے مشقت سے ترقی کی تہی جویان

وہ قوم زمانہ مین جو سرتاج امم تھی
وہ قوم کہ جو بحر سخا ابر کرم تھی
وہ قوم کہ جو شیفتہ علم و عمل تھی
وہ قوم کہ جو زیب دہ سیف و قلم تھی
جو تیغ کا لیتی تھی سدا کام زبان سے
پتھر کا بھی دل موم کیا حسن بیان سے

وہ قوم کہ جو مرکز اخلاق و وفا تھی
وہ قوم جو مشہور بصد صدق و صفا تھی
وہ قوم جو ہمدردی انسان پہ فدا تھی
جو آئین ادا تھی وہ شرافت کی ادا تھی
ہر بات مین ثابت قدمی تھا چلن اسکا
ٹالے نہ ٹلا بھول کے کوئی سخن اسکا

وہ قوم کہ جو مایۂ اعزاز و شرف تھی
وہ قوم جو مشہور ترین چار طرف تھی
وہ قوم کہ جو تیر مودت کی ہدف تھی
وہ قوم جو دُرہاے معانی کی صدف تھی
وہ قوم جو مشہور رہتی ہر علم و ہنر مین
جز بے ہنری کچھ نہین اُس قوم کی گھر مین

جاتے رہے اُس قوم سے آداب ترقی
غارت ہوئے اور مٹ گئی اسباب ترقی
مسدود زمانہ نے کیا باب ترقی
مُرجھا گیا کیسا گل شاداب ترقی
جس باغ مین پیدا تھین ترقی کی ادائین
چلتی ہین تنزل کی وہان گرم ہوائین

ہر مجلس علمی سے گریزان ہوئی وہ قوم
دانا جو زمانہ مین تھی نادان ہوئی وہ قوم
تھی مطمئن جس مین پریشان ہوئی وہ قوم
جو صاحب دربار تھی دربان ہوئی وہ قوم
وہ شان کہان ہے وہ کہان رتبۂ عالی

باقی ہین فقط دل مین مضامین خیالی

ادبار نے آکر کچھ عجب رنگ جمایا
اور نشۂ غفلت نے یہ مدہوش بنایا
سب شان و شکوہ عربی اسکا مٹایا
کچھ نیک بد دہر نہ برسون نظر آیا

اسکو مے غفلت نے یہ سرشار کیا ہے
کاہل ہی ہر ایک بات سے بیکار کیا ہے

وہ قوم جو دشمن سے بھی کرتی تھی بھلائی
آپسمین اب اُس قوم کے یہ برہمی آئی
جس قوم مین ذرہ بھی نہ تھی کوئی برائی
جھگڑے ہین نئے روز نئی روز لڑائی

ہیہات کہ اُس قوم مین اب پھوٹ پڑی ہے
ہے قہر خدا برق غضب ٹوٹ پڑی ہے

وہ قوم سخاوت مین جو تھی ابر گہربار
غیرون کی اعانت طلبی سے تھی جسے عار
تھی ہمت مردانہ سے اور ونکی مددگار
بے ہمتی و جہل سے اُس مین یہ ہے ادبار

ہر در پہ ہے پھیلا ہوا دست طلب اِسکا
دریوزہ گر خلق ہوا ہے لقب اس کا

پوچھے کوئی اِنسے کہ تمھین کچھ بھی خبر ہے
رخ آج زمانہ کی ہوا کا کدھر ہے
اب ظلمت شب چھا گئی یا نور سحر ہے
تیار ہو ہشیار ہو اب وقت سفر ہے

یہ بے خبری ہو چکی اب ہوش مین آؤ
غیرت کا تقاضا ہے کہ کچھ جوش مین آؤ

آنکھین تو ذرا کھول کے دیکھو کہ ہین کیا طور
اس حالت ابتر پہ ذرا کیجیے اب غور
کیا وقت کی رفتار زمانہ کے ہین کیا دور
بیمار زیادہ نہ ہو یہ قوم مریض اور

ممکن ہے کہ اچھا ابھی اسکا یہ مرض ہو
درمان کی اگر اسکی تمھین دلسے غرض ہو

اس قوم کی بہبودی سے مایوسی تھی بالکل
امید بہت کم تھی کہ شاداب ہو یہ گل
تھا اس کی ترقی مین نہایت ہی تامل
پیدا ہو پھر اس قوم مین وہ جاہ وتجمل

لیکن ہے بہت شکر خداوند ازل کا
ہمدردون کی کوشش سے ہے کچھ دلکو بھروسا

اسوقت بھی ہین قوم کے ہمدرد فدائی
کرتے ہین ترقی کے لئے کارروائی
جو چاہتے ہین قوم سے ہو دور برائی
امید ہے اب قوم کی ہو عقدہ کشائی

جو خواب مین ہین انکی جگانے کی ہے تدبیر
بگڑی ہوئی حالت کی بنانے کی ہے تدبیر

پھر اسکی ترقی کے کچھہ آثار عیان ہین
وہ چند اکابر ابھی موجود یہان ہین
پھر اسکے ابھرنیکے طبیعت مین گمان ہین
اس قوم کی حقمین جو مسیحای زمان ہین

امید ہے جان اس تن مردہ مین وہ ڈالین
بہبودی کی اس کی کوئی تدبیر نکالین

وہ قوم کا ہمدرد مسلمانون کا غمخوار
وہ حامی اسلام خدا ادس کا مددگار
پامرد اولوالعزم خداترس نکوکار
مخدوم ہے پر خدمت قومی کو ہے تیار

گو پیر ہے ہمت ہے جوانون سے زیادہ
ہمدرد ہے غیرون کا یگانون سے زیادہ

یعنی وہ میر اسد اللہ مخدوم معظم
بہبودی قومی پہ نظر جسکی ہے ہردم

جو دل کے ارادہ ہین کسی وقت نہین کم
ہی فکر وہی اور وہی کوشش پیہم

یکدم کو غمِ قوم فراموش نہین ہے
اس پیر خردمند مین کب جوش نہین ہے

جب اُس سے نہ دیکھی گئی یہ حالتِ ابتر
سب جمع ہون آپس مین کرین مشورہ ملکر

اس مجلس قومی کو کیا اوس نے مقرر
کام آئے مصیبت مین برادر کے برادر

یہ قوت مجموعہ ہو وجہ مدد قوم
دیکھین نظر غور سے یان نیک و بد قوم

اس مجمع قومی کی غنیمت ہے ہر ایک بات
کس شوق سے ہین جمع بزرگان خوش اوقات

اچھا ہے یہان موقع اصلاح خیالات
بہبودی قومی ہو یہی فکر ہے دن رات

ذاتی کوئی مطلب نہین ان اہل صفا کا
کچھ قوم کا غم اور ہے کچھ خوف خدا کا

گو آج بزرگون سے ہے اس حال کو زینت
امداد کی حاجت ہے اعانت کی ضرورت

لیکن ابھی کالج کی ادھوری ہے عمارت
پورا کرین تعمیر کو اب صاحب ہمت

مصروف توجہ ہو ادھر اہل نظر کی
تکمیل کرین ملکے سب اس قوم کے گھر کی

اُس محسن قومی کی کرو شکر گذاری
ہو اسکی ترقی یہی خواہش ہے ہماری

کوشش سے ہوا جسکے کہ یہ مدرسہ جاری
قایم رکھے اس مدرسہ کو حضرت باری

مقصد جو ہے پورا کرے وہ انجمن اپنا
اب پھولتے پھلتے ہوئے دیکھے چمن اپنا

اسکے بعد منشی صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور پریسیڈنٹ کی اجازت سے ایک فارسی قصیدہ جو انہون نے اجلاس مین پڑہے جانیکے لئے تیار کیا تہا حاضرین کو پڑہکر سنایا۔ اور وہ حسب ذیل ہے۔

قصیدہ منشی صادق حسین صاحب صادق

از گذشتہ شوکت و جاہ جلال و اقتدار — یاد ہر کس میکند با صد ہزاران افتخار

لیک این افسانہ پارینہ و عبرت فزا — عقل میگوید کہ باشد باعث صد ننگ و عار

با پریشان حالی خود فخر جاہ رفتگان — پیش دانش پروران خوشتر نباشد زینہار

ہمچنین این نوحۂ افلاس بربادی قوم — گر چون ماہ محرم صد گریبان تار تار

ہیچ نکشاید مگر زین نالہ و آہ و فغان — چون زنان باشیم گریہ تا قیامت سوگوار

اے عزیزان در عمل کوشید با عزم درست — ورنہ این اسپیچ و وعظ و لکچر ناید بکار

شکر یزدان را ولی گویم کہ از الطاف او — قوم ما راہ عمل کردہ است اکنون اختیار

تخمہا افشاندہ شد تا سبز گردد کشت قوم — نورہا گستردہ شد تا قوم تابد مہروار

مشکلے پیش آمدہ الا کہ چند اصحاب قوم — از خیالات پریشان می فزایند انتشار

آن یکے گوید کہ ما را بس بود علم عرب — قوم ما تا از بلاے جہل گردد رستگار

وان دگر گوید کہ بس باشد زبان فارسی — قوم خواہد یافت از وی صورت رشک بہار

آن یکی مشغول در ترویج عقائد رفتگان — تا ازین حیلہ بجوید نصرت پروردگار

وان دگر گوید بہ ترک رسم و راہ سابقین — چون ترقی را بود در زعم او پیروے مدار

آن یکی گوید کہ انگلش حرز لائف لازم است — ورنہ در اقوام وحشی قوم ما باید شمار

وان دگر گوید تشابه با نصاری خوبیست　　کوٹ پتلون را ز ممنوعات شرعی مشمار

آن یکے گوید که در تقلید خود را محو کن　　وان دگر گوید که از تقلید خود را دور دار

آن یکے گوید که وقف محفل میلاد شو　　وان دگر گوید که او را در معاصی مشمار

آن یکے گوید بگو آمین بآواز بلند　　پنبۂ غفلت ز گوش ہوش خود یکدم برار

وآن دگر گوید که زین شور و غوغا خوبیست　　لب بہ بند و کار خود با حضرت بیچون سپار

آن یکے گوید که بحث شیعه سنی خوش است　　وان دگر خواہد بدل باشند ہر دو یار غار

آن یکے گوید تجارت را توجہ لازم است　　وان دگر خواہد زراعت را بود سر سبز کار

آن یکے گوید که تعمیر مساجد خوشتر است　　وان دگر بہر مساکین و ضعیفان غمگسار

آن یکے یوروپین لیڈی چو آورده بعقد　　یا فتہ بہر ترقی نردبان استوار

وان دگر تعلیم نسوان را شمارد فرض عین　　تا وزد در گلستان قوم باد نو بہار

آن یکے گوید بامریکہ فرستد عالمان　　تا بتابد مہر اسلامی باہل آن دیار

لیک زین آرای ناقص بر نیاید ہیچ سود　　گر فلاح قوم خواہید ایسران روزگار

بہ ازین نبود که با صد جان و دل کوشش کنید　　بہر تعلیمے که بخشیده است یوروپ را وقار

با چنین تعلیم لازم شد ولے تعلیم دین　　تا که در دنیا و دین یابیم جاه و اقتدار

نیشنل فیلنگ در اطفال خود پیدا کنید　　تا درخت قوم آرد از سر نو برگ و بار

گر کسے پرسد ز من این کار را تدبیر چیست　　گویم این کالج که حکمت را بود دار القرار

خانۂ فیضان رحمت این که می آید نظر　　مجمع طفلان بنور شمعش پروانہ وار

در چنین کالج بیارید ایسران قوم ما　　از پے تعلیم طفلان را بصد عز و وقار

جوش آرید ای مسلمانان برای اتفاق　　قوت مجموعی ما تا نیابد انتشار

زود برخیزید ازین خواب تغافل تا بکے | جلوہ افروز است در عالم خور نصف النہار
اے مسلمانان بہ اسلامی حمیت رخ کنید | اے مسلمانان ز عالی ہمتی گیرید کار
نقد ہمت را برون از کیسۂ جان آورید | تا بود این مدرسہ را بیخ و بنیاد استوار
المدد ای حامیان دین و ہمدردان قوم | المدد ای در فلاح خلق یزدان جان نثار
در چنین مجلس بیائید ای ہی خواہان قوم | تا رسد باران رحمت بر شما از کردگار
در عمل آرید تدبیرے کہ باشد سودمند | کار بر گیرید زان رای کہ باشد استوار
گفتگو سازید باہم بہر حل مشکلات | تا شود آسان باین تدبیر ہر دشوار کار
قدر سید شناسید ای خردمندان قوم | ذات او شد در حق ما رحمت پروردگار
غم خورد این پیر دانا دل ہمیشہ بہر قوم | فکر بہبودی ما او را بود لیل و نہار
پر اثر تقریر او مفتاح گنج شایگان | خامۂ پر زور او زرین رقم جادو نگار
ناخن تدبیر او ہر عقدۂ مشکل کشاد | شاہباز عقل او اوہام را کردہ شکار

از طفیل اوست این جلوہ کہ می آید نظر
اے خداوند ازل تا دیر او را زندہ دار

نظمون کے پڑھے جانیکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور منشی عنایت حسین صاحب کیفی و منشی صادق حسین صاحب صادق کا مندرجۂ ذیل لفظون مین شکریہ ادا کیا۔

اسپیچ پریسیڈنٹ

حضرات۔ جو دلچسپ اور مفید نظمین اسوقت آپکے روبرو اسقدر دلی جوش کے ساتھہ پڑہی گئی ہین اُن کے لیئے مین آپ کی جانب سے ہر دو اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ گو عام خیال کے مطابق جس مقام پر عملی کام کی صاف ضرورت ہو وہان محض نظمون اور لکچرون کا کہنا سننا کسی

حد تک بے سود معلوم ہوتا ہے۔

مگر ہمکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانون کی قومی طبیعت پر ابتداے زمانہ سے لیکر آجتک بذریعہ نظم نہایت کارآمد اثر پیدا کیئے گئے ہین۔ آج کی نظمون کا مقصود یہ ہی کہ ہماری افسردہ طبیعتون مین قومی جوش اور کم حوصلہ دلون مین متحرک ولولے پیدا ہون۔ اور ایک عرصہ دراز کے بالکل بجھے ہوئے ارادے پھر یکایک چمک اوٹھین۔ جنکے وسیلہ سے ہمین قومی کام کے سرانجام دینے کی قابلیت حاصل ہو۔

ہر ایک نظم جو اس کانفرنس کے روبرو پڑھی جاتی ہے خواہ وہ کسی زبان مین ہو اوسکے کہنے پڑھنے اور سننے سے یہی مقصود ہے اور ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس قومی اجلاس مین کسی نظم کے فاضل مصنف کو محض لفظی خوبیون اور رنگ آمیزیون کا اظہار کرنا یا اس کانفرنس کے بعض ممبرون کو ہمارے مقام اجلاس مین آکر اپنے شاعرانہ مذاق کو ترقی دینا مقصود ہی تو مین سب سے پہلا شخص ہون جو اس کانفرنس کو خدا حافظ کہونگا۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ صاحبان اس تعلیمی کانفرنس کے اصلی مقصد کو کسی حالت مین نظرانداز نہ کرینگے۔ اور ہمیشہ یاد رکھین گے کہ کانفرنس کے روبرو عمدہ نظمون کا پڑھنا اور فصیح لکچرون کا دینا صرف ایک واقعہ ہے جس سے ہم اپنی اصلی اغراض کی تکمیل کرنا چاہتے ہین۔ اور اون کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ قوم لفظی جوش اور وعدون سے تجاوز کرکے عملی کارروائی کی طرف مائل ہو۔ مین پھر دوبارہ کانفرنس کی طرف سے ہر دو فاضل مصنفون کا اونکی نہایت مفید نظمون کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔

اسکے بعد نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور ایک رزولیوشن درباب تائید ندوة العلما کانپور اجلاس مین پیش کیا جو حسب ذیل تھا۔

رزولیوشن نمبر ۲

س کانفرنس کی یہ راے ہی کہ جلسہ ندوۃ العلما جو بمقام کانپور منعقد ہوا تھا اور جس مین علما اور
کار دین جمع ہوئی تھے تمام مسلمانون کی توجہ کے لایق ہی اور اُسکے مقاصد یعنی اصلاح طریقہ تعلیم اور
نع نزاع باہمی نہایت عمدہ اور مفید ہین - تمام مسلمانون کو ایسی عمدہ اور مفید مجلس کی جس سے مسلمانون
ل دینی اور دنیوی بہبودی متصور ہی بدل وجان قلم سے - قدم سے - درم سے مدد کرنی چاہئے -

اس رزولیوشن کو پیش کرتے وقت نواب محسن الملک بہادر نے جو مفید اور دلچسپ اور پُر اثر اور
صیح وبلیغ تقریر کی وہ کانفرنس کی تاریخ مین ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی - اسپیچ ختم ہونیکے بعد
اب محسن الملک بہادر چیرز کی آوازون مین اپنی کرسی پر بیٹھ گئے - اور سید محمود اسکوئر بارسٹرایٹ لا
پنی کرسی پر سے اُٹھے اور رزولیوشن کی تائید مین ایک نہایت برجستہ اور عمدہ اسپیچ کی -

اسکے بعد مولوی محمد شفیع اسکوئر بارسٹرایٹ لا اور مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ
ور مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکم پور نے یکے بعد دیگرے رزولیوشن کی تائید مین تقریرین کین
اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور ایک نہایت فصیح اسپیچ کرنیکے بعد تحریک
ی کہ یہ رزولیوشن منظور ہونیکے بعد معہ نواب صاحب کی اسپیچ اور دیگر احباب کی اسپیچون کی چھپکر
سکرٹری ندوۃ العلما اور دیگر علما کی خدمت مین کانفرنس کی طرف سے بھیجا جاوے -

ممبران موجودہ اجلاس نے پریسیڈنٹ کی اس تحریک سے اتفاق کیا اور رزولیوشن بالاتفاق
پاس ہوا - رزولیوشن مذکور معہ اسپیچ نواب محسن الملک بہادر و دیگر صاحبان کی اسپیچون کے
علیحدہ چھپکر تقسیم ہوچکا ہے -

اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا -

چھٹا اجلاس

منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۴؁ء روز شنبہ بعد دوپہر

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹرایٹ لا

پریسیڈنٹ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور کانفرنس کا چھٹا اجلاس شروع ہوا۔ ممبران موجودہ کانفرنس منتظر تھے کہ اب کیا کارروائی شروع ہوتی ہے کہ ایک ہونہار خوشرو خوش گلو بچہ جسکا نام سید علی تھا اور جو مدرستہ العلوم کا ایک طالب علم اور پٹیالہ کے خلیفہ صاحبان کے خاندان سے تھا۔ اسٹیج پر آیا۔ اور پریسیڈنٹ سے مودبانہ اجازت لیکر نہایت خوش الحانی کے ساتھ ایک اردو نظم پڑھکر سنائی جو اس موقع کے لئے اُس نے پہلے سی تیار کی تھی۔ جسپر مدرستہ العلوم کا سنٹرل ہال چیرز کی آوازوں سے گونج گیا۔ اور وہ نظم ذیل مین مندرج ہے۔

نظم سید علی

طبع موزون دکھا دے جولانی	ہو مضامین نو کی طغیانی
اشہب فکر دیکھہ تیز قدم	نظم کی ختم تک نہ لینا دم
چنون گلزار نظم سے وہ گل	جنکے اہل سخن بنتے بلبل

جتنے ہون باغ باغ سب احباب — ہون معطر دماغ سب احباب

خوش ہون سب داد فکر بھی ملجائے — باغ اوصاف مدرسہ کھل جائے

طول اس مین نہ چاہئے کہ ہو بار — ہوئے مشتے نمونہ از خروار

انڈیا مین سے فرسٹ جو کالج — جسکو کہتے ہین ایم اے او کالج

درس و تدریس کا ہے یہ گلزار — ہین علوم و فنون جس کی بہار

اسکے طلاب ہین وہ سرو سہی — جتنے ہوئینگے انڈیا کو بہی

تخم نیکی سے وہ اگائینگے سیب — دور کردینگے ملک کے آسیب

کیون نہ یہ مدرسہ ہو رشک جنان — کون اس باغ کا بنا رضوان

وہ کہ ہین سید بلند حسب — وہ کہ ہین سید خجستہ نسب

وہ کہ ہے سالک رہ علام — وہ کہ ختم رسل پہ جس کا نام

یہ سلامت رہین ہزارون سال — تا قیامت رہے فزون اقبال

مزرع علم سبز ہوتا کب — گر نہوتے یہان یہ بک صاحب

ہین یہ اس باغ پر بہار کی نہر — ان سے ہر ایک کو ملا اک بہر

میرا ممدوح ہے وہ اسپیکر — جسکے شاگرد تک ہین بیرسٹر

چشمۂ فیض ایک اور ہین اب — نام نامی ہین مارسین صاحب

جو ملا ان سے فیضیاب ہوا — جو پڑھا ان سے کامیاب ہوا

آرنلڈ ہین یہان فلاطون جاہ — آسمان علوم کے ہین یہ ماہ

پڑگئی ان کی فیض کی جو نظر — گلشن مدرسہ ہوا اخضر

ہین وہ کیری یہان اب اک استاد — جتنے کرتے ہین ہسٹری سب یاد

مولوی شبلی خجستہ سیر	آج کالج کے ہین جو روح و جگر
ہین سپہر علوم اختر بخش	ہین یہ جیحون علم گوہر بخش
ہوئے ہمسر انوری و خاقانی	سامنے انکی بہرتے وہ پانی
مہر در عالمان ہندوستان	بدر در عاقلان ہندوستان
ہمہ دان ایک اور ہین اُستاد	ہین خجستہ لقب بلند نژاد
ہے جو عباسؑ اور حسینؑ پہ نام	اس لئے آگئے ہر ایک کے کام
عربی فارسی کے ہین دریا	ان سے ہر ایک فیضیاب ہوا
ہوگیا سبز سر بسر گلشن	کہل کہلانے لگا ہر ایک چمن
ہین وہ چکراورتی ریاضی دان	کہ دبیر فلک بہی ہے حیران
ان کے شاگرد سب ہوئے اکمل	سب ریاضت کا پا گئے اک پہل
ہورسٹ صاحب جو ہو گئے اُستاد	نونہالان مدرسہ ہوئے شاد
ہین سکنڈ ماسٹر کے وہ الطاف	جنکے وصف و ثنا ہین خود وصاف
خوشہ چین ریاض علم و عمل	دل سے کرتا ہے اب دعا ہر پل
کہ خدایا بحق شاہ انام	اس گلستان کو ہو قیام و دوام

یہ گلستان سدا ہو بار آور
نہ خزان آئے یان کبہی یاور

اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی جگہ پر سے اوٹہے اور مندرجۂ ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ پریسیڈنٹ

اے حضرات — اس عظیم الشان مدرسۃ العلوم کو اگر چمنستان علم کہنا بیجا نہین تو بلاشک

یہ ہونہار بچہ جسکی میٹھی زبان سے ہم نے آج یہ دلکش نظم سنی ہی اس چمن کا سب سے پیارا چہچہاتا عندلیب ہے۔ سبحان اللہ خدا کی دی ہوئی کیسی آواز تھی کہ خوش الحانی کے سانچے مین ڈہلکر گویا سوئی کی طرح دلون مین چبہی جاتی تہی۔

نظم تو پڑہی گئی اور پڑہی جاکر کانون تک پہونچی ہی تہی کہ اسکا عطر کھنچکر دلون مین ایسا بہرا اسکے دماغ معطر ہوگئے۔ مگر دلی مسرت کے بعد اب یہ رنج ہے کہ ہمارے نغزلخوان عندلیب نے نغمہ سرائی کا سلسلہ کیون منقطع کر دیا۔ اوس کیفیت کو اب کون بیان کرے جو اس نظم کے سننے سے مہمان کانفرنس پر طاری تہی۔

صاحبان۔ حاضرین مین سے کسی کے سینہ مین ایسا دل ہے جسمین اسوقت یہ خواہش پیدا ہوئی ہو کہ چشم بد دور ایسا چمکتا ستارہ ہر ایک مسلمان کے افق امید پر طلوع ہو کر ہمیشہ کے لئے انکی امیدون کا مرکز اور اسکے خاندان کا روشن چراغ ہو۔ اگر کسی شخص کو اب بہی کوئی شبہ ہو کہ اس کالج سے قوم کو کیا فائدہ متصور ہے تو وہ یہان آکر دیکہہ لے کہ اس کان سے کیسے کیسے گوہر پیدا ہوتے ہین۔ اس ہونہار بچہ نے اگر موجودہ رفتار سے اپنی علمی ترقی مین کوشش کی تو اس مین شک نہین کہ ایک دن یہ حضرت بہی سید علی بلگرامی ثانی ہونگے اور قوم و ملک کے لئے اون کا وجود از بس قابل قدر و مفید ہوگا۔

یہ ہی ایک دلکش نمونہ اس پودے کا جو ہمارے بزرگ او تجربہ کار باغبان سرسید کے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہے۔ اور وہ دن قریب ہے جبکہ اس مدرسۃ العلوم کی گلشن تعلیم کی باد بہاری مین نشو و نما پاکر یہان کے نوجوان ثمرہ علوم سے قوم کو بہرہ ور کرینگے۔ خدا وہ دن ہم سب کو دکہائے تاکہ ہمارے دل قوم کے ان نونہالون کو دیکہکر باغ باغ ہون اور ملک مین چارون طرف اون کی خوش لیاقتی کی خوشبو نکہت گل کی طرح پہیلے۔ آمین۔

لکچر مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

حقیقت مین اسوقت مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا لکچر ہونا قرار پایا تھا۔ ممبران کانفرنس اور دیگر حاضرین دیر سے منتظر اور بیتاب اور ہمہ تن مشتاق تھے کہ مولانا کب اسٹیج پر جلوہ گر ہوکر سامعین کو اپنی بلند اور پُر تاثیر آواز۔ دلکش اور ہمہ گیر لہجہ سے لکچر سُناکر محو حیرت کرینگے۔ یکایک چیرز کی آوازین اور خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور چند منٹ مین تمام مجلس پر سناٹے کا عالم طاری ہوگیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ہماری کانفرنس کے ہیرو اور قوم کے جادو بیان آریٹر اسٹیج پر پہونچگئے۔

مولانا نے حسب معمول اپنی سحر بیانی اور آتش زبانی کا اثر حاضرین کے دلون مین دوڑانا شروع کیا۔ اثنائے لکچر مین جبکہ مولانا کی بینظیر فصاحت اور طلاقت کا دریا زور شور سے اُمڈا ہوا چلا آتا تھا۔

تمام اجلاس پر سکوت اور حیرت کا عالم طاری تھا صرف کبھی کبھی چیرز کی آوازین اس سناٹے مین گونجکر سامعین کو ہوشیار اور متوجہ کردیتی تھین۔ لکچر ختم ہوا اور لکچرار نے ایک گہرا نقش اپنی آڈینس کے دلون پر باقی چھوڑا۔ اسکے بعد پریسیڈنٹ نے نہایت جوشیلی اور رنگین گرجستہ اور مناسب الفاظ مین مولانا کا شکریہ ادا کیا اور چھٹا اجلاس برخاست ہوا۔

مولانا کا لکچر دہلی کا چھپا ہوا موجود تھا۔ اور ممبرون کو اطلاع کردی گئی کہ یہ لکچر دوبارہ کانفرنس کی طرف سے نہین چھپنے کا اور جن صاحبون کو لینا منظور ہو خرید فرمالین۔

ساتوان اجلاس

منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۴ء وقت شب

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹر ایٹ لا

اجلاس شروع ہوا اور تمام کارروائی اجلاس کی انگریزی مین ہوئی سنٹرل ہال مین نہایت عمدہ روشنی تھی۔ طالب علمون اور ممبرون کی کثرت سے ہال بھر گیا تھا۔ آفتاب احمد خان اسکوئر بارسٹر ایٹ لا نے جو مدرستہ العلوم کے طالب علم ہین اور ترقی تعلیم کے لئے لندن گئے تھے اور یونیورسٹی کیمبرج مین تعلیم پائی اور بی اے کی ڈگری حاصل کی اور بارسٹری کا ڈپلوما حاصل کر کے واپس آئے ہین۔ انگریزی زبان مین کیمبرج یونیورسٹی اور مدرستہ العلوم علیگڈہ کی تعلیم پر نہایت عمدہ اور فصیح لکچر دیا۔ جس پر بہت سی چیرز دیگئین۔

اخیر کو پریسیڈنٹ نے نہایت عمدہ ریمارک انگریزی زبان مین کیا۔ اور کہا کہ آفتاب احمد خان ایک بے نظیر نمونہ ہین ہمارے اس کالج کی تعلیم اور کیمبرج یونیورسٹی کی تعلیم کے۔ مجھکو بڑی خوشی ہی کہ ایسے لایق طالب علم مدرستہ العلوم سے پیدا ہوئے ہین۔

اسکے بعد عبداللہ شاہ طالب علم مدرستہ العلوم نے بچون کی تعلیم پر انگریزی مین ایک لکچر دیا اور پریسیڈنٹ نے انگریزی زبان مین اس پر نہایت عمدہ ریمارک کیا۔

اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

آٹھوان اجلاس

منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء روز یکشنبہ وقت صبح

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹرایٹ لا

اجلاس شروع ہوا اور مولوی شفیق الرحمن صاحب رئیس رامپور اپنی کرسی سے اوٹھے اور پریسیڈنٹ سے اجازت لیکر اول بطور تمہید کے اپنی ایک فارسی غزل پڑہی - اسکے بعد اُنھون نے اپنا ایک مسدس اجلاس کو پڑھکر سُنایا جو فارسی زبان مین اس موقع کے لئے تیار کر کے لائے تھے - غزل اور مسدس دونون ذیل مین مندرج ہین -

غزل

یا ایہا الکرام بدانید من کیم
زان پیشتر کہ در طرف نظم رو کنم

زاہد نیم کہ جبہ و دستار پنجگاہ
در جامعی بیارم و از نو وضو کنم

قاضی نیم کہ نص و خبر پیش او نہم
تا عیب در لباس کسے جستجو کنم

واعظ نیم کہ بحث مذاہب در آورم
لعنت برین بگویم و بر آن تفو کنم

شاعر نیم کہ در صفت خط خال و زلف
تحسین و آفرین بسخن آرزو کنم

ہم مستشار ملک نیم تا بمجلسے
از نظم ونسق سلطنتے گفتگو کنم

آنم کہ بہرِ گسمے ہنگامہ صبحگاہ
خود شعر چند خوانم وخود ہای ہو کنم

آنم کہ بہرِ سید قوم از خدای خویش
عمر دراز خواہم ودستر را فرو کنم

مسدس فارسی

یاد ایامیکہ طیبہ[۵۱] مہبط جبریل بود
شاد ہنگامیکہ درس کفر را تعطیل بود

حبذا روزیکہ درروی وحی با تنزیل بود
فرخا وقتیکہ ہراجمال را تفصیل بود

ہر چہ جز یادِ خدا از صفحۂ دل محو بود
دین حق می نقش بت وکفر باطل محو بود

دین حق[۵۲] ہمچون شجر شد سایہ افگن بر جہان
بیخ او اندر زمین وشاخ او بر آسمان

میوہ اش شیرین تر از جان در مذاق انس وجان
آبیارش رحمت وفخر دو عالم باغبان

گر بگوئی رحمۃ للعالمین میزیبدش
آری آری باغبانی اینچنین میزیبدش

بر بساط دہر یادِ یک خدا را نقش بست
کعبتین کعبہ را ہم مہرہ از ششدر برست

عزت عزی ببرد ونائلہ را کرد پست
وان ہبل را خوار کرد ودلات را در ہم شکست

پاک کرد از لوث اوثان از عرض بیت اللہ را

[۵۱] نام مدینہ مطہرہ شرفہا اللہ تعالٰے گویند اصل ازین ست کہ لفظی ست سریانی ۱۲

[۵۲] این تلمیح است بآیہ کریمہ کما قال عز وجل مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ ۱۲

از بتان آزاد فرموده عباد الله را

خیره بود از آفتاب حق دو چشم بندگان — چیره بر هر خاطری وسواس شیطان جهان

تیره از سنگ بتان سرچشمهٔ نور نهان — بت پرستی را رواجی بیش از حد بیان

پردهٔ از حق بکشاده روی باطل بسته شد

با چنین بست و گشادی دین کامل بسته شد

از عمر عهد خلافت زیب و زیور یافته — انتظام تازهٔ محراب و منبر یافته

تن سر و سر افسر و افسر گهر دریافته — لشکر اسلام خیلے ملک و کشور یافته

تخت او بستاندی و بالین ز خشتے می نمود

وه چه زیبا پادشاهی در لباس فقر بود

کس نمی سنجید در میزان ما روز نبرد — پیش ما شیر ژیان سر بر نمی دانست کرد

هندوی ما از زمین پارس بر انگیخت گرد — سوی ترکستان همی بگریخت از ما یزدگرد

روز هیجا پنجه را چون آفتابی کرده ایم

خصم باغی را ز آب شرم آبی کرده ایم

هیربد[ه] اندر خزیده در کنشت برهمن — برهمن در سومنات و سومنات اندر پتن

هر یکے را گریه می آمد بحال خویشتن — جمله عشرتخانها زین غم شده بیت الحزن

ه هیربد - پیشوای آتش پرستان چون لشکر اسلام بر بلاد فارس چیره شد پیروان زردشت از آنجا رخت اقامت در هند کشودند و با برهمنان پیمان بستند که در مذهب ما و شما تفرقه نباشد هر که خواهد زند بخواند هر که خواهد وید را بیاموزد چنانچه شیخ سعدی همین اشاره نموده ه

بتقلید کافر شدم روز چند — برهمن شدم در مقالات زند

خاک ذلت بر سر زرتشت و آتش ریختیم
ژند را بر باد دادیم و آبش ریختیم

روم بر بوم و برش بگریست از شبگیر ما
نیل نیلی جامه شد از نالهٔ تکبیر ما

هند بر سند او فتاد از بیم تیغ و تیر ما
فارس فارس سپر افگند از شمشیر ما

موج در قنوج میزد فوج اوج آرای ما
ترگ[۱] ترکان ترک خورد از فرق فرق‌سای ما

کوس دولت بر فراز قصر قیصر میزدیم
خیمهٔ اقبال را بالای اختر میزدیم

بر بطریقها[۲] محراب و منبر میزدیم
ساغر عشرت بکام دوستان در میزدیم

این جهان کهنه از نو گلستان تازه بود
رنگ خون غازیان بر روی گیتی غازه بود

چون بغرّیدیم در میدان بسان شیر بر
برق تیغ ما رسیدی از زمین بالای ابر

لرزه می افتاد همچون بید در جسم هژبر
نیستی کس را پناهی جز درون حصن قبر

وه چه زیبا بد کمان و تیر بر بازوی ما
آفرین میخواند چرخ پیر بر بازوی ما

نیمچه سنجوق ما قدر مه انور شکست
بازوی پر زور ما صد چون در خیبر شکست

تیغ ما بازار برق و رونق گوهر شکست
گرز ما البرز را دوش و میان و سر شکست

گوش گردون بود کر از غلغل تکبیر ما
بود اندر روز میدان شیرها نخچیر ما

[۱] ترگ - خود ۱۲ [۲] بطریق - مقتدای هیکل ترسایان ۱۲

حبذا روزیکه چون خور تاج بر سر داشتیم
تخت عزم جزم چون جم روی صرصر داشتیم

ما هما بودیم دولت زیر شهپر داشتیم
بندهٔ فرمان خود خاقان و قیصر داشتیم

فال نیکو میگرفتند از رخ اقبال ما
حبذا - یادش بخیر اقبال نیکو فال ما

مور ما در اندلس تخت سلیمان داشتی
مهر را بر نص خاتم نص قرآن داشتی

طرح صرح انداختی و قصر ایوان داشتی
صد سبا را از سبی بر باد خذلان داشتی

آصف ار در صدر صفه خواسته بلقیس را
[۵۱] از خر شیطان بزیر انداختیم ابلیس را

در بنای قصر چون رنگ عمارت ریختیم
آب طاق کسروی بر خاک ذلت ریختیم

گنجهای رنجها هنگام صنعت ریختیم
خاکها بر فرق مانی از ندامت ریختیم

شاهد دعوی من هستند آن اطلالها
قصر احمر میکند تفصیل این اجمالها

حزم ما آن بزم را صد زیب و آئین بسته است
رزم ما پهلو و دست آن خسته و این بسته است

عزم جزم ما صبا را پای در طین بسته است
بزم ما از زنگها ارژنگ در چین بسته است

[۵۲] لوحش الله آن زمان کان حزم و عزمی داشتیم
بارک الله آن مکان کاین رزم و بزمی داشتیم

دولتی ار بود آری دولت عباس بود
جم به پیش تخت او موری درون طاس بود

۵۱ این محاورهٔ حال است میگویند از خر شیطانش زیر انداختم - یعنی از شیطنتش باز داشتم ۱۲
۵۲ لوحش الله مخفف لااوحش الله -

راهدارش خضر بود و آبدار الیاس بود　　ساکنانش را شراب عیش اندر کاس بود

فضل یحییٰ بود در روشن همچو شاه خاوری
کار دولت بود از جعفر چو زر جعفری

یکدمی با چشم عبرت حضرت مامون ببین　　پیش او سقراط و جالینوس و افلاطون ببین
آن یکی سیحون شمر وان دیگرے جیحون ببین　　هر یکے را در هنر از دیگرے افزون ببین

حضرتے نے بلکه بوده عالمی بر عالمی
هر یکے از حاضرانش عالمے در عالمے

خامه را بر نامه ما بود نازے دیگرے　　نامه را از خامه ما امتیازے دیگرے
چامه[51] را بر جامه از خامه طرازی دیگرے　　آمه را بد با چکامه سازو بازی دیگرے

کلک می نازید بر لوح حبذا تحریر ما
گوش می بالید بر لب فرخا تقریر ما

بسته ایم از هر فنے نقش کتابے تازهٔ　　کرده ایم از هر کتابے انتخابے تازهٔ
هر سوالے راز ما آمد جوابے تازهٔ　　بر رخ هر نکته بکشودیم بابے تازهٔ

هر کسے از مسک علم[52] بوعلی بو میگرفت
وان غزالی بر سطاطالیس آهو میگرفت

در زمین علم ما حکمت پناهی کرده ایم　　بر سریر عقل و دانش بادشاهی کرده ایم
هر کجے را راست از مه تا بماهی کرده ایم　　نظم و نسقے بهر طبعی و آلهی کرده ایم

[51] چامه - نثر آمه - سیاهی که در محاوره حالش مرکب میگویند - چکامه - قصیده ۱۲

[52] اشاره بطرف بوعلی مسکویه که بعضے از کتب یونانی را بعربی ترجمه کرده ۱۲

کوس علم از بام قصر ما بلند آوازه شد
سکه و خطبه بنام دولت ما تازه شد

بربط یونان ز مجلس از صدا افتاده بود — محفل کلدانیان هم از صفا افتاده بود
مجلس ایرانیان خود بی نوا افتاده بود — قصه کوته جمله سامانها ز پا افتاده بود

باز نو بزم شکسته را طرازی بسته ایم
نغمهٔ در ساز کهنه از حجازی[۱] بسته ایم

خود اروپا[۲] را چراغ علم و دانش مرده بود — ظلمت بیدانشی نور هنر را برده بود
جهل اندر خاطر هر کس قدم افشرده بود — دانهٔ علم و عمل از دل همچو تخم افسرده بود

شمع بر کردیم و اینها را فرا ره داشتیم
گمرهان را در طریق علم با ره داشتیم

وان گریک[۳] از طارم رفعت بزیر افتاده بود — هر کسے اندر مغاک تار و تیر افتاده بود
در کمند دیو خذلان سخت اسیر افتاده بود — یعلم الله در عجب اشکال[۴] گیر افتاده بود

از زمینش برگرفته چرخ سا میکرده ایم
خود خدا داند که ما کار خدا میکرده ایم

هم جهاز مصریان در چاه موج افتاده بود — بادبانها گسسته و لنگر ز هم بگشاده بود
وان امیر البحر سر در خواب غفلت داده بود — تا حبابے بشکند کشتی بغرق آماده بود

در چنین طغیان طوفان ناخدائی کرده ایم

۱ حجاز- نام پرده است از موسیقی ۱۲- ۲ اروپا- مفرس یورپ ۱۲- ۳ گریک- یونان ۱۲
۴ در محاوره حال میگویند که در عجب اشکال گیر افتادیم یعنے در عجب مشکلے گرفتار شدیم ۱۲-

از پئے بیگانگان ناآشنائی کرده ایم

کارگاه صنعت از ما دستگاهی داشتی — دست ما بر دعوی حرفت گواهی داشتی
روز بازار تجارت عرصه گاهی داشتی — کاروان ما ز چین تا شام راهی داشتی

زین سعادت حکم بر اقلیم و کشور رانده ایم
درس دانش داده ایم و گلها بستانده ایم

جام اندر آستین جم بر ذوالسلطان — ده چه نیکو بود کار بالعبد باستان
گر مخالف کج بیندیشد نداری استان — از زبان گلچین می باید شنید این داستان

گلچین داد باستان گوئی را کماهی داده است
فضل ما نازم که دشمن هم گواهی داده است

از شر عصر تیها آن ملک جم بر باد رفت — مسند آصف شد و مهر و قلم بر باد رفت
کار لشکر شد تبه طبل و علم بر باد رفت — حور و غلمان قصر رضوان با ارم بر باد رفت

فتنهٔ چنگیز غارت ساخته بغداد را
نیست آن بادی که برهم کرد قوم عاد را

بر زوال شوکت بغداد می باید گریست — بر خرابیهای علم آدمی باید گریست
بر مردان برجال را دمی باید گریست — آخر ای احقاد بر اجداد می باید گریست

بر چنین ملکی ز چشم ار خون بریزی حق بود
بلکه از خون دجله و جیحون بریزی حق بود

یکسر از کار صناعت دستها برداشتیم — از زمین تخم زراعت مطلقا برداشتیم
وان تجارت را که چه افگنده پا برداشتیم — کس نبر دار دالبی انچه ما برداشتیم

علم و دولت رفت بنگر تا چها بر باد رفت
این همه از ماست بر ما نه از خدا بیداد رفت

کس نمی پرسد که ما از دودمان برتریم
قاضی ره بیم یا مفتی شهر دیگریم
میر و مرزائیم یا اسکندریم و قیصریم
از حجازستیم یا از هند یا از بربریم

تا بفرض وقت ما بی ای وایم اسے نیستیم
نیستیم و نیستیم آرے وآرے نیستیم

کاروان بگذشت و بین راه ما در مانده ایم
یوسفی بودیم و اندر چاه ما در مانده ایم
از بلای گرگ اخوان آه ما در مانده ایم
دستگیر اے قوم ما والله ما در مانده ایم

چون زلیخا بر سر بازار رسوا تا بکے
ای عزیزان ذلت طعن زلیخا تا بکے

خواب تا کی دولت بیدار ما را خواب برد
پنجهٔ پر زور افلاس از تن ما تاب برد
بخت و تخت و رخت ایک یک گوئی آب برد
دزد آمد خانه را آتش زد و اسباب برد

چشم بگشائید کانیک صبح محشر بر دمید
دوزخ افلاس میگوید که هان هل من مزید

هر طرف طوفان و ما در راه طوفان خفته ایم
همچو راقص[1] پنجه در کام ثعبان خفته ایم
رهزنان بیدار و ما زیر مغیلان خفته ایم
هر چه میگویند برخیزید ما یان خفته ایم

چشم رحمے کو که روی خواب ما آبی زند
دست خشمے کو که سیلے بر رخ خوابی زند

[1] راقص شکلے است جانب شمال ۱۲

از پی اصلاح قوم این انجمنها کرده ایم — واعظان و شاعران را بر سر پا کرده ایم
بهر بیماران غم فکر دوا کرده ایم — قوم خود این چاره ها کرده است نی ما کرده ایم

پس چرا سر از کار خویش بیرون میزند
تیشه بر پای درخت خویشتن چون میزند

هیچ فهمیدی چه باشد آن درخت بارور — بیخ او اندر علیگڑه شاخ در هر بوم و بر
میوه اش نی از انار و سیب از نوع دگر — بلکه از جاه و کمال و عزت علم و هنر

آن درخت تازه باشد درسگاه مسلمین
درسگاهی نی که جای عز و جاه مسلمین

این درخت تازه با آب پروردنی است — نه به آب زر که با آب جگر پروردنی است
بیخ او نی در زمین در چشم سر پروردنی است — هر درختی را که شیرین است بر پروردنی است

این درخت تو اگر طوبی شود طوبی لکم
ورنه آبش میدهید ای باغبانان مالکم

زان همی ترسم که چون هنگامهٔ محشر شود — دست مسکینان بجیب هر تونگر پر شود
داوریها پیش حق از بخل سیم و زر شود — وین تونگر از جوابش عاجز و مضطر شود

ای تونگر بر کشا بهر غریبان مشت دست
ورنه در محشر بخائی از ندامت پشت دست

آخر ای منعم برادر را گدا دیدن رواست — کاسه در دست پیش هر سرا دیدن رواست
سینه اش را چاک از تیغ جفا دیدن رواست — زیر دست ناکسانش تا کجا دیدن رواست

از شماتت تا بکی خندند بر رفتار ما

دشمنان را گریه می آید بحال زار ما

للمدد ای چرخ ستمگر دار بر ما رحمتی — تا کجا بیداد ای خونخوار بر ما رحمتی
ای زمین ای دشت ای کهسار بر ما رحمتی — ای در و ای سقف و ای دیوار بر ما رحمتی

سوختیم از آتش درد و کسی دلسوز نیست
یا مگر بعد از شب تنهائی ما روز نیست

یا رسول الله سرگردان و مضطر گشته ایم — خوار و رسوا و ذلیل و زار و ابتر گشته ایم
عاجز و حیران سراسیمه و سرگشته ایم — بی زر و بی زور و بی پرواز و بی پر گشته ایم

یک دمی از رحم سوی حال زار ما ببین
دردمند ما ببین ای غمگسار ما ببین

ای بقربان جمالت دیدهٔ بیدار ما — ای بلا گردان آلت خاطر بیمار ما
ای فدای آن بلالت این سر و دستار ما — صدقهٔ خاک نعالت همتی در کار ما

همتت ار یار گردد کار با سامان شود
ای که هر مشکل ز فیض همتت آسان شود

سید غمخوار قوم از کشته برخوردار باد — مهدی و محمود را هم رونق بازار باد
نظم شبلی نطق مولانا علی التکرار باد — حاضران را جملةً الطاف ایزد یار باد

خانهٔ برکت علیخان دائما آباد باد
چشم زین العابدین خان روشن و دلشاد باد

حبذا مسیو[1] بک آن فرزانهٔ دهر علم و فن — فرخا آن جامع اوصاف مسیو مارسن

[1] موسیو - لغت فرانسیسی است بمعنی جناب ۱۲

مرحبا آن مسیو کیری نیک خو شیرین سخن
شاد مسیو آرنلڈ آن فلسفی موتمن

تا بود کون و فساد آب و آتش خاک و باد
طبع کالج زین چہار عنصر ہمیشہ چاق باد

ہر کسے گوید شفیق این نظم محکم خوب گفت
زرم را ہم خوب گفت و بزم را ہم خوب گفت

تا نہ زر تو جبہ گردد من نگویم خوب گفت
زانکہ بے زر ہر کہ شعر گفت او کم خوب گفت

وقت تحسین نیست زاز خندہ شکر ریختن
وقت اشک افشاندنست در مجلس زر ریختن

مسدس کے تمام ہونے پر پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ پریسیڈنٹ

اے حضرات - ہمارے مخدوم مولوی شفیق الرحمان صاحب نے اسوقت جو نظم اس قدر گرمجوشی کے لہجہ مین آپکے سامنے پڑہی ہے وہ ایسی فاضلانہ اور پاکیزہ اور فصیح ہے کہ ہمین آج بے اختیار عرفی اور انوری اور خاقانی کے زمانے یاد آگئے۔

سبحان اللہ ہماری قومی ترقی کا ایک وہ زمانہ تہا کہ اہل اسلام ستارون کی مانند فضیلت کے آسمان پر چمکتے دکہائی دیتے تہے - یا آج قومی ادبار کے طوفان مین یہ وقت آگیا ہی کہ ہم گویا ایک عمیق چاہ مین ان ستارون کے عکس موہوم کی طرح غوطے کہاتے ہوئے نظر آرہے ہین - جس بالادست بلندی کا ذکر ایسے برجستہ الفاظ مین اس حسرت بہری نظم مین کیا گیا ہی اوس کا ہماری موجودہ خستہ حالی سے موازنہ کیجیے تو استاد حالی کی وہ غمزدہ رباعی بے اختیار یاد آتی ہے جو اس ڈایاگرام کی پیشانی پر چین بجبین ہوکر زبان حال سے ہماری قومی شرمساری

کی سرگذشت کہہ رہی ہے ؎

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے	اسلام کا گر کر نہ سنبھلنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد	دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

مین کانفرنس کی طرف سے فاضل مصنف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون -

اسکے بعد پریسیڈنٹ کی اجازت سے ایک اور نظم اُردو پڑہی گئی جسکے مصنف منشی محمد راضی صاحب مختار اٹاوہ ہین اور وہ نظم ذیل مین مندرج ہے -

نظم منشی محمد راضی صاحب

رباعی

دادیم بباد جاہ و اجلال	از جہل و نفاق و سوء اعمال
کن روزئی ما بفضل یارب	علم و عمل و عروج اقبال

مناجات

خدایا تیری قدرتین جلوہ گر ہین	تیری صنعتون سے بھرے بحر و بر ہین
صدف سے کئے تونے گوہر ہویدا	کئے لعل و یاقوت پتھر سے پیدا
درختون مین پھل پھول تونے لگائے	کہ پھر وہ نہ جامہ مین پھولے سمائے
گلون سے کہین تونے گلشن سجایا	کہین تونے صحرا مین سبزہ جمایا
کوئی چیز تیری نہ بیکار دیکھی	جڑی بوٹیون مین بھی تاثیر بخشی
پتہ تیرا ہر برگ بتلا رہا ہے	تیری شان ہر نخل دکھلا رہا ہے

بسی تیری پیراہن گل مین بو ہے
زبان عنادل پہ بس تو ہی تو ہے

کھلائے ہین وہ پہول تونے چمن مین
کہ ہر اک نرالا بنا بانکپن مین

پیاری سحر کی سہانی ہوائین
نہ کیون طوطیان دیکھکر چہچہائین

گل و برگ پر دیکھہ شبنم کے قطرے
نگہہ کہہ رہی ہے کہ موتی ہین بکھرے

تماشے یہ سب ہین تیری قدرتونکے
یہ سب روپ ہین تیری ہی صنعتونکے

کوئی شے نہین تیرے جلوے سے خالی
وہ موجود ہو یا ہو شکل خیالی

یہ نادر صنایع دکھائے جو تونے
تیری قدرتون کے ہین ادنی نمونے

بشر کو کیا تونے جگ کا اوجالا
کہ سب سے وہ افضل ہوا اور اعلے

خدایا بڑا تیرا احسان ہے ہم پر
کہ بخشا محمدؐ سا ہم کو پیمبر

نبیون کا سرتاج و سردار عالم
ترا خاص محبوب و ہمراز و محرم

محبت کے گر جس نے ہم کو سکھائے
کہ اغیار بہی ہم نے اپنے بنائے

ہمین کجروی کی بلا سے بچایا
نشان جادۂ راستی کا بتایا

جو تہا حسن اخلاق مین فرد کامل
غریبون کے دکہہ درد مین دلسی شامل

عنایت سے تیری خداوند عالم
ہدایت کو بہیجی کتاب معظم

خزینہ فصاحت بلاغت کی ہے وہ
ذخیرہ ہر اک علم و حکمت کی ہے وہ

کتاب ایسی کس قوم کو تونے دی ہے
تیری ذات جس کی محافظ بنی ہے

نبی گرچہ ہم مین ہمارا نہین ہے
مگر رہنما وہ کلام مبین ہے

جو اسلاف ذیقدر گذرے ہمارے
کمالات علمی کے پتلے تہے سارے

بہلائی کے جویان ترقی کے خواہان
وہ قومی فوائد پہ تہے دل سے قربان

وہ ترویج علم و ہنر پر فدا تھے — وہ شہرت مین خورشید سے بھی سوا تھے
جہانداری و ملک گیری مین فایق — اصول تمدن مین ہر طرح لایق
جہان کو وہ رونق تھی اُن اہل دین سے — کہ جیسے ہو خاتم کو زینت نگین سے
وہ گنجینۂ فن تو زیر زمین ہین — مگر اون کے آثار خاطر نشین ہین
اونہین کی ہے لائف ترقی کی رہبر — جسے قدر سے دیکھتے ہین ہنرور
مگر اب وہی امتِ احمدی ہے — کہ چھائی ہوئی جس پہ یہ بیکسی ہے
نہ ترویج مذہب سے کچھ اُسکو الفت — نہ تحصیل علم و ہنر کی ہے رغبت
کہان جوش ہمدردی قوم باقی — کہ پھیلی ہے اب ہم مین نا اتفاقی
کسی پر ہے الزام لا مذہبی کا — کسی پر لگا حکم ہے بیدینی کا
کسی کو ہین مشرک سے تعبیر کرتے — غرض ہین ہر اک طرح تحقیر کرتے
ہوئی ایسی نفرت ہے آپس مین پیدا — بنا ایک دشمن ہے اب دوسرے کا
نہ احکام سے تیرے اُنکو غرض ہے — بڑھا اب جہالت کا ایسا مرض ہے
نہ کچھ اتباع نبی مکرم — کہ جس نے سہے تھے انہین کے لئے غم
درستی دنیا و عقبیٰ سے کاہل — پڑے کبر و نخوت مین ہین آج غافل
الٰہی عطا کر وہ جوش اخوت — کہ یک جان و دو قالب بنجے پھر یہ امت
پیمبر کا پیرو خدایا بنا دے — الٰہی طریق صحابہ سکھا دے
الٰہی مٹا دے یہ آپس کے کینے — اوسی طرح بھر دے محبت سے سینے
یہ جلسہ ہے جان پرور و روح افزا — کہ دکھ درد کا ہے یہان اک مسیحا
اُسے نیک نیت کی یارب جزا دے — عمل کا ہمین حوصلہ یا خدا دے

اُسے بخشش مقصود پر کامیابی
کہ جاتی رہے ہم سے ساری خرابی

اسکے بعد پریسیڈنٹ نے مناسب الفاظ مین اس نظم پر ریمارک کیا اور شکریہ ادا کیا۔

لکچر سید محمد محمود اسکوئر بارسٹرایٹ لا

سال گذشتہ کے اجلاس مین جو مسلمانون کی تعلیمی حالت پر سید محمود نے لکچر دیا تھا اسی کے سلسلہ مین ایک دوسرا لکچر دیا درباب اشاعت وموجودہ حالت اعلی تعلیم انگریزی اسکے مسلمانون مین اور یہ کس حساب سے وہ ترقی کر رہے ہین اور اون کو کیا تدبیر ترقی اختیار کرنی چاہیئے۔

یہ لکچر بھی ایک طولانی مگر نہایت مفید لکچر ہے۔ اور اجلاس کے اخیر وقت تک ختم نہین ہوا اور اس لیئے یہ تجویز ہوئی کہ لکچر دوسرے وقت ختم کیا جائے۔ اس تجویز کے بعد اجلاس برخاست ہوگیا اور بقیہ لکچر دوسرے وقت پر ہونا قرار پایا۔

نوان اجلاس

منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء وقت بعد دوپہر

صدر انجمن

مولوی محمد شاہدین اسکوئر بارسٹرایٹ لا

اجلاس شروع ہونے پر سید محمد محمود اسکوئر بارسٹرایٹ لانے اپنا بقیہ لکچر دیا - اور لکچر کے ختم ہونے پر نہایت زور سے چیرز دی گئین -

بعد اسکے پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور لکچر کے شکریہ مین حسب ذیل گفتگو کی -

اسپیچ پریسیڈنٹ

اے حضرات - جو بے بہا اور عالمانہ لکچر ہمارے فاضل بے بدل عالیجناب سید محمود صاحب نے دیا ہے اوس کے سننے سے ہم سب جسقدر محظوظ اور مشکور ہوئے ہین اوسکا اظہار کرنا میری قوت بیان سے باہر ہے - یہ لکچر گویا اُس مشہور لکچر کا ضمیمہ ہے جو کہ جناب ممدوح نے پچھلے سال اس کانفرنس کے اجلاس مین مسلمانون کی تعلیم کے متعلق دیا تھا - اور جسمین گذشتہ سو سالون مین ہماری تعلیمی حالت کا تاریخانہ تذکرہ کرکے اونہون نے بذریعہ اعداد دیگر اقوام کے مقابلہ مین ہماری موجودہ علمی ترقی کا اندازہ کیا تھا -

موجودہ لکچر مین انہون نے مختلف صورتون مین انھی اعداد کو استعمال کر کے چند نہایت مفید اور کار آمد نئے نتیجے نکالے ہین جنسے مسلمانان ہندوستان کی خستہ حالی عیان ہوتی ہے۔ ہم سب پر لازم ہے کہ اس لکچر مین جو اسباب ترقی بیان کئے گئے ہین اور جو سود مند نصیحتین اُس مین مندرج ہین ان پر مناسب صورتون مین عمل کرنیکی بدل و جان کوشش کرین کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ جب تک ہم اپنے سامان ترقی کو مہیا کرنے کی سعی نہ کرین اور اون اسباب سے واقفیت پیدا نہ کرین جو ہماری قومی فلاح کے لئے سد راہ ہین اس ارادیسے کہ اونکو بہت جلدی رفع کیا جاوے اُس وقت تک آپ قطعی یقین رکھین ہم اس کانفرنس کے سالانہ اجلاس سے کوئی مستقل اور عملی فائدہ حاصل نہین کر سکتے۔

اس لکچر کا مقصد زیادہ تر یہ ہے کہ رنگین بیانیون یا رنگ آمیزیون کے مصنوعی لباس مین قوم کا بھدا پن ظاہر ہونے سے تو رہا اس لئے اب نہایت ضروری ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے یہ خوش پوشی کا سامان الگ کر کے عریانی کی حالت مین قوم کا فوٹو اُتارا جائے۔ جس سے اُسکے خط و خال کا حسن و قبح روز روشن کیطرح ظاہر ہو۔ تاکہ ہر ایک دیکھنے والا بچشم خود دیکھ لے کہ وہ قوم جس پر ہم اسقدر نازان ہین فی الحقیقت خوبی اور خوبصورتی کے سانچے مین ڈہلی ہے یا کہ بدنمائی کا ایک ایسا نمونہ ہے کہ جسکی نظیر مہذب دنیا مین اوسکی اپنی ذات مبارک کے سوا غالباً اور کوئی نہ مل سکیگی۔

یہ لکچر صرف ایک لکچر نہین بلکہ ہندوستان کے مسلمانون کے لئے ایک صدای عام ہے کہ او اپنی خوبروئی اور خوش خرامی پر ناز کرنے والو! آؤ۔ دم بھر کے لئے اس مختصر آئینہ خانہ مین ہوتے جاؤ۔ تاکہ تمکو خود معلوم ہو جائے کہ تمہاری جماعت نوجوان۔ قوی ہیکل۔ وجیہہ ترکون کا ایک جرار لشکر ہے یا کہ کہن سال۔ گرسنہ شکل۔ کریہ منظر حبشیون کا ایک گرد آلود فرقہ۔ اور جب

تمکو یقین ہو جائے کہ ہان تم اس دوسرے گروہ کے ہم شکل اور ہم کاب ہو تو اوس حبشی کی طرح جسنے پہلی ہی دفعہ آئینہ مین اپنی بھونڈی سی شکل دیکھکر آئینہ کو جھنجلا کر توڑ ڈالا تہا یہ کہکر کہ معاذ اللہ یہ کیسا بُرا آئینہ ہے۔

تم بھی کہین اس لکچر کو پھاڑ نہ ڈالنا اس طیش مین آکر کہ توبہ توبہ مسلمانون کی قوم پر جو بلاشک خیر الامم ہے کیسے الزام لگائے ہین۔ خدانخواستہ ہم کیون ایسے ہونے لگے۔ ہان ہم ایسے۔ ہم ایسے۔"

یہ صدای عام آپکے کانون تک سب سے پہلے پہونچی ہے اور خدا کرے کہ آپکے دلون مین بھی سب سے پہلے اثر کرے۔ ہی خواہان قوم پر لازم ہے کہ اعلی تعلیم کی اشاعت مین جان توڑکر کوشش کرین۔ اور اس بات کا سب سے بڑہکر خیال رکہین کہ اپنی طاقتون کو کسی صورت سے منتشر نہ ہونے دین۔ کیونکہ سب سے اہم ضرورت آجکل ہمین اس امر کی ہے کہ ہم اپنی جمہوری قوتون کو ایک مرکز کی طرف میلان دیا اگر ممکن ہو تو ایک قومی تحریک کی بنا پر اپنی تعلیم کو مکمل کرین۔ اس قسم کی تجویز کے سوا مجھے مسلمانون کی تعلیمی کامیابی کے حصول مین بہت کچھ شبہ ہے - اور مین نہایت خوش ہون کہ اس کانفرنس کے گذشتہ اجلاس مین اس ضروری مسئلہ کے متعلق آپ اتفاق راے کا اظہار کرچکے ہین جس پر مین یقین کرتا ہون کہ آپ عملی کارروائی کرنے کی بدل و جان کوشش کرینگے۔

لکچر سید محمود اسکوئر بارسٹرایٹ لا کا علیحدہ چھاپہ ہوکر تمام مجمع دن مین تقسیم ہو چکا ہے -

---

اس کے بعد سید حسن شاہ صاحب مہتمم رسالہ اتحاد لکھنؤ نے رپورٹ رسالہ اتحاد پیش کی جو ذیل مین مندرج ہے

رپورٹ رسالہ اتحاد

جناب پریسیڈنٹ صاحب وحاضرین جلسہ مجھے مختصر الفاظ مین رسالہ اتحاد کی رپورٹ پیش کرتا ہے - آج تک لوگون کا یہ خیال ہے کہ کانفرنس مین سیکڑون رزولیوشن پاس ہوئے ہین مگر اوسکی تعمیل کچھ نہین ہوتی اگر ہوتی ہے تو کیونکر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قوم نے اسکی طرف کسقدر توجہ کی اور ہم کامیاب ہوئے تاکہ آیندہ جو لوگ اس کانفرنس مین شریک ہون وہ اپنی پاس شدہ رائیون کی کامیابی کی مسرت ظاہر کرین اور جو لوگ کم پست ہمت ہین وہ اپنی اپنی عالی ہمتی کو کام فرما کے اپنی قومی رائیون کی عزت کرین -

اس خیال نے مجھے اُس رزولیوشن کی نسبت غور کرنیکے لئے متوجہ کردیا جو ۱۸۹۱ء اجلاس ششم جلسہ دوم مقام علیگڈہ بدین مضمون پاس ہوا کہ اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ایک رسالہ ایسا نکالا جائے جس مین اصلاحی انجمنون کی کارروائیان ماہوار شایع ہوا کرین -

چنانچہ مین نے اسکے عمل درآمد کی کوشش کی اور اس رزولیوشن کی تعمیل مین جو کچھ نقایص معلوم ہوئے اُس پر بھی غور کیا جسکو ذیل مین درج کرتا ہون اور بنظر توجہ ممبران اس خیال کو مین نے بعض ممبران کانفرنس کو بھی کئی ہفتہ پیشتر اطلاع دی تاکہ وہ اس خیال پر غور کرین اور یقین ہے کہ اُن مین کے بعض ممبران تشریف فرما ہونگے اور جو کچھ اُنھون نے غور فرما کر تجویز کیا ہو اُسے بیان فرمائین -

مین نے ایک رسالہ موسومہ اتحاد بغرض تکمیل مقاصد رزولیوشن نمبر ۲-۱ اجلاس ششم جلسہ دوم مقام علیگڈہ مذکورہ جاری کیا جو ماہوار لکھنؤ سے شایع ہوا کیا ابتدائی سال مین جس قدر کارروائیان انجمنون کی آئین وہ تعدادی ستائیس ۲۷ اور جنھین اتحاد خریدا گیا تخمیناً چالیس علاوہ

عام خریدار - جس سے امید تھی کہ آیندہ اسکی حالت بہت درست ہو گی -

لیکن دوسرے سال بہت ہی ناکامی ہوئی اور صرف معدودے چند کارروائیان اگر رہ گئین - لیکن اس درمیان مین جتنی کارروائیان آئین وہ اپنی اپنی غرضون کے لحاظ سے مختلف تھین بعض نے تجارت کی ترقی کے خیالات پیش کیئے بعض نے تعلیم مذہبی بعض نے تعلیم انگریزی بعض نے تصوف اور صوفیانہ خیال پیدا کرانے کے لئے ایک جلسہ قایم کیا -

بعض نے موحدانہ اور محدثانہ مذاق پیدا کرانے چاہے بعضون نے اتحاد اور اتفاق اور ہمدردی اور دیگر امور کی نسبت جلسے کیئے لیکن ان جلسون کی حالت یہ رہی کہ جنکے اغراض مین کسی قسم کی کارروائی کا اجرا تھا اُنکے قیام کی تو صورت رہی -

لیکن جنہین صرف رزولیوشن پاس ہوتے رہے اور عمل درآمد ایک کا بھی نہین ہوا اون کا چند دنون کے بعد نام ونشان بھی باقی نہین رہا لہذا اسقدر تجربہ کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ایسے جلسے جن مین کوئی ایسی غرض جنکے عمل درآمد کا سلسلہ قایم ہو وہ بیکار رہین -

اس بنا پر یہ کہدینا بالکل درست ہو گا کہ جلسہ ہاے اسلامی جو مختلف منعقد ہین یا منعقد ہوئے تھے یا ہون اُن مین کوئی مستقل کارروائی کی جایا کرے جنکا سلسلہ مستقل طور پر قایم رہے کم سے کم تعلیم ہی کی غرض رہی خواہ دینی ہو یا دنیاوی - لیکن جنہین کوئی غرض مستقل نہین ہے اُن جلسون سے کوئی فائدہ نہین میرے نزدیک ایسے جلسے بالکل بیہودہ ہین -

بعض انجمنین ایسی ہین کہ اُنہون نے اپنے مقاصد تو بہت رکھے مگر عمل درآمد ایک کا بھی نہین - بنظر ان حالات کے ایسے جلسون مین جو وقتاً فوقتاً قایم ہوتے ہین اُن مین ایک رفارم کی ضرورت ہے - اتحاد بیشک اس کام کا ضرور تھا کہ وہ ہر ایک اسلامی منشا، کو تمام ہندوستانی سوسائٹیون مین پہونچا سکتا تھا لیکن کوئی زبردست پایہ نہ تھا جو مضبوطی اور استقلال سے تمام لوگون

کو اتحاد کی طرف متوجہ کر دیتا - افسوس یہ ہے کہ انجمنون کی عدم توجہی سے یہ مقصد پورا نہوسکا اب مین تمام بزرگان قوم سے دریافت کرتا ہون کہ اس مقصد کے پورا کرنے کی کونسی تدبیر ہوسکتی ہے اگر اس رزولیوشن کی تعمیل مناسب سمجھی جاوے تو بہتر اگر مخالف ہو تو جناب پریسیڈنٹ صاحب اجازت دیوین کہ جو صاحب چاہین مہربانی کر کے اس امر مین اپنے خیالات ظاہر فرمائین ورنہ بذریعہ اخبارات یا نجی خط وکتابت سے مطلع فرمائین تاکہ قوم مین عملی کام کرنیکی کوئی صورت نکلے

سید حسین شاہ مہتمم اتحاد لکھنؤ

ذکر عطیہ خان صاحب نواب محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ

اسکے بعد خان صاحب نواب محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ کھڑے ہوئے اور ایک مختصر مگر نہایت دلچسپ اسپیچ کے بعد اپنی فیاضی اور قومی ہمدردی سے ایک ہزار پچاس روپیہ حسب تفصیل ذیل مدرستہ العلوم کو عطا فرمایا -

چندہ تعمیر مسجد مین	۱۰۱۵
بشکریہ تولد اپنے فرزند محمد عبد الرحمن خان طال عمرہ کے	۱۰
سید راس مسعود کو تقریب اوسکی بسم اللہ کے	۲۵
چندہ عام بلڈنگ فنڈ مین	۱۰۱۵
میزان	۱۰۵۰

جو روپیہ کہ خان صاحب ممدوح نے سید راس مسعود کو عنایت فرمایا تھا سید احمد خان نے اُس روپیہ کو بھی مدرستہ العلوم مین بمد بلڈنگ فنڈ جمع کر دیا -

اُس عطیہ کی یادگار مین جو خان صاحب ممدوح نے بشکریہ تولد فرزند عطا کیا تھا عبارت

مندرجہ ذیل سنیٹرل ہال مین کندہ کی گئی -

پانصد روپیہ عطیہ

خان صاحب محمد علیخان - رئیس مالیر کوٹلہ - بشکریہ ولادت

برخوردار محمد عبدالرحمن خان - ۱۹ - اکتوبر ۱۸۹۴ء

اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب مندرجہ ذیل تقریر کی -

اسپیچ پریسیڈنٹ

صاحبان - اس سے پہلے کہ مین اس کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرنے کی تقریب پر چند الوداعی ریمارک کہکر اپنے بزرگان قوم کو خدا حافظ کہون مین نہایت ضروری سمجھتا ہون کہ آپ سب اصحاب کی طرف سے اور نہ صرف آپکی طرف سے بلکہ ساری قوم کی جانب سے اپنے مخدوم جناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے اُس نہایت قابل قدر فیاضی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرون جوکہ اس کانفرنس کی کارروائی کے متعلق ہمیشہ کے لئے ایک دل خوش کن یادگار رہے گی -

آجکل بالعموم ہم مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ ہماری قوم مین وہ سپرٹ نہین رہی جو ہمارے اسلاف مین تہی - اور ہم یہہ بہی اکثر سُنا کرتے ہین کہ قوم اگر بالکل مردہ نہین ہوگئی تو بلاشک ایسی خواب غفلت مین ہے جوکہ مردہ دلی کی حد سے بڑہی ہوئی ہے - اور جس سے قوم کو بیدار کرنا ایک نہایت دشوار کام ہے -

الحمدللہ کہ ہمارے اس خیال کو غلط ثابت کرنیوالے قوم مین موجود ہین - جنکی مسرت خیز سوجودگی کیوجہ سے ہماری دل شکن مایوسی کا رنگ کچھ بدلتا ہوا نظر آرہا ہے - اسبات مین اگر

کسی کو کوئی کلام تہا کہ انسان کے دل پر نہ صرف بولتی زبانون کا بلکہ بے زبان دیوارون کا اثر ہوا کرتا ہے تو آخر کار آج اُسکی تردید ہو چکی -

کیونکہ اِسوقت ہم سب اس بات کے شاہد ہین کہ ہمارے عالی حوصلہ نواب صاحب کی دریا دلی گویا اُس متحرک اثر کی طغیانی ہے جو کہ اس عظیم الشان بیت العلوم کی خاموش عمارتون نے اُنکے دل پر پیدا کی ہے - اور ہم بہی اِس مبارک مقام مین اپنے لوح دل پر اُن الفاظ کو نقش کرلین جو کہ نہ کسی زبان سے نکلتے ہین اور نہ کانون سے سنائی دیتے ہین -

مگر جنکا جادو بہرا اثر دیکہنے والون کے دلون پر ہماری لفظی سحر بیانیون کی تاثیر سے بدرجہا بڑہ رہا ہے - مجہے کامل یقین ہے کہ اگر ہمارے مخدوم نواب صاحب کیسے اولوالعزم - عالی حوصلہ اور باہمت اصحاب قومی تعلیم کی تکمیل کی غرض سے ویسی ہی فیاضی سے کام لین جسکا اسوقت ہم شکریہ ادا کر رہے ہین تو تہوڑے ہی عرصہ مین قوم مردہ کا رنگ ایسا بدلے کہ ہمین جلسونمین جمع ہوکر نہ مرثیہ خوانی کی ضرورت پڑے اور نہ رنگین بیانی کی -

خدای عزوجل ہمارے دلون مین عالی ہمتی کے ارادے پیدا کرے اور ہمارے ارادون مین برکت دے - تاکہ قوم ناتوان گرتی ہوئی کچھ سنبہلے اور سنبہلکر راہ ترقی پر چلتی ہوئی دکہائی دے

بیمار محبت نے لیا تیرے سنبہالا	لیکن وہ سنبہالے سے سنبہل جائی تو اچہا

درپیشی حساب جمع خرچ بابت سالگذشتہ

سکرٹری نے بیان کیا کہ اجلاس ہفتم کی باقیات [illegible] ۵/۹ پائی تہی اور اس سال چندہ ممبری اور وزیٹری سے وصول ہوئے [illegible] - علاوہ اسکے [illegible] اور وصول ہوئے جسمین قیمت لکچر ہاے سید محمود و قیمت ٹکٹ ہاے طعام و چندہ خاص نواب محسن الملک

قیمت اشیاء فروخت شدہ سب شامل ہین۔ جسکا مجموعہ ۳ر۹ پائی ہوتا ہے۔

اور کل خرچ ہر قسم کا جسکی تفصیل اِس کاغذ مین مندرج ہے جو مین نے پیش کیا ہے بتعداد ۱ر۰ پائی کے ہے۔ اس حساب سے ۱ر۱۱ پائی باقی رہتا ہے۔ منجملہ اُسکے ۵ر ... کی تحویل مین جمع ہین اور ۱۲ ۱۱ پائی سکرٹری کی تحویل مین۔ تمام ممبران موجودہ نے حساب پیش کردہ سکرٹری کو منظور کیا۔

ممبران منیجنگ کمیٹی سال آیندہ کیلئے

سکرٹری نے کہا کہ آیندہ اجلاس کی کارروائی کے لئے ممبران منیجنگ کمیٹی کا مقرر ہونا نہایت ضروری ہے۔

پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو ممبر اِس سال کے لئے ہین وہی سال آیندہ کے لئے مقرر رہین تمام ممبرون نے اسکو پسند کیا اور آیندہ سال کے لئے ممبران منیجنگ کمیٹی حسب تفصیل ذیل مقرر رہے

پنجاب مین سے

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ نیاز محمد خان صاحب۔ مولوی احمد شفیع صاحب۔

شمال مغربی اضلاع مین سے

مولوی محمد حشمت اللہ اسکوائر سی ایس۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب۔ مولوی عبد اللہ جانصاحب مولوی سید ممتاز علی صاحب۔

صوبہ بہار مین سے

شمس العلما مولوی محمد عبد الروف صاحب نواب سرفراز حسین خان صاحب۔

بعد ختم کارروائی کے پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور حسب مندرجہ ذیل اسپیچ کی۔

آخری اسپیچ پریسیڈنٹ

بزرگان قوم - جو زبردست اور فاضلانہ لکچر اسوقت آپ ایک قومی لیڈر سے سُن چکے ہین اُسکے بعد ممکن نہین کہ میری الوداعی اسپیچ کی آپکے دلون مین کچھ وقعت ہوسکے اور نہ میرے لئے ہی مناسب ہے کہ بلبل کی نغمہ سرائی کے بعد کوّے کی کائین کائین سے سننے والون کی بیجا سمع خراشی کرون-

اس لئے مین چند مختصر کلمات سے اس کانفرنس کی کارروائی ختم کرکے اپنا فرض منصبی ادا کرنا کافی سمجھتا ہون - مجھے غالباً اس بات کا حق حاصل ہے کہ مین بحیثیت صدر انجمن اس مسرت کا اظہار کرون جو کہ مجھے اس کانفرنس کی کارروائی کے تسکین بخش اختتام سے حاصل ہوئی ہے اور مین نہایت خوش ہون کہ اس کامیابی کے حصول مین سب اصحاب کے مقابلہ مین میرا ذاتی حصہ بہت کم ہے-

جس استقلال اور توجہ اور ہمدردی سے ہر روز آپ حضرات نے اس اجلاس کی کارروائی مین حصہ لیا ہے اُسکے بغیر ہماری کامیابی ایک ناممکن امر تہا - اور جس محبت آمیز محنت سے ہماری قوم کے سرتاج چند فضیلت مآب بزرگون نے ہماری فلاح کی غرض سے اپنے بیبہا لکچر تیار کرکے اس موقعہ پر ہمکو محظوظ فرمایا ہے اوس کے سوا آپ سے لگاتار دلی توجہ اور ہمدردی کی توقع کرنا قریباً محال ہوتا-

مین اسلئے اپنا سب سے پہلا فرض سمجھتا ہون کہ ان سب مہربانیون کے لئے کانفرنس کی طرف سے ان اصحاب کا بالخصوص اور اپنی جانب سے آپکا بالعموم شکریہ ادا کرون کہ آپ اور یہ اصحاب ملکر سننے اور سنانے والون کا ایک ایسا مستقل اور زبردست گروہ پیدا کررہے ہین

کہ جسکے وجود سے قوم پژمردہ ایک دن ضرور سرسبز ہوگی - اِن مبارک اصحاب مین سب سے اول مین عالیجناب نواب محسن الملک بہادر کا شکریہ ادا کرنے کی اجازت چاہتا ہون جنہون نے اس کانفرنس کے روبرو ایک نہایت مفید تجویز پیش کی ہے جو کہ مین یقین کرتا ہون کہ اس مجمع کی آیندہ ترقی کی بنیاد ہوگی -

میری مراد اِسوقت اُس تجویز سے ہی جو حضرت ممدوح نے سکرٹری صاحب کی رپورٹ پر ریمارک کرتے وقت ہمارے آیندہ مقام اجلاس کے متعلق پیش کی تہی اور جسکو آپ صاحبان نے بلا اختلاف اسے قبول کیا تہا -

علاوہ اس تجویز کے جو رزولیوشن کانپور کے ندوۃ العلماء کی نسبت جناب ممدوح نے پیش کیا اور جو دلچسپ اور مفید اسپیچ اُسکی تائید مین دی اُن سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جناب نوابصاحب کے قومی اتفاق اور فلاح کے متعلق خیالات اور اُنکے بینظیر تجربہ اور علمیت سے ممبران کانفرنس کو کس درجہ تک فائدہ پہنچ رہا ہے - اس رزولیوشن اور اسپیچ کے متعلق مین پیشتر اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہون -

لیکن اسقدر عرض کرنا شاید بیجا نہ ہوگا کہ ندوۃ العلما کی کارروائی کے تفصیلاً ذکر کرنے سے نواب صاحب نے ہمکو یہ نتیجہ نکالنے کی جرات دی ہے کہ اوستاد زمانہ کے زبردست ہاتھ نے آخر کار ہمارے عالی دماغ علماء کی (گستاخی معاف) کچھ گوشمالی کی ہے جس سے اب امید ہوسکتی ہے کہ وہ مبارک گروہ ایک شاگرد رشید کیطرح چند مفید سبق سیکہنے کی کوشش کریگا -

اے حضرات - نواب محسن الملک بہادر کا شکریہ ادا کرنیکے بعد مین اپنی ایک ضروری فرض کے ادا کرنے مین قاصر رہونگا اگر اس موقعہ پر اِس زبردست اور جادو بہرے لکچر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر نہ کرون - جو ہمارے مخدوم مولانا مولوی نذیر احمد خان صاحب کی فضیلت اور

سحر بیانی کا ایک نہایت دلچسپ نمونہ تھا۔

اس سے پہلے مجھے ایک بار یہان اور لاہور مین کئی بار مولوی صاحب کے لکچر سننے کا موقعہ ملا ہے اور مین اس نظارہ کو دیکھکر ہمیشہ حیران ہوا ہون اور اس حیرانگی کو آج دلی مسرت کے ساتھ ظاہر کرتا ہون کہ ہمارے مولانا لکچر دینے کی غرض سے ادہر پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے اور سرسری نگاہ سے آڈی آنیس کو دیکھا کہ ادہر حاضرین کے جسم غفیر مین گویا سرتا سر ایک برقی کرنٹ چل گئی۔

ایسے موقع پر مجھے حضرت مولانا کے متعلق ایک مستند استاد کا شعر یاد آیا کرتا ہے اگر گستاخی معاف ہو تو پڑہون ؎

برخاست چون بہ گلشن آن شوخ فتنہ قامت		با سرو گفت قمری قد قامت القیامت

اے حضرات۔ آپ غالباً دل مین کہین گے کہ ہمنے مانا مولوی نذیر احمد صاحب تو شوخی کلام کی وجہ سے شوخ فتنہ قامت ہوئے لیکن ہان اس بہری مجلس مین سرو کہان ہے اور قمری کون۔ قمری سے میری مراد (گستاخی معاف) ہمارے نواب محسن الملک بہادر ہین اور سرو سے مراد ہماری سہی قد نونہال گلشن علم جناب سید محمود صاحب حضرت مولانا کی شوخی کلام کے علاوہ انکی آواز مین چشم بد ورکس غضب کا زور بہرا ہے۔ منہ مین زبان کو حرکت ہی کہ فصاحت کے آسمان پر ایک بجلی تڑپ رہی ہے اور لکچر کی ڈی لوری ہے یا کہ رعد کی کڑکتی آواز۔ اللہ اکبر خدا نے کیا آواز دی ہے اور اُس آواز مین کیسا اثر پیدا کیا ہے ؎

ہان دلاتا ہے تو اے رعد عالم بالا کی یاد		کیا خدا نے بہید رکہا ہے تری گفتار مین

ہم فی الحقیقت اس بات پر نازان ہین کہ ہماری قوم مین بہی ایک آریٹر موجود ہے جسکا ہم مغربی آریٹرون کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہین اگر اہل انگلستان کو اپنے بوڑہے گلیڈسٹن پر

فخر ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق ہم مسلمانون کے لئے ہمارے مولوی نذیر احمد صاحب ملیباًر ہین۔ خدا اُن کو عمر دراز بخشے۔

اے حضرات۔ اس دلی شکریہ کے بعد مجھے مولانا سے کچھ شکایت بہی ہے جس کا عرض کرنا اس موقعہ پر ضروری سمجھتا ہون۔ مولانا ممدوح نے اثناے لکچر مین عربی نہ جاننے والون پر لعنت کا مینھ برسایا ہے۔

اور بعض مفید عربی اقوال کا جو اُنکے لکچر مین مندرج ہین اس خیال سے انہون نے ترجمہ نہین کیا کہ ہر ایک مسلمان کی لئے عربی کا جاننا ایک اہم فرض ہے۔ اور اس لئے عربی نہ جاننے والون کی سزا یہ قرار دی ہے کہ وہ لکچر کے بعض مقامات کے سمجھنے سے محروم رکھے جائین۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ مین سے سب اصحاب عربی سے بخوبی آشنا ہونگے۔

لیکن کم از کم مجھے بکمال خجالت اقرار کرنا پڑتا ہے کہ بدنصیب عربی نہ جاننے والون مین سے ایک مین بہی ہون جس پر حضرت مولانا کے بزرگانہ ریمارک شاید سب سے بڑھکر صادق آتے ہین۔ جب کہ زمانہ نے ہماری ساری قوم کو ملعون قرار دے رکھا ہی تو ہم مین سے عربی نہ جاننے والے ایسی درد دین سے بہری ہوئی لعنت کا حصہ لینے سے کبہی پرہیز نہین کرسکتے۔

مولوی صاحب کے اس ریمارک کے بعد مجھے اُنکی شیرین بیانی کی اثنا مین مجبوراً یہ شعر وردزبان رہا

زبان ترک من ترکی و من ترکی نمیدانم	چہ خوش بودی اگر بودی زبانش در دہان من

اے حضرات۔ اس شکر و شکایت کے بعد اب میرا سب سے خوش آیند یہ فرض ہے کہ اس بیت العلوم کے چمکتے ستارے اور اپنے معزز دوست صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرون جنہون نے گذشتہ شب کو ایسی لیاقت۔ حسن انداز اور خوبی سے انگریزی زبان مین لکچر دیا تہا کہ جس سے ممبران کانفرنس نہایت محظوظ ہوئے تھے۔ گویا انہون نے

بقول سر سید رات کیوقت آفتاب چڑہا دیا۔

اے میرے بزرگ سر سید آپکے قومی کالج کے ہونہار طالب العلمون سی ممبران کانفرنس نے اس سال ایک ایسا اعلیٰ اور عمدہ نمونہ دیکھا ہے کہ ان کو یقین کامل ہے کہ اگر اسی قسم کے تعلیم یافتہ نوجوان آپکے کالج سے تکمیل تعلیم کے بعد نکلے تو قوم کے بہت سے کام سنور جائین گے۔

مین امید کرتا ہون کہ ہمارے لایق دوست مسٹر آفتاب احمد خان صاحب اپنی قابل قدر استعداد کیوجہ سے اپنی وکالت کے کاروبار مین ایک نہایت با وقعت بارسٹر بنکر چمکین گے۔

عالیجناب سید محمود صاحب کے لکچر کی نسبت مین ابہی چند ریمارک عرض کر چکا ہون جن کا اعادہ کرنا غیر ضروری ہے۔ لیکن مین پہر دوبارہ اس امر پر آپکی اجازت سے اصرار کرنے کی جرات کرتا ہون کہ اس لکچر کو آپ ایک معمولی لکچر سمجھکر فراموش نہ کر جائین بلکہ جب آپ اپنی اپنے وطن کو واپس تشریف لیجائین تو لازم ہے کہ اسکی نفس مضمون پر آپ مین سے ہر ایک صاحب غور و فکر کرے۔ اور اپنے دوستون کو اُن اُمور سے جنکا اس مین تفصیل کے ساتھ حوالہ دیا گیا ہے آگاہ کرکے اُن قومی عیبون اور ضرورتون کو رفع کرنے پر آمادہ ہو جن سے آپ کو اس جلسہ مین آگاہ کیا گیا ہے۔

اگر آپ سے یہ نہو سکا تو وقت عزیز صرف کرکے ایسے لکچرون کا لکہنا مسلمانون کی لئے محض بیسود ہے اور اُن کا کانفرنس مین آپکے روبرو پڑہنا بالکل بے محل۔

خدا کے لئے خیالی باتون اور لفظی تعریفون کو چہوڑکر اِس قومی مسئلہ کے حل کرنیکی کوشش کرو جسکے حل کرنیکے لئے یہ کانفرنس قایم کی گئی ہے اور جسکے لئے آجکل زیادہ تر ہاتھ پاؤنکی ضرورت ہے نہ کہ صرف زبان کی۔

اے حضرات۔ اس کانفرنس کی کارروائی جسقدر کامیابی کے ساتھ ہوئی ہے اُسکی اصلی

وجہ سچ پوچھئے تو نہ صرف آپکی تشریف آوری سے ہے اور نہ لکچروں اور نظموں کا پڑھا جانا جنکا مین تفصیلاً شکریہ ادا کرچکا ہون۔

بلکہ اِس اجلاس کی رونق اور اس کانفرنس کی گرم بازاری فی الحقیقت اُس واجب التعظیم سردار قوم کی موجودگی کیوجہ سے ہے جو اسلام کے تاریک آسمان پر آج ہماری قسمت کا ستارہ ہو کر چمک رہا ہے۔ اے ہمارے محترم سر سید اسوقت ملک ہندوستان کے ہر ایک کونے سے پیہم یہ آواز آرہی ہے کہ آپ ہی نے سب سے پہلے تبدیل حالات کے لحاظ سے ضروریات زمانہ کو تاڑ کر مردہ دل مسلمانون مین (بلکہ شمالی ہندوستان کی دیگر اقوام مین بھی) قومیت کا بے بہا خیال پیدا کیا۔ انکو رفتار زمانہ کے مطابق چلنے کی نصیحت کی۔

اِن کے خیالات کو وسعت دیکر شخصی تعلقات سے تجاوز کر کے قومی بُرائی اور بھلائی پر رائے قایم کرنے کا طریقہ تبلایا۔ اُنکی قوت فہم کو بلند پروازی کی طرف مائل کر کے ایسے اہم سلوک پر رائے زنی کی جرات دلائی جنکا دامن تک چھونے سے اُنکی شرمیلی عقل بیوجہ پرہیز کرتی تھی۔

اِن کو مغربی تعلیم کے بدیہی فوائد سے آگاہ کر کے حصول علم مین دقیانوسی طریقون کی تقلید سے باز رکھنے کی کوشش کی۔

الغرض ہندوستان مین زمانہ نے چتون بدلی ہی تھی کہ آپنے سب سے پہلے گویا ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑہکر مدبرانہ عاقبت اندیشی کی نظر سے چارونطرف دیکھا اور دیکھتے ہی قوم خوابیدہ کو للکارا کہ اے اپنی قسمت کے دشمنون!

اُٹھو آفتاب سر پر آگیا۔ تمہاری مست خوابیون کا خوش اسلوب زمانہ گذر گیا۔ اب آنکھین ملکر ایک ایسی انگڑائی لیکر اُٹھو کہ میدان ترقی مین تمہارا قدم اوٹھتا نظر آئے۔ وگرنہ وہ وقت بہت قریب ہے کہ جان توڑ کر بھاگوگے مگر تیز رفتار قومون کی گرد تک بھی پہونچنا نصیب نہ ہوگا۔

اے ہادی قوم۔ آپ کی اِس مبارک آواز کی گونج دور دور تک پہونچی ہے اور اِس کا اثر آہستہ آہستہ یہان تک ہوا ہے کہ اِس ملک کے مختلف حصون مین مسلمان اپنی بے سروسامانی سے آگاہ ہوکر ترقی کی راہین تلاش کر رہے ہین۔

یہ آپ ہی کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ آپ جون جون بوڑھے ہوتے گئے قوم آپ کی ہمت مردانہ سے جوان ہوتی گئی۔ اور گو قومی نوجوانی کی امنگین ابھی تک ہمکو پوری ہوتی نظر نہین آتین مگر جو نئی روح آپ کی دم مسیحائی نے قوم مردہ کے بیجان قالب مین پھونکی ہے وہ ضرور ہمکو ایسے نتیجے دکھائیگی جنسے ہم قریباً مایوس ہو چکے تھے۔

اب اگر قوم کے دل مین کچھ آرزو باقی ہے تو یہ ہے کہ جو بے نظیر قومی کام آپ اِس تعجب انگیز ہمت سے شروع کر چکے ہین وہ خدا کرے آپکے مبارک ہاتھون سے پورا ہو۔ تاکہ جو مصیبتون کا پہاڑ آپ نے ہمارے لئے آپنے کندھون پر اوٹھایا ہے وہ ہماری آیندہ مستقل ترقی کا گویا بنیادی پتھر ہو۔ آپ کے اس مدرستہ العلوم کا انتظام اور طریقۂ تعلیم ہر پہلو سے نہایت قابل تعریف ہے اور ہم نہایت خوش ہون کہ ممبران کانفرنس اس بات پر متفق اللفظ ہین کہ آپنے بڑی غور و فکر کے بعد جن اصولون پر اِس کالج کے سلسلہ تعلیم کی بنیاد رکھی ہے وہ اصول تجربہ اور نتائج کے معیار سے بالکل صحیح ثابت ہوئے ہین۔ اور اِس سے بڑھکر طمانیت بخش اور قابل قدر امر یہ ہے کہ آپنے تربیت کو تعلیم کا ایک جزو اہم قرار دیا ہے۔

جن مسلمانون کو تعلیم کے مشکل مسئلہ پر راے سلیم قایم کرنیکی قابلیت حاصل ہے وہ آپکے اس خیال سے بالکل متفق ہین کہ صرف کتابی تعلیم اور مروجہ امتحانات مین کامیاب ہونے سے ایک طالب العلم اپنے اصلی مقصد کی تکمیل نہین کرسکتا۔

اگر اُسکی خواہش صرف یہان تک محدود نہین ہے کہ "دستارِ نے بردکتابے چند" ہونیکی

عزت حاصل کرے تو اسکو زیادہ تر درست تربیت کے حصول پر مائل ہونا واجب ہے تاکہ وہ انسانیت کے تمام فرائض کو اپنی مختلف اخلاقی اور تمدنی تعلقات مین پوری طرح سے ادا کرسکے صرف ذہنی معلومات کو ترقی دینا اور قواے دماغی کو قوی کرنا اصلی تعلیم نہین ہے۔ بلکہ انسان کے اُن سب خصائل کو درست کرنا جنکا آدمیت سے تعلق ہے اور جنکی درستی سے تعلیم یافتہ آدمی ہر پہلو سے سوسائٹی کا ایک نہایت مفید رکن بن سکتا ہے۔

آپ کے کالج کا سلسلہ تعلیم اسی خیال کی بنیاد پر قایم کیا گیا ہے۔ اور معاملہ تربیت مین جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی ہے اس پر آپ اور آپ کے ٹرسٹیان کالج جسقدر فخر کرین بجا ہی۔ ہندوستان مین جہان تک مجھے علم ہے غالباً آپ کے ہی کالج نے سب سے پہلے تدریس کے اُن معقول طریقون کو برتنا شروع کیا ہے جنکا یورپ کے بعض ملکون مین تجربہ کیا گیا ہے۔ اور اگر آپ اون خصوصیتون کو جو کہ ہمارے ملکی اور قومی حالات کی وجہ سے ضروری ہین مدنظر رکھکر اپنی موجودہ سکیم کو وسعت دینگے تو مجھے یقین ہے کہ آپکے مدرستہ العلوم کو ہندوستان کے سارے کالجون سے بڑھکر کامیابی حاصل ہوگی۔

اس مقام پر مین دلی مسرت کے ساتھ اُن نہایت قابل قدر اور اعلی خدمات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہون جو کہ آپ کے فاضل انگریزی پروفیسرون نے اس کالج اور مسلمانون کی عام تعلیمی ترقی کے متعلق کی ہین۔

اِن صاحبان کی بے غرض ہمدردی اور دلی امداد کے ہم سب مسلمان نہایت شکرگذار ہین اور ہمین یقین ہے کہ انکی اس ہمدردی اور امداد کے بغیر اور اس برادرانہ محبت کے سوا جو کہ اُن کو اس کالج کے طالب علمون اور بالعموم اہل اسلام کے ساتھ ہے ہم صیغہ تعلیم مین اس قسم کی ترقی کبھی نہ کرسکتے جسکا سب سے عمدہ ثبوت اس کالج کا وجود ہے۔

مجھے بڑی حیرت آمیز مسرت ہوتی ہے جبکہ مین اس بیت العلوم مین وہ مفید اور مبارک سامان تعلیم دیکھتا ہون جو کہ اِس کالج کا خاصہ ہے - یعنی یہان کا بورڈنگ ہوس سسٹم یہان کی علمی سوسائیٹیان (یونین کلب - مجلس الفرض - اخوان الصفا - وغیرہ) اور یہانکی جسمانی ورزش کے نفیس سامان -

کاش میرے پاس وقت ہوتا کہ مین اِن تعلیمی ضروریات مین سے ہر ایک کا علیحدہ ذکر کرسکتا - اس کالج کا سارا سامان بیشک نہایت تعریف کے قابل ہے مگر فزیکل ٹرینگ کے جو طریقے یہان اختیار کیئے گئے ہین اور جس عمدگی سے اونکا انتظام کیا گیا ہے اُس سے اِس کالج کی شہرت دو بالا ہو گئی ہے -

یہان کا نیا رائڈنگ اسکول پروفیسر ہارلسین صاحب کی زیر نگرانی نہایت طمانیت بخش ترقی کر رہا ہے - اور یہان کے طالب علمون کی قواعد دانی بلاشبہ مسلمانون کے لئے باعث فخر ہے - الغرض آپ کے فاضل پرنسپل بک صاحب اور دیگر یورپین پروفیسران کے ہم سب مسلمان تہ دل سے مشکور ہین کہ انہون نے اِس مدرستہ العلوم کو اور اِسکے وسیلہ سے مسلمانان ہندوستان کی اعلی تعلیم کو ترقی دینے مین بینظیر کوششین کی ہین جنکا صلہ ممکن نہین کہ ہماری قوم کسی صورت سے ادا کرسکے -

اے بزرگان قوم - اختتام کلام پر مین دوبارہ آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنیکی اجازت مانگتا ہون کہ آپنے مجھے اِس کانفرنس کے صدر انجمن ہونیکی عزت بخشی - اور آپکے لطف کریمانہ سے مین امید کرتا ہون کہ گو مین اپنے منصبی فرایض کے ادا کرنے مین بالکل قاصر رہا ہون آپ میرے عیوب اور خطا کاریون کو نظر عنایت سے دیکھین گے -

مجھے اپنے دل مین کم از کم اِس بات کی تشفی حاصل ہے کہ گو آثناء کارروائی مین کیسی ہی غلطیان

مجھسے سرزد ہوئی ہون مین سنے اپنی طرف سے آپ کی خدمتگذاری مین کم و بیش اپنی استعداد کے مطابق کوشش کی ہے۔

بعد اسکے نواب محسن الملک بہادر نے پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس برخاست ہوا۔

مدرستہ العلوم کا فونڈیشن ڈنر

اس فونڈیشن ڈنر کے قایم ہونیکے تاریخانہ حالات یہ ہین کہ سنہ ۱۸۹۰ء مین کالج کی ٹرسٹیون اور پروفیسرون کی طرف سے اس بات کی تحریک ہوئی تھی کہ جس طرح انگلستان مین ہر سال بانی کالج کی سالگرہ کے دن اُسکی یادگار مین ڈنر دینے کا دستور ہے یہان بھی ہر سال سید احمد خان کی ولادت کے دن ایک شاندار ڈنر ہوا کرے۔ اور اُسکا خرچ ٹرسٹیون سے لیا جایا کرے۔

مگر سید احمد خان نے اس تجویز پر اعتراض کیا تھا۔ کہ ہمارے ملک کی حالت انگلستان کی حالت سے بالکل مختلف ہے۔ وہان ایک ایک شخص لاکھون بلکہ کرورون روپیہ اپنے پاس سے دیکر کالج قایم کر دیتا ہے اور یہان سوا اسکے کہ ہزارون لاکھون آدمیون سے چندہ کرکے کالج قایم کیا جاوے اور کوئی صورت ممکن نہین۔ پس کوئی وجہ نہین کہ جو کالج قوم کے روپیہ سے قایم ہوا ہے اُسکی بابت کسی خاص شخص کے نام سے ایسی رسم ادا کی جاوے۔

سید احمد خان نے کہا کہ میرے نزدیک بجاے اسکے کہ کسی خاص شخص کی سالگرہ کے دن ڈنر ہوا کرے زیادہ مناسب ہے کہ خود کالج کی عمارت کی تعمیر شروع ہونیکی سالگرہ کی دن ہر سال یہ رسم ادا کیجایا کرے۔ آٹھوین جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو ہز اکسیلنسی لارڈ لٹن نے دربار قیصری کے بعد کالج کی عمارت کا بنیادی پتھر اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔ پس اُسی تقریب سے ہر سال ڈنر ہوا کرے اور بجاے فونڈر ڈنر کے اوسکا نام فونڈیشن ڈنر رکھا جاوے۔ چنانچہ یہ تجویز منظور ہو گئی۔

چنانچہ پہلا فونڈیشن ڈنر ۱۸۹۰ء مین ہوا- دوسرا ۱۸۹۱ء مین اور تیسرا ۱۸۹۲ء مین اور چوتھا ۱۸۹۳ء مین-

پانچوان فونڈیشن ڈنر ۳۰- دسمبر ۱۸۹۴ء کو بوقت شب ہوا

اس ڈنر کی تیاری کے لئے اسٹریچی سنٹرل ہال مین نہایت عمدگی اور خوبصورتی سے بہت لمبی لمبی میزین لگائی گئین اور اُنکو پھولون اور گلدستون سے آراستہ کیا گیا- اسٹریچی ہال نہایت عمدہ لیمپون کی روشنی سے منور کیا گیا تہا- تمام موجودہ ٹرسٹیان اور افسران کالج اور طالب علمان مدرستہ العلوم اور تمام ممبران محمدن ایجوکیشنل کانفرنس شریک تھے-

نہایت خوشی اور فرحت کا جلسہ ہوا اور سب سے اول ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا قیصرہ انڈیا کا ٹوسٹ پروپوز ہوا اور اوسکے بعد اور متعدد اسپیچین انگریزی اور اردو مین کی گئین- اور ہر شخص نے جوکہ اوس ہال مین موجود تہا مسلمانون کی ترقی تعلیم اور کالج کی بقا اور ترقی کے لئے خدا سے دعا کی-

سب سے اخیر سید احمد خان کھڑے ہوئے اور انھون نے کہا کہ اے میرے دوستو اور اے کالج کے طالب علمو تم یقین جانو کہ ہندوستان مین برٹش گورنمنٹ خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری اور پوری وفاداری اور نمک حلالی جسکے سایہ عاطفت مین ہم امن وامان سے زندگی بسر کرتے ہین خدا کی طرف سے ہمارا فرض ہے-

میری یہ راے آج کی نہین ہے بلکہ پچاس ساٹھ برس سے مین اسی راے پر قایم اور مستقل ہون- گورنمنٹ انگریزی اور قوم انگریز مسلمانون کے ساتھ روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے-

اے مسلمانو اگر تم بھی سچے خلوص اور سچی محبت اور سچی وفاداری اور سچی نمک حلالی سے گورنمنٹ انگریزی کے مطیع اور فرمانبردار رہوگے تو خدا نے جو اپنے حاکم کی اطاعت کا فرض تم پر کیا ہے

اوسکو بہی ادا کروگے اور اگر تم اپنے مین اور انگلش قوم مین کچھ دوری سمجھتے ہو اُسکو بھی دور کر دوگے - کیونکہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی جو ہم پر حکومت کرتی ہی سب سے پہلا ہمارا فرض ہے

سلطان عبدالعزیز خان مرحوم جب لندن مین آئے تھے تو اون کی دعوت اور مہمانداری کے لئے ایک شاندار محل سجایا گیا تہا - مین جب لندن مین گیا تو مین نے اُس محل کو دیکھا تہا - اُسمین جابجا در و دیوار پر کرسینٹ اور کراس یعنی ہلال اور صلیب کے نشان آپسمین ملے ہوئے بنے تھے - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ انگریزون اور مسلمانون کے اتحاد اور اتفاق کی یادگاری کی مبارک علامت ہے -

اے دوستو - یہی نشان مین نے اپنے کالج کے لئے بہی اختیار کیا ہے - مجھے امید ہی کہ تم اوس نشان کو اپنے دلون مین بہی نقش کروگے اور یاد رکھوگے کہ اس کالج کا بڑا مقصود یہ ہی کہ مسلمانون اور انگریزون مین اتحاد ہو - اور وہ ایک دوسرے کے اغراض مین یک جان اور دو قالب ہو کر جیسا کہ اِس نشان مین کرسینٹ اور کراس یک جان و دو قالب ہین شریک رہین گے - اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ میری یہ آرزو پوری ہو -

تتمہ نمبر ۱

متعلق

رویداد اجلاس نہم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

بمقام علیگڈھ

متضمن حساب جمع خرچ بابت آمدنی واخراجات سال نہم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

فرد حساب جمع خرچ آمدنی زرچندہ وقیمت کتب وغیرہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

بابت سال ہشتم مقام علیگڈہ

آمدنی

باقیات چندہ وغیرہ اجلاس ہفتم حسب فرد مطبوعہ منسلکہ رپورٹ سال ہشتم اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام علیگڈہ معہ [illegible] ۱۲/ جو تحویل سکرٹری مین تھے [illegible] ۵/ ۹ پای	چندہ ممبران و وزیٹران بابت سال ہشتم حسب تفصیل مندرجہ رپورٹ سال ہشتم اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام علیگڈہ [illegible] ۱۰/
چندہ چھاپہ لکچر سید محمود اسکوئر بارسٹر ایٹ لا از مولوی محمد عبد الغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر مراد آباد [illegible]	قیمت لیکچر سید محمود اسکوئر وفیصلہ قسمت مسلمانان لغایت ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء [illegible] ۱۵/
قیمت کتب رپورٹ ولکچر وغیرہ اجلاس ہاے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس جو فروخت ہوئین۔ لغایت ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء [illegible] ۱۳/ ۶ پای	قیمت ٹکٹ ہای طعام از ممبران محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سال ہشتم .... [illegible] ۱۴/
قیمت اسباب فروخت شدہ اجلاس و سامان باقیماندہ متعلق طعام [illegible] ۵/ ۶ پای قیمت لیمپ و ہانڈی ہاے قیمت چانول ہای باقیماندہ [illegible] [illegible] ۵/ ۶ پای	چندہ زاید اخراجات ڈنر فونڈیشن از نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر پریسیڈنٹ اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سال ہشتم [illegible]
چندہ ڈنر فونڈیشن از ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ [illegible]	چندہ ڈنر فونڈیشن از طلباے مدرسہ [illegible]

مدنعلہ محرر کانفرنس بابت بیباقی رقم دستگردان جو دیا گیا تہا عـــہ

قیمت کرسی ہاے فروخت شدہ جو بنابر لالٹین منگائی گئی تہین عـــہ

میزان کل ـــــہ ۳ر ۹ پای

خرچ

خرید سامان روشنی

قیمت ہانڈی معرفت وہاج الدین ...... ـــہ

مصالحہ بنابر درستی ہانڈی ہا معہ اجرت ۵ر

خرید کرسی ہای بنابر لالٹین روشنی معہ اجرت ڈہولائی ۱عـہ

اجرت بیرہ وغیرہ معہ انعام ۱۰ر

خرید بتی موم ...... ۶ر ۹ پای

خرید ڈبیہ روشنی معہ درستی ۶ر

خرید دیوارگیری لیمپ وچمنی معہ اجرت درستی ۱ر ۶ پای

خرید دیا سلائی صابون وبتی لیمپ ۲ر

خرید تیل مٹی ومزدوری ٹہیلہ وغیرہ ...... عـــہ

میزان ...... ۱۵ر ۳ پای

اخراجات تیاری پلنگ ہا وکرایہ پلنگ وغیرہ

قیمت لکڑی از دوکان رام دیال عـــہ

قیمت بان موجبہ معرفت لالہ سری لال ۱۴ر ۹ پای

اجرت بنوائی پلنگ ہا ۱۰ر

اجرت نجاران طیاری پلنگ ہا ...... ۶ پای

قیمت لوہا سریا بنڈل و پیچ وغیرہ ۱ر

کرایہ پلنگ ہا ...... ۱ر ۶ پای

میزان ...... ۱۱ر ۹ پای

اخراجات آمدرفت ڈیرہ ہا بنابر فرودگاہ وقیام ممبران کانفرنس

خرید چوب کیکر بنابر چوب ڈیرہ ہا ۷ر

خوراک خلاصیان ہمراہی ڈیرہ ہا ۶ر

خرید کرسی ہا وکرایہ کرسی ہا

خرید کرسی ہا ۵ر

اخراجات ارندگان کرسی بابت آمدرفت بریلی بار اول ۷ر

کرایہ ریل آرندہ ڈیرہ و محصول
ریل ڈیرہ ہا معہ مزدوری ڈھولائی وغیرہ ... عـــہ ۶/
اجرت خلاصیان متعینہ ڈیرہ ہا ... للعـہ ۱۱/
میزان ... صـہ ۷/

ڈھولائی و محصول ریل وغیرہ ... بیـہ ۱/۳ پائی
میزان ... سماہ ۱۳/۳ پائی

اخراجات درستی میز و تیاری چادر وغیرہ
خرید لکڑی و تختہ ... معـہ ۱۱/۶ پائی
قیمت کیل و لوہا و پیچ وغیرہ ... لعہ ۱۳/
اجرت نجاران طیاری میز وغیرہ ... عـہ ۱/۶ پائی
تیاری چادر میز بابت خرید پارچہ و اجرت خیاطان ... بیـہ ۸/
خرید بانات سبز بنا بر چادر میز اجلاس ... لعہ ۱۲/
میزان ... ماصـہ ۱۴/

اخراجات چھپائی کاغذات متعلق کانفرنس و رپورٹ و لکچر وغیرہ
اجرت چھاپہ ٹکٹ داخلہ و طعام ... عـہ ۲/
اجرت چھاپہ رزولیوشن و پروگرام ہای عـہ
چھاپہ لکچر سید محمود و فیصلہ قسمت مسلمانان ... الـعـہ ۷/
نصیحت مسلمان لڑکوں کے مربیوں کو ... صـہ
چھاپہ رپورٹ اجلاس سال ہشتم ... سالہ
میزان ... الـ ... ۹/

اخراجات درستی مکان اجلاس و ہمواری زمین وغیرہ
خرید بالنس ... صـہ ۱۳/
اُجرت مزدوران و معماران متعینہ کانفرنس ... مالعـہ ۱۳/۶ پائی
اُجرت ہمواری زمین و گڑھا ... بیـہ ۱۲/
اجرت خاک روبان ... بعـہ ۷/۶ پائی

اخراجات متفرق
کرایہ یکہ و گاڑی بنا بر آمد و رفت ممبران ... طللعـہ ۱۲/
محصول بکس لکچرہا بذریعہ ریل ... چلے ۸/
خرید کاغذ لفافہ پنسل وغیرہ بنا بر اخراجات کانفرنس ... لعـہ ۲/۹ پائی
خرید وزیٹنگ کارڈ بنا بر چھاپہ ٹکٹ داخلہ ... للعـہ ۹/۳ پائی

اجرت سقہ ہاے ...... سے

کرایہ چھپائی مکان اجلاس ...... لعہ ۴

قیمت دری چبوترہ بنابر اجلاس ... للعہ ۱۲

کرایہ دری ہاے آمدہ دہلی ... للعہ ۱۵ ۳ پای

خرید بان موجھ سوتلی وڈوری
سوت وکرایہ چھپرہائی معہ مزدوری ... دعہ ۸
ڈھولائی گملہ از سوسائٹی

میزان .... ساعہ ۵ ۳ پای

تنخواہ چوکیداران پولس ...... سے ۹

خرید لکچرہای مولوی نذیر احمد ۸عہ ۸

قیمت پھول ہای تمغہ طلباء کالج ...... عہ ۸

تیاری بکس نقشجات ...... لعہ ۱۰ ۶ پای

تنخواہ محرر کانفرنس ...... مااللعہ

انعام محرر کانفرنس ...... عہ

تیاری ڈایگرام متعلق لکچر سید محمود ... ماعہ ۱۲ ۶ پای

خرید ہیمہ بری سقاوہ ...... عہ ۱۰ ۶ پای

تنخواہ نقشہ نویس تیاری ڈایگرام ... ماللعہ ۱۳

خرید سامان رنگت ...... عہ ۱۵ ۶ پای

محصول روانگی کاغذات پولندہ متعلق
کانفرنس لغایت ۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ع ... مااعہ ۶ ۱۰ پای

محصول روانگی تار ...... ع

میزان .... لماللعہ ۱ ۴ پای

اخراجات متعلق باورچیخانہ وخرید ظروف وغیرہ

خرید ظروف ٹین وچمچہ ہای — لعہ ۹ پای
خرید دیگ مسی — ہعہ ۹
خرید ظروف چینی — ماعہ ۴ ۹ پای
خرید ظروف گلی — لعہ ۶ پای
محصول سامان آمدہ دہلی — عہ ۹ پای
متفرق مزدوری — ہے

تھیوڈور بیک اسکوائر پرنسپل کالج پاس بھیجے
گئے بابت اخراجات فونڈیشن فنڈ

بحساب چندہ .... صہ ۹

خرید سامان متفرق متعلق باورچیخانہ ۱۰/۶ پائی

کرایہ ظروف و دیگر سامان ...... ۶/۶ پائی

قلعی ظروف ۸/

تنخواہ خدمتگاران باورچیان نان بائی وغیرہ ۱۲/

خرید اشیاء خوردنی متعلق باورچیخانہ ۷/۳ پائی

میزان ۱۴/

اخراجات بابت سالہاے گذشتہ معرفتی حکیم احمد الدین صاحب متعلق باورچیخانہ ذ گی۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس ۱۴/

میزان ۱۴/

اخراجات حسب الحکم وغیرہ متفرق

واپسی ٹکٹ ہاے طعام ....

واپسی امانت ڈاکٹر احمد بخش جو بمد قیمت لکچر ہا ۵۔ مارچ ۱۸۹۴ء عرصہ جمع ہین

دستگردان محررکانفرنس کو جو بعد ہین وصول ہو گئی تھی

میزان ....

میزان کل خرچ ۱۰/۱ پائی

باقی

الحاصل ۱۱/۱ پائی

بہ تحویل مدرسہ لغایت ۲۴۔ دسمبر ... الحاصل ۵/

بہ تحویل سیکرٹری .... ۱۲/۱ پائی

قیمت کرسی ۴/

تتمہ .... ۸/۱ پائی

العبد	العبد
کنھیالال محرر مدرستہ العلوم مدرسہ کی تحویل مین جو رقم درج ہوئی ہے وہ صحیح ہے۔	نند کمار محرر حساب آمدنی و اخراجات مین سے مقابلہ کرلیا باقیات مندرجہ حساب ہذا صحیح ہی۔

تتمہ ۲

قواعد کارروائی

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

مسلمہ و مرمہ

اجلاس ششم واقع مقام علیگڈہ

مشمولہ

رویداد اجلاس نہم واقع مقام علیگڈہ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

قواعد

کارروائی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

یعنی

وہ جماعت جو ہر سال بغرض ترقی تعلیم مسلمانون کے جمع ہوا کریگی جو منظور ہوئے اجلاس ششم منعقدہ ۳۰ - دسمبر ۱۸۹۱ء مین

دفعہ ۱ - مختلف اضلاع اور صوبجات کے لوگون کا وہ مجمع جو مسلمانون کی ترقی تعلیم کا خواہان ہوا اور انکی بہلائی اور ہر قسم کی ترقی تعلیم مین کوشش کرنیکو متعد ہوا ہو جب وہ کسی جگہ اجلاس کرے تو مذکورہ بالا لقب سے ملقب کیا جاوے گا -

دفعہ ۲ - اس مجمع مین جو لوگ شریک ہونگے وہ دو لقب سے ملقب کئے جاوینگے ممبر اور وزیٹر ممبر وہ لوگ تصور کئے جاوینگے جو ہر سال پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک زرچندہ واسطے اجراے کار و بار کانفرنس کے دیوینگے اور باقی شریکان جلسہ وزیٹر سمجھے جاوینگے کانفرنس کا سال یکم دسمبر سے شروع اور آخر نومبر کو ختم ہوگا -

مہتممان اجلاس کو جایز ہوگا کہ اگر مناسب سمجہین تو وزیٹرون کے داخلہ کے لئے بہی کوئی فیس مقرر

کرین اور نیز داخلہ کیلئے آنریری ٹکٹ جاری کرین۔

دفعہ ۳۔ ہر ایک قوم اور مذہب کے لوگ جو درحقیقت دل سے مسلمانونکی بھلائی اور انکی ترقی تعلیم چاہتے ہون اس جلسہ کے ممبر ہوسکین گے۔

دفعہ ۴۔ اس مجمع کا ہیڈ کوارٹر علیگڈہ مین ہوگا اور سکرٹری محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ جو وقتاً فوقتاً ہو اوسکا سکرٹری ہوگا اور تمام خط وکتابت متعلق کانفرنس اوسکے ممبرون سے اور کمیٹیون سے اُسکے ذریعہ سے ہوا کریگی۔

دفعہ ۵۔ سکرٹری محمدن اینگلو اورینٹل کالج جو وقتاً فوقتاً ہو اوسکا خزانچی تصور کیا جاویگا اور جو روپیہ اس کانفرنس کی بابت وصول ہو اوسکی رسید دیگا۔

دفعہ ۶۔ اس کانفرنس کی بابت جو روپیہ وصول ہو اُسکا کسی بنک مین جمع کرنا اور خرچ کرنا اور سالانہ حساب مشتہر کرنا انھین اصول کے موافق ہوا کریگا جو محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ کے فنڈ کیلئے اُسکے قواعد مین معین ہین اور اُسکی تعمیل خزانچی سے متعلق رہیگی۔

مقاصد کانفرنس

دفعہ ۷۔ اس کانفرنس کو کسی پولٹیکل امر سے یا کسی قسم کے مذہبی مباحث سے کچھ تعلق نہوگا اور اُسکے مقاصد حسب تفصیل ذیل ہونگے۔

(الف) مسلمانون مین یورپین سینس و لٹریچر کے پھیلانے اور وسیع حد تک ترقی دینے اور اُسمین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک اُنکے پہونچانے پر کوشش کرنا اور اُسکی تدبیرون کو سوچنا اور اُن پر بحث کرنا۔

(ب) مسلمانون نے جو قدیم زمانہ مین علوم مین ترقی کی اُسکی تحقیقات کرنا اور اُس پر اُردو یا انگریزی مین رسالجات تحریر کرنے یا لکچر دینے یا ایسے لکھنے پر لوگون کو آمادہ کرنا۔

(ج) نامی علماء اور مشہور مصنفین اسلام کے لیف کو اُردو یا انگریزی زبان مین لکھوانا۔

(د) مسلمان مصنفون کی تصنیفات جو نایاب ہین اون کے بہم پہونچانے کی تدبیر کرنا یا پتہ لگانا کہ وہ کس جگہہ موجود ہین۔

(ہ) تاریخانہ واقعات زمانہ قدیم کی تحقیقات پر رسالجات تحریر کرنے یا لکھ دینے یا ایسے لکھنے پر لوگون کو آمادہ کرنا۔

(و) دنیاوی علوم کے کسی مسئلہ یا تحقیقات پر کسی رسالہ کے تحریر ہونے یا لکھ دینے کی تدبیر کرنا۔

(ز) فرامین شاہی کو بہم پہونچا کر اُن سے ایک کتاب انشاء کا مرتب کرنا اور اُن کے مواہیر و طغرا کے نمونے فوٹوگراف سے قایم رکھنا۔

(ح) مسلمانونکی تعلیم کے لئے جو انگریزی مدرسے مسلمانونکی طرف سے جاری ہون اُنمین مذہبی تعلیم کے حالات کو دریافت کرنا اور بقدر امکان عمدگی سے اُس تعلیم کے انجام پانے مین کوشش کرنا۔

(ط) جو لوگ کہ علوم مشرقی اور دینیات کی تعلیم قدیم طریقہ پر ہماری قوم کے علماء سے پاتے ہین اور اوسی کو اونہون نے اپنا مقصد قرار دیا ہے اُن کے حالات کی تفتیش کرنا اور اُن مین اُس تعلیم کے قایم اور جاری رہنے کی مناسب تدابیر کا عمل مین لانا۔

(ی) عام لوگون مین جو عام تعلیم قدیم مکاتب کے ذریعہ سے جاری تھی اُسکے حالات کی تفتیش کرنا اور اونمین جو تنزل ہو گیا ہے اوس کی ترقی اور عام لوگون مین عام تعلیم کی مناسب وسعت کی تدابیر کا اختیار کرنا۔

(یا) جو مکاتب عام لوگون کے لڑکون کے لئے قرآن مجید پڑھنے کی تھے اور جو سلسلہ قرآن مجید کے حفظ کرنے کا تھا اور جبکہ اب بہت کچھ تنزل ہو گیا ہے اُن کے حالات کی تفتیش کرنا اور انکی قایم رکھنے اور استحکام دینے کی تدابیر کا اختیار کرنا۔

ان تمام مذکورۂ بالا تصنیفات و تحریرات کے حق تصنیف کے وہی لوگ مالک ہونگے جو اُن کے مصنف ہونگے اور اُن کو اختیار ہوگا کہ اپنا حق تصنیف یا صرف اوس کے چھاپنے کی اجازت جس کو چاہین عطا فرما دین۔

کارروائی متعلق کانفرنس

دفعہ ۸۔ کانفرنس کے مقاصد کے انجام کے لئے دو قسم کی تدبیرین کی جاوین گی۔

اول

جہان تک ممکن ہو ہر شہر و قصبہ مین کانفرنس کے مقاصد کے لئے کمیٹیون کا قایم کرنا۔ مگر جہان جہان انجمن اسلامیہ قایم ہین اگر وہ انجمنین کانفرنس کے مقاصد کی انجام دہی منظور کرین تو وہ انجمنین اُس مقام کے لئے کانفرنس کی کمیٹیان تصور کیجاوینگی۔

ان کمیٹیون کو اپنے نواح یا اپنے ضلع یا شہر یا قصبہ کی نسبت ہر پانچوین سال ایک کیفیت اُمور مندرجہ ذیل کی مرتب کرکے بذریعہ کسی ڈیلیگیٹ کے اجلاس کانفرنس مین پیش کرنی لازم ہوگی لیکن اگر کسی مجبوری کیوجہ سے کوئی ڈیلیگیٹ نہ بھیج سکے تو بذریعہ ڈاک سکرٹری کانفرنس کے پاس بھیجنا لازم ہوگا۔

۱۔ اوس ضلع مین مسلمانونکی بستیون کی مختصر کیفیت اور تعداد مردم شماری۔

۲۔ گورنمنٹ اسکول و کالج۔

۳۔ مشنری اسکول و کالج۔

۴۔ پرائیوٹ اسکول و کالج۔

۵۔ ہندوستانی قدیم طریقے کے مکتب۔

۶۔ قرآن مجید کی درسگاہین۔

۷- بزرگ ومقدس علماء جو قدیم طریقے کے مطابق لوگون کو پڑہاتے ہون-

۸- تحصیلی وحلقہ بندی کے مکتب-

۹- گورنمنٹ زنانہ اسکول-

۱۰- مشنریز زنانہ اسکول-

۱۱- قدیم مسلمانی طریقہ عورات کی تعلیم کا رواج-

۱۲- انجمنین جو اُس ضلع مین ہون-

۱۳- اُس ضلع کی مشہور صنعت وحرفت جو مسلمانون سے تعلق رکہتی ہو-

۱۴- عام حالت اُس ضلع کے مسلمانون کی-

۱۵- ہرایک پانچوین سال کی حالت کا اُس سے پہلے پانچ سال کی حالت سے مقابلہ کالجون یا اسکولون کی نسبت بیان کرنا چاہئے کہ وہ کتنے ہین اور کس کس جگہہ قایم ہین اور کس قسم کی اُن مین تعلیم ہوتی ہے اور ہرایک جگہہ مسلمان کسقدر تعلیم پاتے ہین-

اِن کمیٹیون کا یہ بہی فرض ہوگا کہ عملی طور سے جس طرح کہ وہ مناسب سمجہین اُن مقاصد کے عمل مین آنیکی جنکے لئے یہ کانفرنس قایم ہوئی ہے تدابیر عمل مین لاوین-

وہ مجاز ہونگے کہ اِن کمیٹیون کے لئے اپنی ضرورت کے موافق قواعد خاص بنادین-

وہ مجاز ہونگے کہ اپنے نواح مین کوئی صدر کمیٹی قایم کرکے اوس کے ماتحت کمیٹیان قایم کرین-یا اور جو تدبیر اور انتظام کہ وہ مناسب سمجہین عمل مین لاوین-

علاوہ اُن کمیٹیون کے اگر کوئی خاص شخص چاہے توکسی ضلع یا کسی خاص تعلیم گاہ کی نسبت اون اُمور کی کیفیت جنکا ذکر دفعہ ۸ مین ہے اجلاس مین پیش کرے-

دوم

کانفرنس کا اجلاس

دفعہ ۹ - ہر سال کوئی مناسب مقام محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کے لئے قرار پایا کریگا اور اجلاس کی تاریخین مقرر ہوا کرینگی اور اُس سال کے اجلاس کے لئے پریسیڈنٹ منتخب کیا جاویگا اور تمام لوگون کو جو اُس سال کے پیشتر ممبر تھے اور ممبران سال اجلاس کو اور نیز اور لوگون کو اُن سب اُمور سے اطلاع دیجاویگی -

دفعہ ۱۰ - کانفرنس کے سالانہ اجلاس مین مضامین تحریری یعنی ایسے اور تجویزین جو مسلمانون کی تعلیم سے متعلق ہون اور اُسی امر کے متعلق رزولیوشن جن پر بحث کرنا مقصود ہو پیش ہوا کرینگے -

دفعہ ۱۱ - اس غرض سے کہ آیندہ سال کے اجلاس کے لئے کوئی مقام تجویز ہو اور اجلاس کی تاریخین مقرر کیجاوین اور اُسکے لئے پریسیڈنٹ منتخب ہو اور جو رزولیوشن اجلاس مین پیش ہونیوالے ہون اُن مین سے اون رزولیوشنون کا انتخاب کیا جاوے جنکا مباحثہ کے لئے بہی پیش ہونا مناسب ہو ایک مینیجنگ کمیٹی مقرر کی جاویگی -

دفعہ ۱۲ - مینیجنگ کمیٹی کے ممبر ہر سال کے اجلاس مین حسب تفصیل ذیل منتخب کئے جاوینگے -

پنجاب سے - ۴

شمال مغرب واوده سے - ۴

صوبہ بہار سے - ۲

علاوہ ان کے تین ممبرون کو خود پریسیڈنٹ جو اجلاس آیندہ مین ہون منتخب کرینگے -

پریسیڈنٹ وسکرٹری بذریعہ اپنے عہدہ کے اس کمیٹی کے ممبر متصور ہونگے۔
دفعہ ۱۳۔ جس مقام مین اجلاس کانفرنس قرار پاوے اور جو لوگ اُس اجلاس کے منتظم و مہتمم ہون مینجنگ کمیٹی کے ممبرون کی صلاح ومشورہ سے تواریخ اجلاس قرار دینگے اور پریسیڈنٹ منتخب کرینگے اگر کوئی ایسا سبب واقع ہو کہ ممبران مذکورہ سے شورہ لینے کا موقع نہ رہی تو منتظمان مہتمان اجلاس بصلاح سکرٹری اُن کامون کو انجام دینگے۔
دفعہ ۱۴۔ مینجنگ کمیٹی رزولیوشنون کے انتخاب کے لئے قبل آغاز اجلاس کانفرنس کے اپنا اجلاس کریگی اور اسکو جائز ہوگا کہ زمانہ اجلاس کانفرنس مین بہی اگر ضرورت ہو تو اجلاس کرے۔
دفعہ ۱۵۔ کل رزولیوشن جو بحث کے لئے سکرٹری کو دئے گئے ہون پہلے مینجنگ کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاوینگے اور کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ جسکو چاہے منظور کرے اور جسکو چاہے نامنظور کرے اس کمیٹی کی روئداد اور جو رزولیوشن نامنظور ہوئے ہون چہاپے نہ جاوینگے۔
دفعہ ۱۶۔ مینجنگ کمیٹی کے جسقدر ممبر بروقت شروع اجلاس کانفرنس یا بابین اجلاس موجودہ ہون وہی اُنکا کورم ہوگا۔

سالانہ اجلاس

دفعہ ۱۷۔ تمام ممبرون کو جو اجلاس مین تشریف لاوین ایک خاص قسم کے ٹکٹ داخلہ دئے جاوینگے تاکہ وہ اُن کرسیون پر تشریف فرما ہون جو اونکے لئے مخصوص ہین۔
دفعہ ۱۸۔ وزیٹرون کو بشرطیکہ دو روپیہ فیس ادا کرین اُس تعداد تک جسکی گنجایش اجلاس کے ہال مین ہوسکے دوسری قسم کے ٹکٹ واسطے شرکت اجلاس کے دئے جاوینگے۔
دفعہ ۱۹۔ سکرٹری کو جائز ہوگا کہ واسطے شمول اجلاس کے جنکی نسبت مناسب سمجھے بطور آنریری وزیٹر کے ٹکٹ جاری کرے مگر جبکہ کانفرنس کا اجلاس خاص علیگڈہ مین ہو تو جملہ طالبعلمان

مدرستہ العلوم بطور آنریری وزیٹرون کے تصور کئے جاوینگے اور انکو ٹکٹ دینی کی ضرورت نہوگی

دفعہ ۲۰- یہ ٹکٹ اُن بزرگون کے پاس رہین گے اور جے دن تک اجلاس ہو ہر دفعہ کے داخلے کے لئے یہی ٹکٹ کافی ہونگے -

دفعہ ۲۱- تمام بزرگون سے نہایت ادب سے درخواست کیجاتی ہو کہ وہ از راہ مہربانی بروقت تشریف لانیکے اجلاس کے ہال مین اُس شخص کو جو اس کام کے لئے متعین ہو ٹکٹ ملاحظہ کرادینگے -

طریق نشست

دفعہ ۲۲- آنریری وزیٹرون کی نشست کے لئے ایک خاص جگہہ جس کو سکرٹری تجویز کریگا مقرر کی جاوے گی -

دفعہ ۲۳- ممبرون کی کرسیان اجلاس مین مقدم ہونگی اور وزیٹرون کی اُن کے بعد مقدم کرسیان ریزروڈ بھی جاوین گی اور کسی وزیٹر کو اُن پر بیٹھنا مناسب نہ ہوگا کہ کوئی کرسی بہ سبب کسی کی غیر حاضری کے خالی ہو -

دفعہ ۲۴- اُن مقدم کرسیون پر بطور نشان کے ایک کاغذ پر لفظ ریزرو لکھکر لگا دیا جاویگا -

دفعہ ۲۵- ریوٹون کے لئے اوس تعداد سے جو سکرٹری مناسب سمجھے جداگانہ مناسب مقام پر کرسیان ہونگی -

طریق لکچر

دفعہ ۲۶- وہ شخص یا اشخاص جو اجلاس مین لکچر دینے کو تجویز ہوئے ہون وقت معین پر لکچر دینگے اور لکچر نہایت خاموشی سے سُنا جاویگا اور کسی شخص کو لکچر کے درمیان مین یا لکچر کے بعد اس پر بحث کرنا جائز نہ ہوگا -

در پیشی رسالجات وکیفیت اضلاع

دفعہ ۲۷- جن لوگون نے کانفرنس کے مقاصد کے متعلق کوئی مضمون یا کوئی رسالہ لکھا ہو اُن کو اختیار ہوگا کہ چاہین مختصر گفتگو کے ساتھ رسالہ کو پیش کرین چاہین اوسکو یا اُس کے کسی مقام یا مقامات کو اجلاس مین پڑہکر سناوین-

دفعہ ۲۸- جن لوگون نے کسی ضلع کے حالات تعلیم کی رپورٹ تیار کی ہو اونکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہین تو اُسکے پیش کرتے وقت مختصر گفتگو اُسکی نسبت کرین-

دفعہ ۲۹- رسالون کی نسبت جو پڑہے جاوین اور نیز اوس گفتگو کی نسبت جو رسالون یا اضلاع کی کیفیتون کے پیش ہونیکی نسبت ہون کوئی مباحثہ نہین کیا جاویگا-

مباحثہ کرنے کا طریقہ

دفعہ ۳۰- ہر شخص کو جو کوئی رزولیوشن پیش کرنا چاہے لازم ہوگا کہ اوسکو تحریر کرکے سکرٹری کے حوالے کرے اور یہہ بہی ظاہر کردے کہ اُسکی تائید کون کریگا-

دفعہ ۳۱- رزولیوشن پر نمبر ڈالے جاوینگے اور وہ رزولیوشن حسب ترتیب نمبر مباحثہ کے لئے پیش ہونگے- مگر کسی خاص وجہ سے پریسیڈنٹ کو انمین تقدیم و تاخیر کا اختیار ہوگا-

دفعہ ۳۲- ہر رزولیوشن کو جس پر بحث ہوتی ہے اُسکو اول سکرٹری اجلاس مین پڑہ سناویگا

دفعہ ۳۳- اُس رزولیوشن پر اول وہ شخص جس نے اوسکو پیش کیا ہے اُسکے بعد وہ شخص جو اُسکو سیکنڈ کرنے کو تجویز ہوا ہے اور اُسکے بعد جو ممبر کچہہ اس پر گفتگو کرنا چاہے گفتگو کریگا مگر کوئی ممبر ایک دفعہ سے زیادہ گفتگو نہ کریگا لیکن جس نے رزولیوشن پیش کیا ہے اُس کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے سب گفتگوؤن کے بعد ایک دفعہ پہر گفتگو کرے-

دفعہ ۳۴- اُسکے بعد پریسیڈنٹ ووٹ لینگے اور بلحاظ کثرت ووٹون کے وہ رزولیوشن

منظور یا نامنظور ہوگا۔ اور پریسیڈنٹ کو غلبہ کے ووٹ دینے کا حق ہوگا ووٹ لینے کیوقت پریسیڈنٹ کو یہ اختیار ہوگا کہ چاہین کچھ گفتگو کرین۔

دفعہ ۳۵۔ کسی وزیٹر کو کسی رزولیوشن کی نسبت بحث کرنے یا ووٹ دینے یا اجلاس کی کسی کارروائی مین مداخلت کرنیکا حق نہ ہوگا۔

قواعد اسپیچ

دفعہ ۳۶۔ ہرایک ممبر کو کھڑے ہوکر گفتگو کرنی لازم ہوگی اور بعد اختتام گفتگو اپنی جگہ بیٹھ جاویگا مگر بوجہ کسی خاص امر کے پریسیڈنٹ کسی کو اجازت دینگے کہ بیٹھکر گفتگو کرین۔

دفعہ ۳۷۔ اگر ایک سے زیادہ ممبر ایک ساتھ گفتگو کو کھڑے ہوجاوین تو صدر انجمن فیصلہ کرینگے کہ کون شخص گفتگو کرے۔ انکا فیصلہ بلاعذر تعمیل ہوگا۔

دفعہ ۳۸۔ اگر کوئی ممبر کسی کی نسبت سخت کلامی یا نا ملایم الفاظ کہے یا ایسی گفتگو کرے جو ما نحن فیہ سے تعلق نہین ہے تو ہرایک ممبر کو حق ہوگا کہ کھڑا ہوا اور پریسیڈنٹ سے آرڈر کی درخواست کرے۔

دفعہ ۳۹۔ ایسی درخواست جب پیش ہو تو گفتگو کرنیوالے کو لازم ہے کہ فی الفور اپنی جگہ پر بیٹھ جاوے تاوقتیکہ صدر انجمن اُس کا فیصلہ کردے۔

دفعہ ۴۰۔ اگر صدر انجمن کی راے ہو کہ آرڈر کی درخواست صرف بحث کو روکنے اور اسپیچ مین خلل ڈالنے کی غرض سے کی گئی ہے تو پریسیڈنٹ اس بات کو ظاہر کریگا کہ درخواست کرنیوالے نے آرڈر کے برخلاف کام کیا ہے۔

دفعہ ۴۱۔ صدر انجمن خود بھی بلا کسی کی درخواست کے مذکورہ بالا حالت مین آرڈر کا حکم دیسکتا ہے اگر کوئی ممبر جس سے ایسے آرڈر کے لئے کہا گیا ہے اوس کی پرواہ نہ کرے تو

صدر انجمن اوسکو بیٹھ جانے کا حکم دیگا۔

دفعہ ۴۲- اگر کوئی ممبر اُسکی تعمیل نہ کرے تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ جلسہ سے اُس ممبر کے اُس جلسہ کے لئے معطل کئے جانیکا ووٹ لے اگر دو ثلث موجودہ ممبر اُسکے معطل ہونے کا ووٹ دین تو صدر انجمن اُسکو ظاہر کردیگا اور وہ ممبر اُس جلسہ مین معطل سمجھا جاویگا اور اُس کو لازم ہوگا کہ جلسہ سے چلا جاوے۔

ووٹ لینے کا طریقہ

دفعہ ۴۳- معمولی کارروائی کے ووٹ صرف ہاتھ اوٹھانے سے پہلے لئے جاوین گے لیکن اگر کسی ممبر کے معطل کرنے کا ووٹ ہو تو بذریعہ تحریر کے ووٹ لیا جاویگا۔

دفعہ ۴۴- تحریری ووٹ لینے کا طریقہ یہی ہے کہ امر پیش شدہ کاغذ پر لکھا جاویگا اُس کے نیچے دو کالم ہونگے ایک کی پیشانی پر "منظور" اور دوسرے کی پیشانی پر "نامنظور" تحریر ہوگا وہ کاغذ ہر ممبر کے سامنے پیش ہوگا اور اُسکے منظور کرنیوالے منظوری کے کالم مین اور نامنظور کرنیوالے نامنظوری کے کالم مین اپنا نام لکھدینگے۔

دفعہ ۴۵- یہ کاغذ صدر انجمن کے سامنے پیش ہوگا اور وہ بلحاظ کثرت رای کے اُسکی نتیجہ کو ظاہر کردیگا

دفعہ ۴۶- ہر ایک ممبر کو جسنے کوئی رزولیوشن یا کوئی تحریک پیش کی ہے اختیار ہوگا کہ ووٹ لئے جانیکے وقت سے پیشتر جس وقت چاہے اُسکو واپس لے مگر پریسیڈنٹ اُس وقت پر بھی قبل ووٹ لئے جانیکے واپسی کی اجازت دیسکتا ہے۔

اسپیچون کی رپورٹ

دفعہ ۴۷- تمام اسپیچین جو رزولیوشنون کی نسبت ہوئی ہون بجنسہ رپورٹ مین مندرج اور اوس کے ساتھ چھاپی ہونگی- بشرطیکہ اسپیچ کرنے والے نے اپنی اسپیچ اخیر تاریخ اجلاس تک

تحریر کرکے سکرٹری کے حوالہ کردی ہو۔
دفعہ ۴۸ - اوس تحریر مین جو بموجب دفعہ ۴۷ سکرٹری کو دیجاوے اگر کوئی امر خلاف ہدایت دفعہ ۴۳ کے تحریر کردیا ہو تو سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ اسپیچ کے چھاپتے وقت اُسکو قلم انداز کردے۔
دفعہ ۴۹ - تمام وہ مضامین یا الفاظ جو بذریعہ آرڈر کے بند کئے گئے ہون اور تمام کارروائیان جو آرڈر سے متعلق ہوئی ہون اور رزولیوشن واپس شدہ پر جو کارروائی ہوئی ہو رپورٹ کے ساتھ چھاپہ نہوگی۔

اجلاس خاص

دفعہ ۵۰ - کانفرنس کے ممبرون کو جایز ہوگا کہ جب وہ چاہین کانفرنس کے ہیڈکوارٹر مین اُن کمیٹیون اور انجمنون سے جنہون نے حسب مراد دفعہ ۸ قواعد کانفرنس کے مقاصد کانفرنس کی انجام دہی منظور کی ہو خط وکتابت کرنے اور جو کام متعلق کانفرنس اُنہون نے کئے ہون اونکا حال دریافت کرنے اور اُس مین صلاح دینے اور تائید کرنے کی اور نیز اُن تجویزون اور تحقیقاتون کی تکمیل کے لئے جنکا عمل مین لانا کانفرنس کے سالانہ اجلاس مین تجویز ہوا ہو اجلاس کیا کرین۔ ایسے اجلاس کی لئے کانفرنس کے ممبرون مین سے پانچ ممبرون کا شریک ہونا کورم سمجھا جاویگا اور مذکورۂ بالا کارروائیون کے کرنے کا اُن کو اختیار ہوگا۔

دفعہ ۵۱ - جسقدر اجلاس کے ممبرون نے اِس دفعہ کے موافق کئے ہون اوسکی روئدادین ایک کتاب مین لکھی جاوین گی اور سالانہ رپورٹ کے ساتھ چھاپہ ہونگی اور سکرٹری کو لازم ہوگا کہ ہر سالانہ اجلاس مین اُن اجلاسون کی کارروائی کی کیفیت ممبرون کے سامنے پیش کرے اور ممبرون کو اُسکی نسبت راے ظاہر کرنیکا اختیار ہوگا اور وہ کیفیت معہ ممبرون کی راے کے جو ظاہر کی گئی ہو سالانہ رپورٹ کے ساتھ چھاپہ ہوگی۔

اخراجات متعلق کانفرنس

دفعہ ۵۲- ہر سال کانفرنس کا رسالہ چھاپا جایا کریگا اور ممبرون کو بلاقیمت بھیجا جاوے گا اور سکرٹری کو غیر ممبرون کے ہاتھ اُسکے فروخت کرنے یا بلاقیمت تقسیم کرنے کا اگر وہ مناسب سمجھے اختیار ہوگا۔ اور زر قیمت سرمایۂ کانفرنس مین جمع ہو گا۔

دفعہ ۵۳- سکرٹری کو جایز ہوگا کہ اخراجات چھاپہ رسالہ مذکورہ و رُوئداد و خطوط وغیرہ اور اخراجات محصول ڈاک اور اخراجات درستی اجلاس و قیام ممبران اُس روپیہ سے خرچ کرے جو چندہ سے فراہم ہوا ہو اسکے سوا اور کسی طرح بلا منظوری ممبران روپیہ خرچ کرنیکا اختیار نہین ہو لیکن بحالت اشد ضرورت مشروط بمنظوری ممبران سکرٹری اخراجات ضروری کے لیئے روپیہ خرچ کرنے کا مجاز ہو گا۔

دفعہ ۵۴- جسقدر سرمایہ لعبد اخراجات مذکورہ جمع رہی اوسکے خرچ کرنے کا جسطرح پر چاہین ممبران کانفرنس کو حسب کثرت رائے اختیار حاصل ہو گا۔

دفعہ ۵۵- اجلاس چہارم مین بالاتفاق یہ تجویز ہوئی ہے کہ آیندہ جس جگہ اجلاس ہونا قرار پاوے اور وہان کے بزرگ اہتمام جلسہ و ممبرون کی آسایش و آرام و مہمانداری کے انتظام کے لیئے اس فنڈ سے کچھ اعانت چاہین تو سکرٹری کو جایز ہوگا کہ زر چندہ ممبری وغیرہ مین سے جو اُس اجلاس کی بابت آنیوالا ہو کسیقدر رقم کے دینے کا اقرار کرے بشرطیکہ اُس تعداد سے زیادہ نہ ہو جو کارروائی چھاپہ رُوئداد وغیرہ کی منہائی کے بعد باقی رہے۔

دستخط

سید احمد خان سکرٹری

اشتہار

اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

اس امر کا تصفیہ ہوگیا کہ اب کے سال اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا بمقام شاہجہانپور منعقد ہوگا ہمکو تمام دوستون اور ممبران کانفرنس سے امید ہے کہ جس طرح وہ ہمیشہ ذوق وشوق سے اجلاسون مین شریک ہوتے رہتے ہین اسی طرح اجلاس مین تشریف لاکر شریک ہونگے۔

تواریخ اجلاس ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰- دسمبر ۱۸۹۵ء قرار پائی ہین پس اجلاس ستائیسوین ۲۷ دسمبر روز جمعہ سے شروع ہوگا اور تیسوین ۳۰ دسمبر روز دوشنبہ کی رات کو ختم ہوگا۔

الراقم

سید احمد

سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

لکچر

ڈاکٹر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی کے سی ایس آئی

متعلق

اجلاس نہم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

مقام علیگڈھ

منعقدہ

۲۰ دسمبر ۱۸۹۴ع بعد دوپہر

معہ

اسپیچ پریسیڈنٹ جو انہون نے لکچر کے جواب مین کی

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

۱۸۹۵ع

لکچر

ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی کے سی ایس آئی

متعلق

اجلاس نہم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

مقام علیگڈھ

منعقدہ

۲۷ - دسمبر ۱۸۹۴ء بعد دوپہر

مع

اسپیچ پریسیڈنٹ جو انہون نے لکچر کے جواب مین کی

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

۱۸۹۵ء

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری اس کانفرنس کو آٹھ برس گذر گئے اور یہ نوان سال ہی - ہر ایک اجلاس مین بزرگان قوم جمع ہوئے اور مسلمانونکی تعلیم پر توجہ فرمائی - بہت سے رزولیوشن پاس ہوئے اور بہت سے لکچر دئے گئے جو ہنسانیوالے بھی تھے اور رلانیوالے بھی تھے فصاحت وبلاغت مین بھی بےنظیر تھے اور اپنے مضامین کے لحاظ سے بھی بےمثل تھے - وہ لکچر ہمارے دل پر مختلف قسم کے اثر پیدا کرتے تھے - جب اُن لکچرون یا نظمون مین ہمارے بزرگونکی شان وشوکت - اُنکی اولوالعزمی - اُنکا جاہ وحشم - اُنکی قابل قدر سویلیزیشن اونکی علمی لیاقتین اور مختلف علوم وفنون مین اُنکا کمال بیان ہوتا تھا تو ہمارا دل پھولتا تھا اور ہم اپنے جامونمین پھولے نہین سماتے تھے اور ایک قسم کا غرور وفخر ہم مین پیدا ہوتا تھا - کہ ہم ایسونکی اولاد ہین مگر جب ہمارے موجودہ حال کا بیان ہوتا تھا تو ہمارے دل پژمردہ اور ہم غمگین ہوجاتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ہم ایسے اسلاف کے

ایسے ناخلف فرزند ہین - مگرافسوس ہی کہ یہ پچھلا اثر بہت ہی تہوڑی دیر ہم مین رہتا تہا - ہان ہمارے آنسو ہی نکلتے تھے مگر وہ اپنے ساتھ ہمارے اُس رنج کو بہا لیجاتے تھے - مجہہ مین نہ ایسی فصاحت ہے اور نہ طاقت کہ مین اپنے اون مخدوم اپنچراون کی پیروی کرون - میرا تو اُس رنگریز کا سا حال ہے جسکو صرف اموّا رنگ آتا تہا - وہ سب رنگوانے والون سے گو کہ وہ کوئی رنگ رنگوانا چاہین یہی کہتا تہا کہ تم پر تو اموّا رنگ ہی کہلتا ہے - پس مین اپنی قوم کے موجودہ حال پر نظر کرونگا اور آپ سے پوچہونگا کہ اُسکی ترقی اور فلاح دارین کیونکر ہوسکتی ہے -

گذشتہ زمانہ مین ہمارے بزرگون کیحالت نہایت عمدہ اور بےنظیر تہی گذشتہ زمانہ کی سویلیزیشن جسے یاد کرکے ہمکو رونا چاہئیے ہمارے بزرگون کو نصیب تہی - اخلاق - محبت - مروت - دوستی - دوستی کا برتاؤ - دوستی کا پاس - دلی نیکی - فیاضی متانت - چہوٹون کے ساتھ الفت - بڑون کا ادب - غریبون کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت - سب اُن مین جمع تہی - قومی تعلیم دینی و دنیوی کا ایسا مستحکم اور قابل ادب سلسلہ تہا جسکی نظیر تمام دنیا کی کسی قوم مین پائی نہین جاتی - ایک بزرگ مقدس عالم دن رات بلاخیال دنیوی فائدہ کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگون کی تعلیم کے لئے ایک مسجد کی کوٹہے یا خانقاہ کے حجرہ یا اپنے مکان کی کوٹہری مین بیٹہا پڑہاتا تہا - پہر غریب سے غریب آدمی پڑہنے کو آوے یا بادشاہ شہنشاہ کا بیٹا سب کی تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تہا - اخیر زمانہ مین بہی مگر اِس زمانہ سے پہلے کثرت سے

سے ایسے بزرگ ہر قصبہ وشہر مین پائے جاتے تھے - جس نے اون کو دیکھا ہے آدمی نہین اونکو فرشتہ پایا ہے - اونکی صحبت کی برکت سے طالبعلمون کے اخلاق درست ہوتے تھے - نیکی اُن کے دل مین پیدا ہوتی تھی - شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے ہون مگر وہ ایسے شاذ ونادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانیکو ناکافی ہین سب سے بڑا مقصد تعلیم وتربیت سے انسان مین نیکی اور اخلاق اور انسانیت اور آدمیت پیدا کرنا ہے وہ ہمکو اپنے بزرگون کی صحبت سے حاصل ہوتا تھا - پشت در پشت بطور ورثہ کے ہمارے بزرگون کو پہونچتا تھا - اور اُن سے ہمکو ہمارا ملک جو خاص ہندوستان یا متوسط ہندوستان کہلاتا ہے ہر ایک امر مین کیا علم مین کیا معاشرت وتہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لئے نظیر تھا - انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے اور نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت پاتے تھے - غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگایا گیا رہا سہا جو کچھ تھا سب برباد کر دیا - ہمارا ملک ہی برباد نہین ہوا بلکہ جیسا اوسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچتا تھا اُسی طرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پہونچا -

اے دوستو اسوقت تم ملک کے مختلف حصون اور متعدد خاندان اور متعدد قبیلون کے یہان تشریف فرما ہو - آپ مجکو معاف کرینگے اگر مین یہ کہون کہ ہم سب سوچین اور اپنے اپنے کنبہ اور خاندان مین خیال کرین اور دیکھین کہ اب ایسے بزرگ کس مقام اور خاندان مین باقی ہین جنکی نیک صحبت کے اثر سے ہمارے نوجوان لڑکے

تعلیم و تربیت پاویں۔

ہماری مثال اُن تیلیون کی ہے جو ترتیب ایک بندش مین بندہی ہون اور وہ بندش ٹوٹ جاوے اور تمام تیلیان متفرق و پریشان ہوجاوین۔ اور اُنکا کچھ انتظام نہ رہے۔ اگر اب ہم پہر اپنی قوم کو قوم بنانا چاہتے ہین تو پہر اون متفرق تیلیون کو جمع کرکے ایک بندش سے باندہنا ہمکو ضرور ہے۔ افسوس کہ پرانا ڈورا جس سے وہ بندہی ہوئی تہین وہ ٹوٹ گیا اور ایسا پرانا اور بودا ہوگیا جس سے اب وہ متفرق تیلیان بندہ نہین سکتین اور اسلئے ہمکو ضرورت ایک نیا ڈورا پیدا کرنے کی اور اون متفرق تیلیون کو جمع کرنے کی اور ترتیب دوبارہ باندہنے کی ہے۔ اے دوستو اگر ہم ایسا نہ کرینگے تو نہ قوم کو قوم بنا سکین گے اور نہ اون مین انسانیت آدمیت اور قومیت پیدا کرسکین گے۔

یہ حال ہماری قوم کا ہے اور یہ کچھ ہمکو اُنکے لئے کرنا ہی۔ اب جو نہایت نازک اور قابل غور سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ یہ کیونکر ہو۔ اور یہی ایک مسئلہ ہے جو ہم کو اُس پر غور کرنی لازم ہے اور اے دوستو آپ جو دُور و دراز فاصلون سے اِس مقام پر جمع ہوئے ہو اُس سے مقصد اس مسئلہ پر غور کرنا اور اوس کے لئے کسی تدبیر کا سوچنا ہے۔

انسان کے قوا جب ضعیف ہوجاتے ہین اور اعتدال مزاج درہم و برہم ہوجاتا ہے تو وہ متعدد اور متضاد بیماریون مین مبتلا ہوتا ہے۔ یہی حال قوم کا ہوتا ہے۔

جب اوسکو تنزل ہوتا ہے تو کسی ایک چیز مین تنزل نہین ہوتا بلکہ مذہب۔ اخلاق۔ تعلیم۔ راستبازی۔ دیانت داری۔ سویلیزیشن۔ دولت۔ تمکنت۔ متانت۔ سب چیزمین تنزل ہوتا ہے اور جو لوگ اوسکی اصلاح کے درپے ہوتے ہین وہ حیران ہوجاتے ہین کہ کس کس چیز کا علاج کرین۔

دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

مگر جب غور کیجاتی ہے تو بجز تعلیم و تربیت کے اور کوئی اُسکا علاج نظر نہین آتا۔

تعلیم مین جو مشکلات ہین وہ آپ پر پوشیدہ نہین ہین۔ ہمکو بحیثیت مسلمان ہونیکے قوم کو قوم بنانیکے لحاظ سے مذہبی تعلیم کی ضرورت ہی۔ کیونکہ مسلمانون مین مذہب اسلام کی روسے قوم کا لفظ نسل کے متحد ہونے پر نہین بولا جاتا ہے۔ بلکہ جس نے کلمہ پڑہا اور اسلام لایا گوکہ وہ باعتبار نسل کے کوئی ہو وہ سب ہماری بھائی اور ہماری قوم مین داخل ہین۔ اسلام کی روسے اخوت اور اتحاد قومی صرف اسلام پر منحصر ہے قال اللہ تعالیٰ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون پس جبکہ مدار قومیت اسلام پر ہے تو ہمکو اپنی قوم کو مذہبی تعلیم دینا اقل درجہ جہان تک کہ عقاید و فرایض سے متعلق ہے ضرور ہے۔

دنیوی علوم سے ہم اپنی قوم کو محروم نہین رکھ سکتے۔ کیونکہ اگر اُس سے محروم رکھین تو وہ دنیا مین رہنے کے قابل نہین ہوتی۔ ہم قبول کرتے ہین کہ دنیا ومافیہا فانی ہے اور زندگی چند روزہ ہے مگر کمبخت وہ چند روز ہی ایسے کٹھن ہین جنہین

جب تک کہ ہم اُن مین رہنے کے قابل نہون رہ نہین سکتے	۵
یان فکر معیشت سے وہان دغدغہ حشر	آسودگی حرفیست یہان ہی نہ وہان ہی

یہ کہنا تو بہت خوش آیند معلوم ہوتا ہے کہ علوم ایشیا مین سے یورپ مین گئے ہین اور ہمارے ہی بزرگون نے یورپ کو علوم مین تعلیم دی ہے۔ مگر جب ہم غور کرتے ہین تو تمام علوم کو کیا منطق و فلسفہ کیا ہئیت و ہندسہ کیا طب و حکمت کیا سیاست و انتظام مدن۔ کیا ریاضی علمی و نظری اِن سب کو ایسے اعلیٰ درجہ پر ترقی یافتہ پاتے ہین کہ پہچان نہین سکتے کہ یہ وہی علوم مین جو ایشیا سے یورپ مین گئے تھے جسطرح کہ ایک دانہ زمین مین پڑا ہوا ایک عالیشان درخت ہو جاتا ہے اُسی طرح اِن علوم نے ترقی کی ہے اور جو اُن پر مزید ہوا ہے وہ اِسکے علاوہ ہے۔

ہمارے دنیوی علوم عقلی و نظری علمی و عملی کی کتابین تقویم پارینہ کی مانند ہوگئی ہین جو کسی کام آنیکے لایق نہین ہین اور اِسلئے ہم کو بمجبوری اُن علوم کو موجودہ یورپ کی کتابون سے حاصل کرنا پڑا ہے۔ جنکو ہم بوعلی و فارابی۔ ابن رشد رازی اور ارسطو اور ساوذی سیوس اور مالاناؤس اور دیگر علماء یونانی کی تصنیفات سے جو عربی مین ترجمہ ہوگئی ہین حاصل کرتے تھے۔

لٹریچر ایک ایسا علم ہے جو ہر ایک زبان کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر اس زمانہ مین اُس مین بھی طریق بیان اور طرز ادائے مضمون نے ایسی ترقی کی ہے کہ ہم اپنی قدیم طرز تحریر اور طریق ادائے مضمون کے چھوڑنے اور اس جدید طرز کے اختیار کرنے

پرمجبور ہوئے ہین - لفاظی او ہجر و وصل کی شاعری مبالغہ اور ان نیچرل مدح سرائی صنایع و بدایع جو ایک زمانہ مین حسن تحریر سمجھے جاتے تھے اب حد سے زیادہ معیوب ہین تجارت جسمین جاہل عرب ایک زمانہ مین مشہور تھے او خدا نے بھی ہمکو اُس مین مصروف رہنے کی ہدایت کی ہے - جہان فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلواۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلواۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وہ ہماری قوم سے بالکل چھوٹ گئی ہے - مگر سمجھو کہ کیون چھوٹ گئی ہے اسلئے چھوٹ گئی ہے کہ ہم اُسکے لایق یا وہ ہمارے لایق نہین رہی -

اس زمانہ مین تجارت جاہل بدوؤن کا کام نہین رہا وہ ایک نہایت اعلی درجہ کا فن ہوگیا ہے جسمین تعلیم و تربیت عمل و علم دونون کی ضرورت ہی - غیر ملک کے لوگون سے واقفیت اُن لوگون اور اُن ملکون کے حالات سے آگاہی - بحر و بر کے سفر کی عادت دلیری و جرات اُسکے لئے درکار ہے مگر ہماری قوم سے یہ سب چیزین معدوم ہوگئی ہین - اُن کا تو اِس مقولہ پر عمل ہے - کہ

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر

علاوہ اسکے اِس زمانہ مین شخصی تجارت کا کام نہین رہا ہے - متفقہ تجارت کی جسکو کمپنی سے تعبیر کیا جاتا ہی گرم بازاری اور سرسبزی ہے جسکی بنا اتفاق پر اور ایک دوسرے کی معاونت پر اور سب سے زیادہ راست معاملگی اور راوس سے بھی زیادہ

دیانت اور آنسٹی پر مبنی ہے مگر ہماری قوم مین یہ مقولہ مشہور اور اُس پر عمل درآمد بھی ہے کہ دو ساجہے کی ہنڈیا چوراہے مین،، مجکو کوئی نظیر ایسی معلوم نہین ہے کہ ہماری قوم کے دو چار آدمیون نے بھی ملکر کوئی تجارت کا کام کیا ہو اور اوسمین خیانت اور آپس مین بدگمانی اور آخر کو باہمی تنازع و تکرار نہوئی ہو - ان رذایل کا قوم سے دور کرنا اور فضائل کا اونمین پیدا کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور تعلیم سے زیادہ تربیت پر منحصر ہے نہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی جاننے سے،، یونیورسٹی کی ڈگرےان حاصل کرنیسے مدراس مین ہزار ون آدمی انگریزی جانتے ہین - مینے خود ایک مدراسی بی اے کو دیکھا جو ایک انگریز کے ساتھ تہا اور بیرا کا کام کرتا تہا - یہ اس امر کا نتیجہ تہا کہ تعلیم تھی مگر تربیت نہ تھی -

سب سے بڑا جوہر انسان مین ایک بہادر سپاہی کیسی جرأت اور دلیری اور دل چلاپن ہے اور مستعدی اور اپنے کام کو ایمانداری سے ادا کرنا اوسکا لازمہ ہے - یہی چیز ہے جو انسان کو باغیرت بناتی ہے - یہی چیز ہے جو سلف رسپکٹ کو قایم رکھتی ہے - یہی چیز ہے جو انسان کو مصیبت کیوقت مضبوط رکھتی ہے - یہی چیز ہے جسکے سبب انسان سے ایسے کام ہوتے ہین جنکو دیکھکر دنیا تعجب کرتی ہے - ہماری قوم کے نوجوانون مین ان سب چیزون کی بہت کمی ہوگئی ہے - اور ہوتی جاتی ہے - سپاہیانہ جرأت اور دلیری اُن مین نہین رہی - اگر کسی مین کچھ ہے تو نامہذب اکہڑپنا ہے - سستی و کاہلی اُنکے خمیر مین پڑگئی ہے - محنت اور جفاکشی کے عادی نہین رہے

سلف رسپکٹ کا بہت کم خیال ہے۔ ضعیف و ناتوان ہو گئے ہین۔ اور ہوتے جاتے ہین معمولی تحصیل تمام کرنے کے بعد اُن کے قوا بالکل ضعیف ہو جاتے ہین۔ بہت سے ضعف بصر کے شاکی ہین۔ دوڑ دپاڑ کی اُن مین طاقت نہین ہوتی۔ خرامان خرامان چند قدم چلنا اُنکی معراج ہوتا ہے۔ پس اُنکی اِن عادتون کو بدلنا۔ اون مین سپاہیانہ دلیری۔ مہذب بہادری۔ شایستہ جرات پیدا کرنا۔ محنت و مشقت کا عادی کرنا۔ ریاضت جسمانی مین اونکو ڈالنا۔ اُنکی صحت کو درست کرنا۔ یہ سب وہ کام ہین جو ایک باعزت قوم کے لئے ہونے چاہئین۔ جیسا کہ ہم اپنی قوم کو بنانا ضرور سمجھتے ہین۔ اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ ہم تعلیم سے اِسی قدر مطلب سمجھین کہ "چارپایی بر و کتابی چند" معاف کیجئے مین نے غلط کہا۔ بر دوپاے بود کتابے چند۔ تو ہم نے اپنی قوم کے ساتھ کچھ سلوک نہ کیا ہو گا۔

مسلمان تمام ہندوستان مین پھیلے ہوئے ہین۔ اگرچہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی سے اور مشنریون نے اپنے خیال مذہبی سے جابجا مدرسے قایم کئے ہین اور اُنمین کچھ مسلمان پڑھتے ہین مگر اُن مدارس مین مسلمانون کی تعداد بہت قلیل ہے اور دیگر اقوام کی زیادہ کثرت ہے۔ دیگر اقوام کی کثرت سے مسلمانون کی قومی فیلنگ دبی رہتی ہے۔ اُن مین ملکر تعلیم پانے سے کبھی اُن مین قومی فیلنگ پیدا ہی نہین ہو سکتی تعلیم مین بھی ایک کو دوسرے سے اعانت نہین پہونچتی۔ این ازان دور وآن ازین نفور۔ طرز معاشرت باہم مختلف۔ ایک کی ضروریات دوسرے کی ضروریات سے

سا ین اور اس سبب سے مسلمانون کو اون کالجون مین کوئی ذریعہ اپنی تعلیم کو ترقی دینے کا اور اپنی قومی فیلنگ کو بڑہانے کا بلکہ اوسکو قایم رکہنے کا نہین ہے پس اُن مدارس مین تعلیم پانے سے کبہی توقع نہین ہو سکتی کہ ہماری قوم قوم بن سکیگی - دیکہو اُن طالبعلمون کی فیلنگ کو جو اور قومونکے ساتھ پڑہتے ہین اور اُن طالبعلمونکی فیلنگ کو جو اپنی قوم کی طالبعلمونکے ساتھ ملے ہوئے پڑہتے ہین اور اپنی قوم کے نوجوانونکے ساتھ ملکر رہتے ہین-

یہ سچ ہی کہ ہم تمام ہندوستان کے مسلمانون کو ایک جگہ یا ایک کالج مین جمع نہین کرسکتے اور یہ بہی کہا جاتا ہے (جسکو مین صحیح نہین سمجہتا) کہ ہم یہ بہی نہین کرسکتے کہ مختلف صوبون مین ایسے اعلیٰ درجہ کے کالج بناسکین جو مسلمانون کی ضرورت اور انمین قومی فیلنگ پیدا کرنیکے لیے مناسب ہون - مگر ان خیالات کے سبب ہاتھ پر ہاتھ دہر کے بیٹہہ رہنا - قوم کے قوم بنانے کی تدبیر کو چہوڑ دینا نہایت بزدلی اور قومی جوش نہ ہونے کی دلیل ہے -

اگر ہم ایک کالج بہی ایسا بنالین جسمین ہم اپنی قوم کے بچون کو اسطرح پر تعلیم و تربیت دیسکین جیسی دینی چاہیئے تو بلاشبہ اوسمین ایک محدود تعداد ہوگی - مگر اس محدود تعداد کا اس قسم کی تربیت پانا قومی فلاح کی نشانی اور قومی ترقی کے ستارہ اقبال کے طلوع ہونے کی علامت ہوگی یہی محدود تعداد جب اس قسم کی تعلیم پاکر نکلین گے اور ملک کے مختلف حصون مین پہیلین گے تو وہ قومی ترقی کے لئے بمنزلہ خمیر کے ہونگے اور قومی باغ کے لئے بمنزلہ تخم کے اور امید ہے کہ اُن سے ایسے سرسبز و بارآور درخت

پیدا ہونگے جسکی نسبت مجکو قرآن مجید کے چند الفاظ تلاوت کر دینے کافی ہین۔

کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع

(یا اللہ ارجو منک ان یکون ہکذا)

اس موقع پر مین دو لفظ اپنے کالج کے لڑکون کو مخاطب کر کے کہنا چاہتا ہون۔ اے طالب علمو جو تم اس ہال مین جمع ہو سُن لو اور سمجھ لو کہ مجکو تم سے کیا توقع ہے اگر تم نے میری توقعون کو پورا نہ کیا تو افسوس تم پر اور افسوس مجھپر اور افسوس قوم پر۔ لوگ شکایت کرتے ہین کہ انگریزی تعلیم سے طالبعلمون کی عادات اور اخلاق خراب ہو جاتے ہین اور آزادی اونمین سما جاتی ہے۔ بڑون کا ادب۔ ماں باپ کا ادب اونکی عزت اُن کی فرمانبرداری اُنمین سے جاتی رہتی ہے۔ اگرچہ مجکو ایسے لوگون سے واسطہ نہین پڑا۔ کیونکہ مین اپنے کالج کے طالبعلمون کو ایسا نہین پاتا وہ نہایت مہذب اور بزرگون اور اُستادون کا ادب کرنیوالے ہین لیکن بالفرض اگر یہ شکایت صحیح ہے تو یہ اُس حالت مین کہ چار مسلمان بچے لاہور مین اور چار کلکتہ مین اور چار بمبئی مین اور چار مدراس مین اور کچھ مشنری کالجون مین پڑہتے ہون۔ اگر اُن کے اوستاد مہذب و تربیت یافتہ بہی ہون اور یہ بہی فرض کرو کہ وہ اوستاد انکی تربیت پر بہی خیال رکھتے ہون تو ایک دو گھنٹہ انکو اوستاد کے سامنے شکسپیر یا ناول یا ہسٹری یا فلسفہ پڑہ لینا اور اُسکے بعد شہر کے بازارون اور گلیون مین پہرنا جنمین سامان بدتہذیبی بہ نسبت زمانہ سابق کے کثرت سے موجود اور بہ نسبت سابق کے

سہل الوصول وارزان ہے او کسی مہذب سوسیٹی کا اونکو میسر نہ آنا - اس نقصان کو جسکی شکایت کی جاتی ہے رفع نہین کرسکتا - پس اے دوستو اگر یہ شکایت حقیقی ہے تو آپکو جو فلاح قومی اور اپنے بچون کے مہذب ہونیکے خواہان ہو غور کرنا لازم ہے کہ یہ شکایت کیونکر رفع ہوسکتی ہے -

اس سے بہی زیادہ وہ خطرناک اور ناسمجہی بلکہ نادانی کی آزادی ہے جو مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے کالج کے طالب علمون نے نہین مگر دوسرے کالج کے طالب علمون نے خواہ وہ گورنمنٹ کالجون کے ہون یا مشنری کالجون کے اختیار کی ہے -
اس سے میری مراد وہ پولٹیکل ایجیٹیشن ہین جو انگریزی خوان طالبعلمون نے گورنمنٹ کے مقابلہ مین جسکے سایہ عاطفت مین ہم بآرام زندگی بسر کرتے ہین اور جسکے پُرامن زمانہ مین ہم اپنی قوم کو ہرطرح کی ترقی دیسکتے ہین اختیار کئے ہین - یہ نوجوان انگریزی خوان ایک ہلدی کی گرہ پاکر پنساری ہونیکے مدعی ہین - نہ پالیٹکس کے اصول سے واقف ہین نہ اوسپر غور کی ہے نہ دوسرے ملکون کے حالات سے واقف ہین نہ اون کو کبہی دیکہا ہے اور بے سروپا باتون اور گورنمنٹ کی پالسی کے مخالفت مین سرگرم ہوگئے ہین - اور مین کامل یقین سے کہتا ہون کہ ایسے ایجیٹیشن ملک کے لئے اور اگر مسلمان اُس مین شریک ہون تو بالتخصیص مسلمانون کی قوم کے لئے نہایت مضر بلکہ قوم کو برباد کرنیوالے ہین - ہمارے نوجوان مسلمانون کے لئے نہ کوئی ایسی سوسیٹی ہے جو انکو اس غلطی سے آگاہ کرے نہ اون کو کوئی نصیحت کرنیوالا اور سمجہانیوالا ہے -

پس آپ نے کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا طریقہ اختیار کیا ہے اور کیا طریقہ اختیار کرسکتے ہین جس سے ہماری قوم کے بچے اس وبا سے محفوظ رہین۔ کیا قوم کو متفرق رکھنے اور متفرق جگہہ تعلیم دینے سے ایسا ہوسکتا ہے۔ حاشا وکلا۔

اس سے بھی زیادہ ایک اور خطرناک امر ہے جو مسلمان انگریزی خوان طالبعلمون کی نسبت کہاجاتا ہے کہ وہ انگریزی پڑہکر عقاید مذہبی سے برگشتہ یا اُن مین مذبذب اور فرایض مذہبی کے ادا کرنے مین سست ہوجاتے ہین۔ یہ پچھلی بات اگرچہ افسوس کے قابل ہے مگر مین اُسکی خصوصیت انگریزی خوان مسلمانون کے ساتھ نہین کرسکتا۔ کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ جو نوجوان مسلمان انگریزی خوان نہین ہین وہ بھی فرایض مذہبی ادا کرنے مین کچھ چست نہین ہین۔ خیر اس کا کچھ ہی سبب ہو مگر زیادہ خطرہ کی بات پہلا امر ہے۔ یعنی عقاید مذہبی سے برگشتہ ہونا یا اُن مین مذبذب ہوجانا اسکا اصلی سبب علوم جدیدہ کا شایع ہوجانا ہے اور جو کہ انگریزی خوان طالب علمون کو اُن علوم جدیدہ سے زیادہ واقفیت کا موقع ہے۔ اِسلئے یہ کہنا کہ انگریزی پڑہنے سے عقاید مین فرق آجاتا ہے کچھ بیجا نہین ہے مگر اتنی بات مین ضرور کہونگا کہ بہ نسبت دیگر مدارس کے ہمارے **مدرسۃ العلوم** مین یہ بیماری بہت کم ہے۔

لیکن اے دوستو اس معاملہ مین کمی وبیشی پر خیال کرنا بیجا ہے بلکہ ہماری قوم کو اُسکے جڑسے اوکہاڑنے کی تدبیر کرنی واجب بلکہ فرض ہے۔ یہ آفت کچھہ نئی نہین ہی بلکہ جب فلسفہ یونانی مسلمانون مین پہیلا تہا اوسوقت بہی یہ مشکل پیش آئی جسکے سبب

اُس زمانہ کے علما نے علم کلام ایجاد کیا تھا۔ پس ہم جو اس کا الزام اپنے نوجوان انگریزی خوان طالب علمون کو دیتے ہین وہ ٹھیک نہین ہے۔ بلکہ دراصل وہ الزام اِس زمانہ کے علما پر ہے جو فلسفہ جدید کے مقابلہ مین کوئی علم کلام پیدا نہین کرتے۔ حال مین یعنی اسی ربیع الاول گذشتہ کے مہینے مین موقع مجلس میلاد شریف ایک بہت بڑے عالم مصری محمد روحی آفندی نے پیرس کے مقام مین اُن مسلمان طالبعلمون کے سامنے جو یورپ مین اور خصوصاً فرانس ہین تعلیم پاتے ہین ایک اسپیچ دی ہے جسکے چند فقرے مین آپ کے سامنے پڑھتا ہون۔

انہون نے بیان کیا کہ "جس امر ضروری کیطرف مین نے اشارہ کیا ہے اور جسکے لئے یہ سب کچھ بطور مقدمہ اور تمہید کے تھا وہ یہ ہے۔

اول تو یہ کہ بلاد اسلامیہ کے رہنے والون نے جنکو اِس انیسوین صدی کی حالات اور سویلیزیشن کی حقیقت پر اطلاع نہین ہے اِن طلبا کا ممالک یورپ کو جانا پسند نہین کیا۔ اور اُن ملکون مین جو اسلامی نہین ہین اونکا تحصیل علم کرنا اونکو ناگوار ہوا۔ اور اون کو حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ حتی کہ بعض نے تو معاذ اللہ اُن پر کفر کے فتوے لگا دئے۔ یہ لوگ مسلمانون کی ترقی اور موجودہ تحریک کے سدراہ ہوگئے۔ اور انھون نے ذرا بھی نہین سوچا کہ اُس حدیث کا کیا مطلب ہی جو انحضرت سے منقول ہے۔ جسکا ماحصل یہ ہے کہ علم کی تلاش کرو اگرچہ وہ چین مین ہو۔ ملک چین تو اُسوقت اہل کتاب کا ملک بھی نہ تھا۔ بلکہ محض بت پرستون او مشرکون کا

ملک تھا۔ اور ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ جہان اسکو پاؤ حاصل کرو۔ اسی طرح بہت سی احادیث نبوی و آثار شرعی مروی و منقول ہین جو میرے دعوی کے ثبوت مین بین گواہ ہین۔

دویم یہ کہ بعض طلبا دین اسلام کے حقایق سے آگاہ نہین ہین۔ نہ اُن کو حکمتون اور باریک معانی کو سمجھتے ہین جو مذہبی الفاظ کی تہہ مین پوشیدہ ہین۔ نہ اُن علما سے دریافت کرتے ہین جو اُنکے ذہنی شبہات کو رد کرنے اور اونکی غلطیون اور کمزور خیالات کو دور کرنے پر قادر ہین۔ بلکہ انہون نے صرف ایسے چند قصون اور کہانیون پر قناعت کی ہے۔ جو اُن لوگون سے سنی سنائی ہین جنکو چوڑی آستینون اور بڑے عمامون کے لحاظ سے تو البتہ علما سے مشابہت ہی۔ مگر حقیقت مین وہ تعصب اور جہالت مین گرفتار ہین۔ اونہین لوگون نے اسلام کے دائرہ کو تنگ کیا ہے اور اُس مین چند در چند مشکلات پیدا کر دی ہین۔ اور کتب دین کے مطالعہ کرنے اور علماء دین کی پند و نصیحت سننے سے اونکو نافر اور بے توجہ کر دیا ہے۔ جس سے معاذ اللہ یہ گمان فاسد پیدا ہوا ہے کہ اسلام حقایق اولیہ کے برخلاف ہی اور ترقی تمدن کا مخالف ہے۔ اور عالم مسلمان محض مقلد ہے جو نقل پر کفایت کرتا ہے اور عقل سے ذرا بھی کام نہین لیتا۔

پھر انہون نے کہا کہ وہ مین اُن طلبا کو جن کا مین نے ذکر کیا معذور سمجھتا ہون کیونکہ وہ ایسے اشخاص سے تعلیم پاتے ہین جنکو مذہبی حقایق کی ذرا بھی خبر نہین ہے

علوم عالیہ سے فارغ التحصیل ہونیکے بعد اونکو ہرگز ایسے شخص سے ملنا نصیب نہین ہوتا ہو اور مذہب مقدس کی حکمتین انکو سمجھا سکے - اور انکے عقلی و فلسفی شبہات کو دفع کرے - نہ انکو ایسی کتابون کے مطالعہ کی قدرت ہے جو خاص اس مضمون پر لکھی گئی ہین - کیونکہ ان کتابون کا مضمون مشکل اور پیچیدہ ہے - انکے سمجھنے کے لیئے برسون کی محنت درکار ہے اور سب سے ادنی بات تو یہ ہے کہ ان کو عربی زبان اور علمی اصطلاحات سے بھی آگاہی نہین ہے - (انتہی)

مین نے ابتدا سے یعنی جب سے کہ زبان انگریزی و علوم جدیدہ کے مسلمانون مین رایج ہونے کی کوشش کی اس بات کی خواہش کی ہے کہ ہمارے زمانہ کے علماء اس مشکل امر پر متوجہ ہون اور علوم جدیدہ کے مقابلہ مین علم کلام پیدا کرین - مگر افسوس ہے کہ کسی نے اس پر توجہ نہین کی ہے -

تھوڑے دن ہوئے کہ ایک بہت بڑا مجمع علماء دین کا کانپور مین جمع ہوا تھا جو ندوۃ العلما کے نام سے مشہور ہے - مین نے اس مجلس متبرکہ کے سکرٹری کو ایک خط لکھا اسکے فقرے آپکے سامنے پڑھتا ہون - اوسمین مین نے لکھا تھا کہ وہ ایک اور امر جو سب سے ضروری اور مقدم ہے مین آپ کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ ایک زمانہ مسلمانون پر ایسا گذرا ہے جسمین بجز تحصیل علوم دین کے اور کسی علم سے سروکار نہ تھا - جسکے سبب دین کی ہزارون کتابین - حدیث - تفسیر - فقہ - اسماء رجال - اصول حدیث - اصول فقہ - وغیرہ موجود ہوگئین - اسکے بعد ایک زمانہ آیا جسمین

حکمت وفلسفہ یونان کا مسلمانون مین رواج ہوا اور اُسکے سبب سے عقاید مذہبی مین
بہت کچھ خلل واقع ہوا یا واقع ہونے کا اندیشہ ہوا۔ اُسوقت علمانے مذہب اسلام
کی تائید پر کمر باندہی اور علم کلام ایجاد کیا اور اسلام کی نصرت کی۔ مگر اب وہ زمانہ بہی
گیا اور جدید فلسفہ اور جدید حکمت اور جدید علوم حکمیہ پیدا ہوگئے اور اسکے مسائل اور
جو جو تحقیقات علوم طبعی کی اِس مین ہوئی ہے وہ بہت زیادہ مخالف مسائل موجودہ
اسلام کی ہے۔ اور ان جدید علوم کا روز بروز زیادہ شیوع ہوتا جاتا ہے اور کسی
کے بند کرنے سے بند نہین ہوسکتا۔ اگلے زمانہ کے علماؤن نے بہی حکمت و فلسفہ
یونان بلکہ منطق کے پڑہنے کو بہی حرام قرار دیا تہا۔ مگر اوس سے کچھ نتیجہ نہین ہوا۔
ہزارون لاکھون آدمیون نے اُسکو پڑہا اور لاچار خود علمانے اُسکی تحصیل کی اور علم
کلام ایجاد کیا۔

جو مسائل حکمت و فلسفہ و طبعیات کے علوم جدیدہ کے ذریعے سے پیدا ہوئے
ہین اون کے لئے وہ علم کلام جو یونانی فلسفہ وحکمت کے مقابل بنایا گیا تہا کافی
نہین ہے اور تفاسیر قرآن مجید اور تفاسیر حدیث شریف اور دیگر کتب مصنفہ
اہل اسلام مین اُسکے متعلق کچھ پایا نہین جاتا اور اس سبب سے الحاد و زندقہ مسلمانون
مین پہیلتا جاتا ہے جو نہایت سخت وبا ہے۔ جسکی روز بروز ترقی ہونیکی امید قوی
ہے۔ پس اسکا کیا علاج ہے۔ امید ہے کہ آپ میرے اس عریضہ کو ندوۃ العلما کی سامنے
پیش فرماوینگے اور جو ہدایت علما کی اس باب مین ہو اوسکو مشتہر فرماوینگے۔

تاکہ مسلمان اِس آفت سے جسکی پناہ کسی جگہ نہین معلوم ہوتی محفوظ رہین - والسلام -

مگر مین سمجھتا ہون کہ کسی مصلحت سے یہ خط علماءِ کرام کے سامنے پیش نہین ہوا -

ان امور کے بیان کرنیسے میرا قصد بجز اِس کے اور کچھ نہین ہے کہ جو حالات قوم کے ہین وہ آپکے سامنے بیان کرون اور یہ ظاہر کرون کہ اس باب مین آپ باہم یا ہماری قوم جب تک کہ ہمارے زمانہ کے علماء ہی اوسپر متوجہ نہون کچھ کر نہین سکتے مگر با این ہمہ ہمکو سوچنا ہے کہ جو ہم کر سکتے ہین وہ کیا ہے - وہ بجز اسکے اور کچھ ہمارے اختیار مین نہین ہے کہ ہم اُن طالبعلمون پر نماز پڑہنے کی - روزہ رکھنے کی تاکید کرین اونکے نماز و روزہ کے لئے جو ضروریات ہین اوسکو مہیا کرین - اس سے بڑہکر یہہ کر سکتے ہین کہ ہم کسی لایق عالم کو اُنکی نصیحت اور اُنکی امور دینی کی حفاظت کے لئے مقرر کرین - تاکہ وہ اپنے وعظ اور نصیحت سے اُن کے عقاید اور اُن کے خیالات فاسدہ کو اگر وہ درست کر سکتا ہے درست کرے - مذہبی تعلیم کو جسقدر ہو سکے اون کے کورس تعلیم مین داخل کر دین اور اِن تمام امور کے اہتمام کو ایک جزوِ تعلیم کا قرار دین جیسے کہ آپ دیکھتے ہین کہ ہمارے مدرسۃ العلوم مین اِن تمام امور کا اہتمام جیسا کہ ممکن ہے ہوتا ہے -

قوم کو اگر قومی ترقی اصلاح کی منظور رہو تو یہ ہی لازم ہوگا کہ جو مسلمان نوجوان کالج مین رکھے جاوین وہ عمدہ - اگر عمدہ نہ ہو تو متوسط حالت مین رکھے جاوین - اُنکے رہنے کے مکانات صاف اور درست ہون - اُنکو پاکیزہ اور صاف لباس

پہنے کی عادت ڈالی جاوے۔ سلیقہ سے رہنا۔ اپنے رہنے کی مکان کو درست کرنا
اُن پر لازم کیا جاوے۔ سب کو اگر ممکن ہو ایک سی حالت مین رہنے کی تدبیر کیجاوے
کہانے کا انتظام ایسی طرح پر ہو کہ جس سے انکو کہانے کا آپسمین دوستانہ اور برادرانہ
طریقہ سے ملکر کہانا آجاوے جو ایک بڑی تدبیر قومی موانست۔ قومی یگانگت کی ہے
مگر بعض لوگون کی راے اسکے برخلاف ہے وہ کہتے ہین کہ ایسی مہذب عادتین
طالبعلمون مین نڈالی جاوین۔ کیونکہ جب وہ کالج سے نکلین گے تو اُنکی قسمت مین تو
ایک قلی کے طور پر رہنا ہے وہ ایسی اچھی طرح پر کیونکر رہ سکین گے۔

وہ لوگ ان تمام تدبیرون سے جوان نوجوان مسلمانون کو مہذبانہ طریق سی رہنے
کی سکھائی جاوین اسبات کو زیادہ پسند کرتے ہین کہ غریب مفلس آدمیون کو جس طرح
کہ مسجدون مین یا خیرات خانون مین یا خیراتی اسکولون مین رہتے ہین یا جسطرح مدرسہ عالیہ
جامع ازہر مصر مین طالب علمون کو ایک گلی مین کہڑا کر کے اُن کے ہاتہون مین دو دو
یا تین تین خمیری روٹیان رکہدی جاتی ہین اُسی طرح یا اُسکی مثل سستا آسان طریقہ
اخراجات تعلیم کا اختیار کیا جاوے۔ تاکہ کثرت سے غریب آدمی بہی تعلیم پاجاوین۔

ای دوستو اگر اس طریقہ سے قوم قوم بن سکتی ہے۔ اگر اس طریقہ سے مسلمان بچون
مین آدمیت۔ غیرت۔ سلف رسپکٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ اگر تم اس بات کو پسند
کرتے ہو کہ تمہارے بچّے اسطرح پر تعلیم پاوین اور تعلیم کے ساتھ ذلت کی زندگی وہ
کما لیجاوین تو بہتر۔ مگر میری راے مین تو اس طریق سے کوئی قوم معزز قوم نہین بن سکتی

جو لوگ اسطرح پر تعلیم دینا چاہتے ہین انکو مناسب ہے کہ خیراتی اسکول و کالج کہولین مگر یہ نہین ہوسکتا کہ جو بچے قوم کے قوم بننے کی لایق ہین انکو بہی اُنکے ساتھہ ملا کر جنسے کچہہ توقع نہین ہے برباد کردیا جاوے۔

اخراجات تعلیم کی شکایت کرنے کی لوگون کو حب قومی جتلانے کی غرض سے عادت پڑگئی ہے۔ طالب علمون کے مربیون کو اپنی اولاد کی تعلیم پر روپیہ خرچ کرنے کی عادت نہین ہے۔ ورنہ وہ ایسے مفلس نہین ہین کہ اولاد کی تعلیم پر روپیہ خرچ نکرسکین۔ ہم دیکھتے ہین کہ وہی جنہیں اولاد کی تعلیم پر روپیہ خرچ کرنا گران گذرتا ہے دیگر رسمیات اور فضول باتون مین کسقدر روپیہ خرچ کرتے ہین۔ فضول اخراجات اور بیہودہ رسوم مین روپیہ قرض لیتے ہین۔ جائدادین گروی کرتے ہین مگر اولاد کی تعلیم پر روپیہ خرچ کرنا نہین جانتے۔ اے دوستو وہ زمانہ گیا جب طالب علم مسجدون کے حجرون مین رہکر اور فاتحہ درود کی یا کسی لنگرخانہ کی روٹیان کہاکر عالم ہوتے تھے۔ اب تو جب تک اُن کے مربی اپنے فضول اور لغو اخراجات بند نکرین اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر روپیہ خرچ نہ کرین اُسوقت تک اُنکی اولاد کو نہ تعلیم ہوسکتی ہے نہ تربیت۔

مین نے آپکے سامنے قوم کا واقعی اور مفصل حال بیان کیا ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ آپ کو اپنی قوم کی ترقی تعلیم اور عمدہ تربیت کی خواہش ہے۔ مین آپ سے یہ نہین چاہتا کہ آپ اسوقت کوئی تدبیر بتاوین بلکہ یہ چاہتا ہون کہ آپ ان حالات پر غور کرین اور اپنی خدمت کے گہنٹون مین سوچین کہ قوم کو ایک معزز قوم بنانے اور اونکی تعلیم

وتربیت کرنے کی کیا تدبیر ہے اور جو بہتر سمجھین ویسا کرین - واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی جدی محمد رسول اللہ الذی ھدانا الی الایمان واخرجنا من الظلمات الی النور ورفعنا من قعر الذلۃ الی اعلی الدرجۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ وعلی الہ واصحابہ اجمعین

بعد لکچر ختم ہونیکے پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل اسپیچ کی -

اسپیچ پریسیڈنٹ

صاحبان - ہمارے قومی لیڈر جناب سرسید محترم کے لکچر کی نسبت یہ کہنا کہ وہ قوم کے لئے وسیع معلومات اور کامل تجربہ کا ایک نہایت قابل قدر ذخیرہ ہے شاید بعض احباب سرسید کے پاکیزہ کلام کی خوبی کے لحاظ سے اس موقعہ پر کسی درجہ تک ضروری سمجھین - لیکن مین اس لکچر کی شکرگذاری مین بھی اسکی عمدگی اور کمال کی تعریف کرنا ایک قسم کی گستاخی خیال کرتا ہون - اور نہ مجھے اس بات کی جرات ہوسکتی ہے کہ آپ کی جانب سے ایسے الفاظ مین جو فی الحقیقت ہمارے واجب التعظیم قوم کے ریفارمر اور لیڈر کے مناسب ہون انکے لکچر کا شکریہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہون - ایسی حالت مین مجھے قوی امید ہے کہ ہمارے سرسید میری

اس شکرگذاری کی ناقابلیت کو کانفرنس کی طرف سے دلی شکریہ کا پیمانہ قرار دینگے اور مین نہایت خوش ہون کہ میرے لئے اس شکریہ کے ادا نہ کرسکنے کا باعث صرف ہمارے فاضل لکچرر کا بے نظیر نفس مضمون اور طرز بیان ہے۔

سر سید کا یہ لکچر لکچر نہین بلکہ ایک سرمن یا یون کہو کہ وعظ تہا جو کہ اس ہال کی بجاے اگر دہلی کی جامع مسجد مین کہا جاتا تو ہمارے علماء دین اس سے ضرور متاثر ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو اسکا باعث انکی کم فہمی ہوتی یا شاید ان کا تعصب نہ کہ مذہبی عقاید کے لحاظ سے سر سید کی غلطی یا غلط بیانی۔ ہمارے تعلیم یافتہ اور خصوصاً انگریزی دان نوجوانون کی طرف خطاب کرکے جو نصیحت آمیز کلمات سر سید نے کہے ہین وہ اس قابل ہین کہ ہمارے موجودہ اور آنیوالی نسلون کی صرف پیشانیون پر نہین بلکہ دلون پر عرق خجالت سے لکہے جائین۔ انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانون پر آجکل جو الزامات عموماً حامیان دین کیطرف سے لگائے جاتے ہین اسمین سے بعض بلاشبہ بالکل بے بنیاد اور بعض غلط فہمی پر مبنی ہین۔ لیکن یہ الزام کسی حد تک بجا ہے کہ اس جماعت مین ایسے مذہبی اعتقادات جنکا انسان کی اخلاقی فطرت سے بظاہر کوئی تعلق نہین روز بروز ضعیف ہوتے چلے جاتے ہین۔

یہ ایک ایسا مرض ہے کہ جسکا اس زمانہ مین ظہور ہونا شاید خطرناک تو ہو لیکن کوئی تعجب انگیز امر نہین ہے۔ اسلام کی تاریخ ہمکو تبلاتی ہے کہ عباسیون کے زمانہ مین جبکہ عربی زبان مین یونانی فلسفہ کا ترجمہ ہوا تو نئی معلومات کیوجہ سے پڑہے لکہے

مسلمانون کے سرون مین ایسا چکر آیا کہ چارون طرف الحاد کی ہوا چلگئی - اور علماے دین کو اسلام کے مذہبی عقائد کی حمایت مین بڑی دقتین پیش آئین - آخرکار چند اطباے ملت نے بڑی فکر کے بعد اس مرض کے رفع کرنیکے لئے ایک علاج تجویز کیا جسکا نام علم کلام ہے -

یہ علاج ضرورت زمانہ کے مطابق نہایت مفید ثابت ہوا اور پرانے فلسفون کے مقابلہ مین آجتک عربی علوم کی تحصیل کے تعلق اوسکو کم وبیش کامیابی حاصل ہوئی ہے -

مینے ابھی جس الزام کا ذکر کیا ہے وہ اگر فی الحقیقت سچا الزام ہے تو اوسکی جوابدہی مین خیال کرتا ہون زیادہ تر ہمارے علماے دین کے ذمہ ہے - کیونکہ وہ انگریزی تعلیم کی ضرورت کو بخوبی پہچانتے ہین اور خوب سمجھتے ہین کہ اعتقادات پر اوسکا کیسا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی جانتے ہین کہ آجکل کے سرکاری سلسلہ تعلیم مین مذہبی تعلیم کے انضمام کا بالکل خیال نہین ہوسکتا - مگر باوجود ان سب باتون کے وہ موجودہ علوم کی ترقی کے مطابق ضرورت زمانہ کے لحاظ سے علم کلام کی ترمیم کرکے اسلام کے مذہبی عقائد کو مستحکم بنیاد پر قایم کرنیکی بالکل کوشش تک نہین کرتے - ایسی صورت مین اگر عقل سے کام لینے والے مسلمانون کے بچے بعض غیر مفہوم اسلامی مسایل کو اپنے عقاید کا رتبہ دینے سے پرہیز کرین تو فرمائیگا کس کا قصور ہے -

ندوۃ العلماء کو بہت جلدی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ مبذول کرنا لازم ہے - ورنہ قوم کا فتوی یہی ہوگا کہ وہ مجمع ایک بھاری فرض کے ادا کرنے مین بالکل

قاصر رہا ہے - اس امر کے متعلق سر سید نے جو خط ندوہ کے سکرٹری صاحب کے نام بھیجا تھا وہ افسوس کا مقام ہے نہ اجلاس علماء کے روبرو پیش کیا گیا اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس پر عمل کرنیکی کہان تک امید ہوسکتی ہے - ندوہ کی طرف سے ایسے بزرگان قوم کے خطوط پر ہر وقت خاص توجہ لازم ہے -

اس موقع پر مین اپنے نوجوان انگریزی دان احباب کی خدمت مین اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ نہ صرف فرقۂ علماء بلکہ مسلمانون کی ایک کثیر جماعت جنپر زمانہ کی نئی روشنی کا اثر اس حد تک نہین ہوا کہ انکے آبائی خیالات مین ایک نمایان انقلاب پیدا ہوگیا ہو آپکے ہر ایک قول وفعل کو معترض اجنبیون کیطرح نکتہ چینی کی نگاہ سے دیکھتے ہین تاکہ وہ اس بات کا اندازہ کرین کہ آپکے اسلامی اوصاف واطوار پر جدید طریقۂ تعلیم کا کیسا اثر ہوا ہے -

یہ حالت ایسی ہے کہ اسمین آپ کا اس خیال پر عمل کرنا کہ مذہب صرف انسان کے اپنے کانشنس یا ضمیر سے علاقہ رکھتا ہے اور ایک خاص وضع کی اعتقادات کی بظاہر تقلید کرنے سے اسے کچھہ تعلق نہین نہ صرف ایک بھاری غلط فہمی کا موجب ہوسکتا ہے بلکہ احکام شرعی سے مغائر سمجھا جائیگا -

پس لازم ہے کہ اگر آپ عام مسلمانون کو جدید قسم کی انگریزی تعلیم کی نسبت ایک نہایت نقصان رسان اور نامناسب بدگمانی سے باز رکھنا چاہتے ہین تو آپکے افعال واقوال اس قسم کے ہونے چاہئین کہ ان سے آپکے بزرگون کے دل نہین

ہرگز یہ خیال پیدا نہو کہ انگریزی علوم کی ترقی کے ساتھ نوجوان مسلمانون مین اسلامی عقیدے روز بروز ضعیف ہوتے چلے جاتے ہین۔

مین افسوس کرتا ہون کہ اس قسم کا خیال لوگون کے دلون مین تدریج مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ کم از کم اس بیت العلوم کے تربیت یافتہ طالب علم تا بحد امکان اسکے رفع کرنیکی کوشش کرین گے۔

سرسید کے پند و نصائح آب زر سے لکھنے کے قابل ہین اور انکے مخالف جو خیالات آپکے دلون مین جاگزین ہین اونکو امید ہے آپ آنسون کے پانی سے دہو ڈالین گے۔

بالخیر

بسمت